من یشاء الله یضلله ومن یشاء یجعله علی صراط مستقیم

1995 CHECKED

مجموعہ فتاوی

فتوی در بیان اثبات آمین

در مطبع ... باهتمام میر صاحب علی طبع شده رونق تازه یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ سید المرسلین وعلی اصحابہ
الابرار ومجتہدی دینہ الاخیار امابعد پس کیا فرماتی ہین علماء اہل
سنت وجماعت اس مسئلہ مین کہ بعض لوگ جو لامذہب مشہور ہین اپنا نام
فرقہ محمدیہ رکھکر اپنی زعم مین عامل بالحدیث جانتی ہین اور مقلد مذہب خاص کو
مبدعتی اور مشرک قرار دیکر کسی مذہب کی مذاہب اربعہ سی تقلید نہین کرتے
جو چاہتی ہین عمل کرتی ہین آپ ہی آپ اجتہاد کرتی ہین مسایل مختلفہ مین کبھی
اسپر اور کبھی اوسپر عمل کرتی ہین اونکی معمولات مزعومہ مین ایسی صورت
سرزد ہوتی ہی کہ وہ عمل ائمہ اربعہ کی نزدیک فاسد یا مکروہ ہی اور کبھی ایسا
امر معمول اونکا مذہب حنفی مین یا مالکی مین یا شافعی مین یا حنبلی مین باطل یا
مکروہ ہوتا ہے آیا پیچھی ان لوگون مذکورین کی نماز درست ہی یا نہین

+ بینوا توجروا +

بسم اللہ الرحمن الرحیم سوال چہ می فرمایند علمای حنفیہ کثرہم اللہ تعالی اندرین مسئلہ مفصلہ ذیل اقتدا مردی مذہب حضرت امام مالک کہ دست کشادہ نماز می خوانند عمل ایشان ۲

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی مدح العلماء بالفقاهة والصلوة علی رسوله الذی حض المجتهدین بالاصابة وعلی اله الاتقیاء واصحابه الانوار وعلمائه الاصفیاء وفقهائه الکبار اما بعد پس جواب اس مسئله کا موقوف ہی ایک تمہید پر وہ یہہ ہی کہ نماز اہم اور اول ما یحاسب امور دین کا ہی جیسا کہ صریح ہے اس حدیث شریف مین عن ابی هریرة سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان اول ما یحاسب به العبد یوم القیمة من عمله صلوته فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر رواه الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اول اعمال کا کہ حساب کیا جاوی گا بندہ دن قیامت کی ساتہہ اوسکی وہ نماز اوسکی ہی پس اگر نماز اوسکی صحیح ہوئی تو تحقیق فلاح اور نجات پائی اوسنے اور اگر نماز اوسکی فاسد ہوئی تو خسارا اور نقصان پایا اوسنے روایت کیا اسکو ترمذی نے وعن نافع ان عمر بن الخطاب کتب الی عماله ان اهم امرکم عندی الصلوة فمن حفظها وحافظ علیها حفظ دینه ومن ضیعها فهو لما سواها اضیع رواه مالک فی الموطا روایت ہی نافع سی کہ عمر بن الخطاب نی لکہا اپنی کارندونکو کہ تحقیق اہم امر تمہاری کا نزدیک میری نماز ہی پس جسنی کہ محفوظ رکہا اوسکو اور محافظ ہوا اونکی اوقات پر محافظ ہوا دین اپنی کا اور جسنے ضایع کیا اوسکو پس واسطی ماسوا اوسکی کے نہایت ضایع کرنیوالا ہے روایت کیا اسکو امام مالک فی موطا اپنی مین پس ان حدیثون مذکورہ سے

صاف معلوم ہوا کہ نماز مین نہایت احتیاط چاہئے کیونکہ وہ اہم اور اول سبھی
امور دین کا ہی پس ضرور ہوا کہ نماز مین نہایت احتیاط ہو باین طور کہ بچی
اس ہی کہ فاسد یا مکروہ ہووی ائمہ اربعہ کی نزدیک کیونکہ حق اور صواب
منحصر ہی مذاہب اربعہ مین کما قال القاضی ثناء اللہ فی تفسیر المظہری تحت آیۃ
اربابا من دون اللہ فان اہل السنۃ والجماعۃ قد افترقت بعد القرون
الثلثۃ او الاربعۃ علی اربعۃ مذاہب ولم یبق فی الفروع سوا ہذہ
المذاہب الاربعۃ فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلہ
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ و
قال اللہ تعالی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم
وساءت مصیرا انتہی کہا قاضی ثناء اللہ نے تفسیر مظہری مین تحت آیۃ
اربابا من دون اللہ کی کہ تحقیق اہل سنت وجماعۃ فرقہ فرقہ ہوگئی ہین بعد
مقرر ہونی مذاہب اربعہ کی اوپر چار مذاہب کی اور نہین باقی رہا کوئی مذ
مسائل فروع مین سوای ان مذاہب اربعہ کی پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب
اوپر بطلان اوس قول کی کہ مخالف ہوا ئمہ اربعہ کی کیونکہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ جمع ہو ویگی امت میری اوپر ضلالت کے اور فرمایا اللہ
تعالی نی جو شخص تابعداری کری سوای راہ مومنین کی پہیرین گی ہم اوسکو
جسطرف پہرا ہی اور واصل کرینگی ہم اوسکو جہنم مین کہ بہت بری بازگشت ہے
تمام ہوا کلام قاضی ثناء اللہ کا پس بعد معلوم کرنے اس تمہید کے جواب سوال
اول سی یہ ہی کہ نماز پیچھے ان لوگون کی درست نہین نزدیک اہل سنت

سنت وجماعت کی واسطے ممنوع ہوتی اوس عمل کی کہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کے نزدیک اہل سنت وجماعت کے قال شاہ ولی اللہ والد شاہ عبد العزیز الدہلوی فی عقد الجید اعلم ان فی الاخذ بہذہ المذاہب الاربعۃ مصلحۃ عظیمۃ وفی الاعراض عنہا کلہا مفسدۃ کبیرۃ الی ان قال لما کان اتباعہا اتباعا للسواد الاعظم والخروج عنہا خروجا من سواد الاعظم انتہی کہا شاہ ولی اللہ والد شاہ عبد العزیز دہلوی فی عقد الجید مین کہ جان لی تو یہہ کہ تحقیق بیچ عمل کرنیکے مذاہب اربعہ کی مصلحت عظیمہ ہی اور بیچ اعراض کرنی کے مذاہب اربعہ سے فساد بڑا ہے یعنی جو عمل کہ وہ مخالف اور فاسد ہو نزدیک ائمہ اربعہ کی وہ مفسدہ کبیرہ ہے یہانتک کہ فرمایا کہ اتباع مذاہب اربعہ کا اتباع اجماع اہل سنت وجماعت کا ہے اور مخالفت مذاہب اربعہ کی مخالفت ہی اہل سنت وجماعت کے قال العلامۃ ابن حجر المکی الشافعی فی فتح المبین شرح الاربعین فی شرح الحدیث الثامن والعشرین اما فی زماننا فقال بعض ائمتنا لا یجوز تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ الشافعی ومالک وابی حنیفۃ واحمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین لان ہؤلاء عرفت قواعد مذاہبہم واستقرت احکامہم وقد تابعوہم وحرروہا فرعا فرعا وحکما حکما فعزان لا یوجد حکم الا وہو منصوص لہم اجمالا او تفصیلا بخلاف غیرہم فان مذاہبہم لم تحرر ولم تدون کذلک فلا یعرف لہا قواعد یستخرج علیہا احکامہا فلم یجز تقلیدہم فیما حفظ عنہم لانہ قد یکون مشروطا بشروط اخری وکلوہا الی فہمہا من قواعدہم فقلت الثقۃ لخلو ما یحفظ عنہم من قید وشرط فلم یجز التقلید حینئذ انتہی کلام ابن حجر کہا علامہ ابن حجر مکی

صاف معلوم ہوا کہ نماز مین نہایت احتیاط چاہیئے کیونکہ وہ اہم اور اول ہے
امور دین کا ہی پس ضرور ہوا کہ نماز مین نہایت احتیاط ہو بایں طور کہ بچی
اس ہی کہ فاسد یا مکروہ ہووی ائمہ اربعہ کی نزدیک کیونکہ حق اور صواب
منحصر ہی مذاہب اربعہ مین کما قال القاضی ثناء اللہ فی تفسیر المظہری تحت آیۃ
اربابا من دون اللہ فان اہل السنۃ والجماعۃ قد افترقت بعد القرون
الثلثۃ او الاربعۃ علی اربعۃ مذاہب لم یبق فی الفروع سوا ہذہ
المذاہب الاربعۃ فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلہم
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ و
قال اللہ تعالی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم
وساءت مصیرا انتہی کہا قاضی ثناء اللہ رح نی تفسیر مظہری مین تحت آیۃ
اربابا من دون اللہ کی کہ تحقیق اہل سنت وجماعۃ فرقہ فرقہ ہو گئی ہین بعد [illegible]
مقرر ہوئی مذاہب اربعہ کی اوپر چار مذاہب کی اور نہین باقی رہا کوئی مذہب
مسائل فروع مین سوای ان مذاہب اربعہ کی پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب
اوپر بطلان اوس قول کی کہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کی کیونکہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ جمع ہو ویگی امت میری اوپر ضلالت کے اور فرمایا اللہ
تعالی نی جو شخص تابعداری کری سوای راہ مومنین کی پھیرین گی ہم اوسکو
جسطرف پھرا ہی اور واصل کرینگی ہم اوسکو جہنم مین کہ بہت بری بازگشت ہے
تمام ہوا کلام قاضی ثناء اللہ کا پس بعد معلوم کرنے اس تمہید کے جواب سوال
اول یہی ہے کہ نماز پیچھے ان لوگون کی درست نہین نزدیک اہل سنت

نقل کرده ابوبکر بن ابی شیبه در مصنف خود از روایت وائل بن حجر قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم وضع یمینه علی شماله تحت السرة روایت کرده ابوبکر بن ابی شیبه در مصنف و همچنین ذکر کرده ابوبکر بن ابی شیبه از علی رضی الله تعالی عنه روایت کرده

۴

عن علی قال السنة وضع الاکف علی الاکف فی الصلوة تحت السرة [illegible]

سنت وجماعت کی واسطے ممنوع ہوئی اوس عمل کی کہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کے
نزدیک اہل سنت وجماعت کے قال شاہ ولی اللہ والد شاہ عبد العزیز الدھلوی
فی عقد الجید اعلم ان فی الاخذ بهذه المذاهب الاربعة مصلحة عظيمة
وفی الاعراض عنها كلها مفسدة كبيرة الى ان قال كان اتباعها اتباعا للسواد الاعظم
والخروج عنها خروجا من السواد الاعظم انتهى کہا شاہ ولی اللہ والد شاہ
عبد العزیز دہلوی فی عقد الجید میں کہ جان لی تو یہ کہ تحقیق بیچ عمل کرنیکے مذاہب
اربعہ کی مصلحت عظیمہ ہی اور بیچ اعراض کرنی کے مذاہب اربعہ سی فساد بڑا ہے
یعنی جو عمل کہ وہ مخالف اور فاسد ہو نزدیک ائمہ اربعہ کی وہ مفسدہ کبیرہ ہے
یہانتک کہ فرمایا کہ اتباع مذاہب اربعہ کا اتباع اجماع اہل سنت وجماعت کا ہے
اور مخالفت مذاہب اربعہ کی مخالفت ہی اہل سنت وجماعت کے قال العلامة
ابن حجر المكی الشافعی فی فتح المبين شرح الاربعين فی شرح الحديث الثامن و
العشرين اما فی زماننا فقال بعض ائمتنا لا يجوز تقليد غير الائمة الاربعة الشافعی
ومالك وابی حنيفة واحمد بن حنبل رضوان الله عليهم اجمعين لان هؤلاء
عرفت قواعد مذاهبهم واستقرت احكامهم وقد تابعوهم وحرروها فرعا
فرعا وحكما حكما فعز ان لا يوجد حكم الا وهو منصوص لهم اجمالا او تفصيلا
بخلاف غيرهم فان مذاهبهم لم تحرر ولم تدون كذلك فلا يعرفونها قواعد
يستخرج عليها احكامها فلم يجز تقليدهم فيما حفظ عنهم لانه قد يكون مشروطا
بشروط اخرى وكلوها الى فهمها من قواعدهم فقلت الثقة لخلو ما يحفظ عنهم
من قيد وشرط فلم يجز التقليد حينئذ انتهى كلام ابن حجر کہا علامہ ابن حجر مکی

شافعی المذہب فی فتح المبین شرح اربعین امام نووی کی بیچ شرح حدیث اٹھائیسوین
کی کہ ہماری زمانہ مین کہا بعض ائمہ ہماری نی کہ نہین جائز تقلید کرنی سوای ائمہ
اربعہ کی یعنی امام شافعی اور امام مالک اور امام ابی حنیفہ اور احمد حنبل کی اسواسطے
کہ یہہ ائمہ اربعہ معروف اور معلوم ہوگئی قواعد مذہب اونکی کی اور قرار پاگئی
ہین احکام اونکی اور تحقیق تابع ہوگئی ہین لوگ اونکی اور صاف اور منقّی کردئی
علمانی مسائل اونکی تفصیل وار فرع فرع اور حکم حکم الگ الگ اور بہت نادر ہے
پایا جانا کسی حکم کا کہ وہ منصوص اونکا نہو اجمالا یا تفصیلا بخلاف غیر ان ائمہ اربعہ کے
کہ مذہب اونکی محفوظ اور مدوّن نہین ہین ایسی پس نہین معروف ہین اونکی قواعد
کہ مستنبط ہون احکام اونپر پس نہین جائز تقلید اونکی بیچ اوس چیز کی کہ اون سے
محفوظ ہی اسواسطی کہ کبھی ہوتی وہ چیز مشروط بشرایط دیگر کہ مفوض کیا ہے
اونہون نی طرف فہم کی قواعد اونکی ہی پس کم ہوا اعتبار واسطی کم ہونے
اوس چیز کی کہ وہ محفوظ ہوا اون سی قیدسی اور شرط سی پس نہ جائز ہوئی تقلید
اونکی اب تمام ہوا کلام ابن حجر کا قال الامام الاسنوائی فی شرح منہاج الاصول
للقاضی البیضاوی فی اٰخر کتابہ قال امام الحرمین فی البرہان اجمع المحققون
علی ان العوام لیس لہم ان یعملوا بمذاہب الصحابۃ بل علیہم ان یتبعوا مذاہب
الائمۃ الذین سبروا وبوّبوا الابواب وذکروا اوضاع المسایل واوضحوا
طرق النظر وہذبوا المسائل وبینوہا وجمعوہا وذکر ابن الصلاح ایضا
ما حصلہ انہ متعین تقلید الائمۃ الاربعۃ دون غیرہم لان مذہب
الائمۃ الاربعۃ قد انتشر وعلم تقلید مطلقہا وتخصیص عمومہا وشروط

شروط فروع عمها بخلاف غیرهم انتهی کہا امام استوائی نی شرح منہاج اصول قاضی بیضاوی مین آخر کتاب اپنی مین کہ کہا امام الحرمین نی کتاب اپنی مین کہ نام اوسکا برہان ہی کہ اجماع کیا ہی مجتہدون نی اوپر اس امر کی کہ تحقیق عوام الناس کو نہین جائز کہ عمل کرین مذہب صحابہ پر بلکہ واجب اور لازم ہی اونپر یہ کہ مقلد ہون مذاہب ائمہ کی کہ جنہون نی مقرر کئی قواعد اور اصول مسائل دین کی اور باب باب کئی مسایل اور ذکر کئی [illegible]عات مسایل اور واضح اور روشن کئی طریق قیاس اور استنباط کئی اور [illegible] افادہ منقح کردیا مسایل کو اور خوب بیان کردیا [illegible] کردیا اون سب [illegible] کو ایک جا کتب فقہ مین اور ذکر کیا ابن صلاح نی [illegible] کہ وہ رئیس محدثین ہی اور امام ائمہ اصول ہی کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ متعین ہی تقلید ائمہ اربعہ کی نہ غیر کی اسواسطی کہ تحقیق مذہب ائمہ اربعہ کا پہیل گیا جہان مین اور معلوم ہوگئی تقلید مطلق مسائل اونکی کی اور تخصیص عموم مسایل اونکی اور شروط فروع اونکی کی بخلاف غیر ان ائمہ اربعہ کے قال الشیخ ابن الہمام فی آخر تحریر الاصول **تکملہ** نقل الامام اجماع المحققین علی منع العوام من تقلید اعیان الصحابۃ بل علیہم تقلید من بعدہم الذین سبروا ووضعوا ودونوا وعلی ہذا ما ذکر البعض المتاخرین من منع تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ لانضباط مذاہبہم وتقیید مسائلہم وتخصیص عمومہا ولم یدر مثلہ فی غیرہم الان لانقراض اتباعہم وہو الصحیح انتہی کہا شیخ ابن الہمام نی بیچ آخر تحریر الاصول کے **تکملہ** نقل کیا امام الحرمین نے کہ اجماع کیا محققین نی اوپر منع کرنی

قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه الا ان یکون میتة او دما مسفوحا الآیه

شافعی المذہب فی فتح المبین شرح اربعین امام نووی کی مین بیچ شرح حدیث اٹھائیسوین
کی کہ ہماری زمانہ مین کہا بعض ائمہ ہماری نی کہ نہین جائز تقلید کرنی سوای ائمہ
اربعہ کی یعنی امام شافعی اور امام مالک ورامام ابی حنیفہ اور امام احمد حنبل کی اسواسطے
کہ یہہ ائمہ اربعہ معروف اور معلوم ہوگئی قواعد مذہب اونکی کی اور قرار پاگئی
ہین احکام اونکی اور تحقیق تابع ہوگئی ہین لوگ اونکی اور صاف اور منقّی کردی
علمانی مسائل اونکی تفصیل وار فرع فرع اور حکم حکم الگ الگ اور بہت نادر ہے
پایا جانا کسی حکم کا کہ وہ منصوص اونکا نہ ہوا اجمالا یا تفصیلا بخلاف غیر ان ائمہ اربعہ کی
کہ مذہب اونکی محفوظ اور مدوّن نہین ہین ایسی پس نہین معروف ہین اونکی قواعد
کہ مستنبط ہون احکام اونپر پس نہین جائز تقلید اونکی بیچ اوس چیز کی کہ اون سے
محفوظ ہی اسواسطی کہ کبھی ہوتی وہ چیز مشروط بشرائط دیگر کہ مفوض کیا ہے
اونہون نی طرف فہم کی قواعد اونکی ہی پس کم ہوا اعتبار واسطی کم ہونے
اوس چیز کی کہ وہ محفوظ ہوا اون سی قید سی اور شرط سی پس نہ جائز ہوئی تقلید
اونکی اب تمام ہوا کلام ابن حجر کا قال الامام الاسنوائی فی شرح منہاج الاصول
للقاضی البیضاوی فی اٰخر کتابہ قال امام الحرمین فی البرہان اجمع المحققون
علی ان العوام لیس لہم ان یعملوا بمذاہب الصحابۃ بل علیہم ان یتبعوا مذاہب
الائمۃ الذین سبروا وبوبوا الابواب وذکروا اوضاع المسائل و اوضحوا
طرق النظر وہذبوا المسائل وبینوہا وجمعوہا وذکر ابن الصلاح ایضا
ملحصلہ انہ متعین تقلید الائمۃ الاربعۃ دون غیرہم لان مذہب
الائمۃ الاربعۃ قد انتشر وعلم تقلید مطلقہا وتخصیص عمومہا وشروط

شروط فروع عمها بخلاف غیرهم انتهی کہا امام استوائی نی شرح منہاج اصول قاضی
بیضاوی مین آخر کتاب اپنی مین کہ کہا امام الحرمین نی کتاب اپنی مین کہ نام اوسکا
برہان ہی کہ اجماع کیا ہی مجتہدون نی اوپر اس امر کی کہ تحقیق عوام الناس کو
نہین جائز کہ عمل کرین مذہب صحابہ پر بلکہ واجب اور لازم ہی اونپر یہ کہ مقلد ہون
مذاہب ائمہ کی کہ جنہون نی مقرر کئی قواعد اور اصول مسائل دین کی اور باب باب
کئی مسایل اور ذکر کئی [illegible] مسایل اور واضح اور روشن کئی طریق
قیاس اور استنباط کئی اور [illegible] منقح کردیا مسایل کو اور خوب بیان کردیا
[illegible] کردیا اون سب [illegible] نی ایک جا کتب فقہ مین اور ذکر کیا ابن صلاح نے
[illegible] کہ وہ رئیس محدثین ہی اور امام ائمہ اصول ہی کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ متعین
ہی تقلید ائمہ اربعہ کی نہ غیر کی اسواسطی کہ تحقیق مذہب ائمہ اربعہ کا پہیل گیا جہان
مین اور معلوم ہوگئی تقلید مطلق مسائل اونکی کی اور تخصیص عموم مسایل ذیلکی
اور شروط فروع اونکی کی بخلاف غیر ان ائمہ اربعہ کے قال الشیخ ابن الہمام
فی اخر تحریر الاصول تتمہ نقل الامام اجماع المحققین علی
منع العوام من تقلید اعیان الصحابة بل علیہم تقلید من بعدهم
الذین سبروا و وضعوا و دونوا و علی هذا ما ذکر البعض المتاخرین
من منع تقلید غیر الائمة الاربعة لانضباط مذاهبهم وتقیید
مسائلهم وتخصیص عمومها و لم یدر مثله فی غیرهم الان لانقراض
اتباعهم وهو الصحیح انتهی کہا شیخ ابن الہمام نی بیچ آخر تحریر الاصول کے
تتمہ نقل کیا امام الحرمین نے کہ اجماع کیا محققین نی اوپر منع کرنی

قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه الا ان یکون میتة او دما مسفوحا الآیہ حرمت [illegible] محقق است [illegible] حرام است [illegible]

عوام کی تقلید صحابہ سی بلکہ لازم اور واجب ہی اونپر تقلید پچھلے ائمہ کی
کہ جنہون نی مقرر کئی قواعد اور اصول مسائل دین کی اور وضع کئی مسائل
اپنی اپنی موضع اور موقع پر اور جمع کیا مسائل نکال کر ایک جا اور اسی پر
مبنی ہی جو کہ ذکر کیا بعض متاخرین نی منع کرنا تقلید کا سوای تقلید ائمہ اربعہ
کی واسطی منضبط ہو جانی مذاہب ائمہ اربعہ کی اور واسطی مقید ہو جانی مسائل اونکی
کہ وہ مطلقہ تہی اور واسطی مخصوص ہو جانی مسائل اونکی کی کہ وہ عامہ تہی اور نہین
پایا گیا مثل اسکی بیچ مذاہب اورونکی ابتک واسطی منقطع اور مفقود ہو جانی مقلدین
اونکی کی پس نہین صحیح تقلید کرنی کسیکے سوای تقلید ائمہ اربعہ کی واسطی اجماع
مذکور کی پس قول ان دونکا وھو الصحیح صریح ہی اسمین کہ قول جائز ہونی تقلید بغیر ان
غیر ان ائمہ اربعہ کی غیر صحیح اور غلط محض ہی واسطی مخالفت اجماع کے

قال ایضا البحر الرایق فی الاشباہ فی القاعدة الاولی من النوع الثانی من
الفن الاول وما خالف الائمة الاربعة فھو مخالف للاجماع وان کان فیہ
خلاف لغیرھم فقد صرح فی التحریر ان الاجماع انعقد علی عدم العمل بمذھب
مخالف للائمة الاربعة انتھی کہا صاحب بحر الرائق نی اشباہ مین بیچ
قاعدہ اولی کی کہ وہ نوع ثانی سی کہ فن اول سی ہی جو مخالف ہو ائمہ اربعہ کے
وہ مخالف ہی اجماع کے اگرچہ اوس مین خلاف اورونکا بہی ہو کیونکہ تحقیق
تصریح کی ہی تحریر مین کہ تحقیق اجماع منعقد ہوا اوپر نہونی عمل کی کہ وہ عمل
مخالف ہو مذہب ائمہ اربعہ کی قال الشیخ احمد فی التفسیر الاحمدی تحت آیة
ففھمناھا سلیمان قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للائمة الاربعة

الاربعة انتهى كما شيخ احمد نے تفسیر احمدی مین تحت آیہ ففہمناها سلیمان کی کہ تحقیق واقع ہوا ہی اجماع اسپر کہ تحقیق اتباع جائز نہین مگر ائمہ اربعہ کا کہا طحطاوی نے شرح در المختار مین بیچ کتاب الذبایح کے قال بعض المفسرین ان الفرقة المسماة باهل السنة والجماعة قد اجتمعت اليوم فی مذاهب الائمة الاربعة هم الحنفیون والمالكیون والشافعیون والحنبلیون ومن كان خارجا من هذه المذاهب الاربعة فی ذلك الزمان فهو من اهل البدعة والنار انتهى کہا بعض مفسرین نے کہ تحقیق فرقہ اہل سنت وجماعت کا جمع ہوا ہے آجکے دن مذاہب اربعہ مین کہ وہ حنفی ہین اور مالکی اور شافعی اور حنبلی اور جمع ہوئی ہین اس مین کہ جو شخص کہ خارج ہی ان مذاہب اربعہ سے اس زمانہ مین وہ اہل بدعت واہل نار سی ہے پس ثابت ہوا ان منقولات سی کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کی ممنوع ہی وہ عمل کہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کے اور جو عمل کہ مخالف ہی ائمہ اربعہ کی وہ وہ ہی جو مبنی ہی ایک وہ عمل ہی کہ کوئی امام ائمہ اربعہ مین سے قائل اوسکا نہو جیسا کہ مثلاً ہاتھ باندھنا سینہ پر مردون کو کوئی امام ائمہ اربعہ مین سی قائل اسکا نہین یا اول وقت مین سنت اور افضل جانکر پڑھنا نماز کا گرمیون مین اور نہ ابراد کرنا کیونکہ امام ائمہ اربعہ مین سی اسکا قائل نہین ہوا اور نزدیک سبکی ابراد مستحب ہے اور وہ جو منسوب ہی امام شافعی کی طرف وہ غلط محض ہی اسواسطی کہ کہا امام نووی شافعی المذہب نے شرح صحیح مسلم مین باب استحباب الابراد بالظهر والصحیح استحباب الابراد وبه قال جمهور العلماء وهو المنصوص للشافعی وبه قال

عوام کی تقلید صحابہ کی بلکہ لازم اور واجب ہی اوپر تقلید پہلے ائمہ کے سب کے
کہ جنہون نے مقرر کئی قواعد اور اصول مسائل دین کی اور وضع کئی مسائل
اپنی اپنی موضع اور موقع پر اور جمع کیا مسائل نکال کر ایک جا اور اسی پر
مبنی ہی جو کہ ذکر کیا بعض متاخرین نے منع کرنا تقلید کا سواے تقلید ائمہ اربعہ
کی واسطے منضبط ہو جانے مذاہب ائمہ اربعہ کی اور واسطے مقید ہو جانے مسائل انکے
کہ وہ مطلقہ تہی اور واسطے مخصوص ہو جانے مسائل اونکی کی کہ وہ عامہ تہی اور نہین
پایا گیا مثل اوس کی بیچ مذاہب اورونکی ابتک واسطے منقطع اور مفقود ہو جانے مقلدین
اونکی کی بیچ نہین صحیح تقلید کرنی کسیکے سواے تقلید ائمہ اربعہ کی واسطے اجماع
مذکور کی پس قول ان کا وھو الصحیح صریح ہی اسمین کہ قول جائز ہونے تقلید بغیران
غیران ائمہ اربعہ کی غیر صحیح اور غلط محض ہی واسطے مخالفت اجماع کے
قال ایضا البحر الرائق فی الاشباہ فی القاعدۃ الاولی من النوع الثانی من
الفن الاول وما خالف الائمۃ الاربعۃ فھو مخالف للاجماع وان کان فیہ
خلاف لغیرھم فقد صرح فی التحریر ان الاجماع انعقد علی عدم العمل بمذھب
مخالف للائمۃ الاربعۃ انتھی کہا صاحب بحر الرائق نی اشباہ مین بیچ
قاعدہ اولی کی کہ وہ نوع ثانی سی کہ فن اول سی ہی جو مخالف ہو ائمہ اربعہ کے
وہ مخالف ہی اجماع کے اگرچہ اوس مین خلاف اورونکا بھی ہو کیونکہ تحقیق
تصریح کی ہی تحریر مین کہ تحقیق اجماع منعقد ہوا اوپر نہونے عمل کی کہ وہ عمل
مخالف ہو مذہب ائمہ اربعہ کی قال الشیخ احمد فی التفسیر الاحمدی تحت آیۃ
ففھمناھا سلیمان قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للائمۃ الاربعۃ

الاربعة انتهى کما فی تفسیر احمدی مین تحت آیہ ففهمناها سلیمان
کی کہ تحقیق واقع ہوا ہی اجماع اسپر کہ تحقیق اتباع جائز نہین مگر ائمہ اربعہ کا
کہا طحطاوی نی شرح در المختار مین بیچ کتاب الذبایح کے قال بعض المفسرین
ان الفرقة المسماة باهل السنة والجماعة قد اجتمعت اليوم فی مذاهب
الائمة الاربعة هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن كان
خارجا من هذه المذاهب الاربعة فی ذلك الزمان فهو من اهل البدعة و
النار انتهى کہا بعض مفسرین نی کہ تحقیق فرقہ اہل سنت وجماعت کا جمع ہوا ہے
آجکل دن مذاہب اربعہ مین کہ وہ حنفی ہین اور مالکی اور شافعی اور حنبلی اور
جمع ہوئی ہی اس مین کہ جو شخص کہ خارج ہی ان مذاہب اربعہ سے اس زمانہ مین
وہ اہل بدعت واہل نار سے ہی پس ثابت ہوا ان منقولات سی کہ نزدیک اہل سنت
وجماعت کی ممنوع ہی وہ عمل کہ مخالف ہوا ئمہ اربعہ کے اور جو عمل کہ مخالف
ہی ائمہ اربعہ کی وہ وہ ہیچ پڑی ایک وہ عمل ہی کہ کوئی امام ائمہ اربعہ مین سے
قائل اسکا نہو جیسا کہ مثلا ہاتھ باندہنا سینہ پر مردون کو کوئی امام ائمہ
اربعہ مین سی قائل اسکا نہین یا اول وقت مین سنت اور افضل جانکر پڑھنا
نماز کا گرمیون مین اور نہ ابراد کرنا کیونکہ امام ائمہ اربعہ مین سی اسکا قائل نہین
ہوا بلکہ نزدیک سبکی ابراد مستحب ہے اور وہ جو منسوب ہی امام شافعی
کی طرف وہ غلط محض ہی اسواسطے کہ کہا امام نووی شافعی المذہب نے
شرح صحیح مسلم مین باب استحباب الابراد بالظهر والصحيح استحباب
الابراد وبه قال جمهور العلماء وهو المنصوص للشافعي وبه قال

جمہور الصحابۃ لکثرۃ الاحادیث الصحیحۃ فیہ المشتملۃ علی فعلہ والامر
بہ مواطن کثیرۃ انتہی یا وضو کرنا ہر پانی سے قلیل ہو یا کثیر متغیر ہو یا غیر متغیر
اگرچہ اسمیں کتا یا بلی یا کوئی اور جانور مرا ہو یا کوئی اور قسم کی نجاست پڑی ہو جیسا
کہ مذہب فرقہ ظاہریہ کا ہے نہ آئمہ اربعہ کا بعمل اس حدیث کے قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماء لا ینجسہ شیء رواہ الطبرانی والشافعی
والطیالسی واحمد بن حنبل والدارقطنی والنسائی وابن حبان
والطحاوی والحاکم عن جماعۃ من الصحابۃ اور بعمل اس حدیث کے قال رسول
اللہ صلعم الماء طہور لا ینجسہ شیء رواہ احمد والترمذی والنسائی
وابوداؤد وغیرہم یا رفع یدین کرے نزدیک ہر تکبیر کے بعمل اس حدیث کے
عن ابی ہریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ
فی الصلوۃ حین یفتتح وحین یرکع وحین یسجد رواہ ابن ماجہ وعن عمیر
بن حبیب قال کان رسول اللہ صلعم یرفع یدیہ مع کل تکبیرۃ فی الصلوۃ
المکتوبۃ رواہ ابن ماجہ وعن ابن عباس رض ان رسول اللہ صلعم
کان یرفع یدیہ عند کل تکبیرۃ رواہ ابن ماجہ کیونکہ یہ حدیثیں دلالت
کرتی ہیں اوپر رفع یدین کے نزدیک ہر تکبیر کے جیسا وہ مذہب بعض محدثین
کا ہے اور نہیں گیا کوئی امام آئمہ اربعہ سے اس رفع یدین کی طرف یا جمع
کرے نماز واسطے ہر حاجت کے جیسا وہ مذہب بعض محدثین کا ہے بغیر
خوف مرض اور مطر اور سفر کے بعمل حدیث ابن عباس کے عن ابن عباس
قال رسول اللہ صلعم بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء

رضی اللہ عنہا قالت جاءت فاطمۃ بنت ابی حبیش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی امرأۃ استحاض فلا اطہر افادع الصلوۃ فقال لا انما ذالک عرق ولیس بحیض فاذا اقبلت حیضتک فدعی الصلوۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم وصلی متفق علیہ

والعشاء من غير خوف ولا مطر بالمدينة قال اراد ان
لا يحرج امته رواه مسلم وابو داود والترمذي
والنسائی والطحاوی وغیرہم وعن ابن عباس
قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر و
العصر جميعا والمغرب والعشاء جميعا في غير خوف
ولا سفر رواه مسلم وغيره وعن ابن عباس قال
صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر جميعا
بالمدينة في غير خوف ولا سفر قال اراد ان لا يحرج امته رواه
مسلم اور دوسرا وہ عمل ہے کہ حاصل ہو بلفظ سے یعنی لانی مذاہب
سی سطرح کہ مسئلہ ہم بعضا وعمل کو نزدیک ہر امام کے آئمہ بعض الحرجة
اوس عمل کے درست ہوں کوئی کسی امام کے نزدیک اور کوئی کسی امام کے نزدیک جیسا
مثلا وضو کرے بعد ان پھر پڑہوی بیٹھا کر مقتدی کو باوجود قدرة قیام کے بعمل
آن حدیث صحیحہ یعنی تکبیر جاری ہو اخرج عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلعم انما
جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا ركع فاركعوا واذا قال سمع الله لمن
حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فاذا صلى قائما فصلوا قياما واذا صلى قاعدا
فصلوا قعودا اجمعون متفق عليه واخرج عن انس بن مالك قال قال رسول
الله صلعم انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا سجد فاسجدوا واذا رفع فارفعوا
واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد واذا صلى قاعدا فصلوا قعودا اجمعون رواه مسلم
واخرج عن جابر قال قال رسول الله صلعم ان كدتم آنفا لتفعلون فعل فارس والروم ... ائتموا بائمتكم ان صلى قائما فصلوا قياما وان صلى قاعدا فصلوا قعودا رواه

جمہور الصحابۃ لکثرۃ الاحادیث الصحیحۃ فیہ المشتملۃ علی فعلہ والامر
بہ مواطن کثیرۃ انتھی یا وضو کرنا ہر پانی سے قلیل ہو یا کثیر متغیر ہو یا غیر متغیر
اگرچہ پیشاب کیا یا اس میں یا کوئی اور جانور مرا ہو یا کوئی اور قسم کی نجاست پڑی ہو جیسا
کہ مذہب فرقہ ظاہریہ کا ہے نہ ائمہ اربعہ کا بعمل اس حدیث کے قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماء لا ینجسہ شیء رواہ الطبرانی والشافعی
والطیالسی واحمد بن حنبل والدارقطنی والنسائی وابن حبان
والطحاوی والحاکم عن جماعۃ من الصحابۃ اور بعمل اس حدیث کے قال رسول
اللہ صلعم الماء طھور لا ینجسہ شیء رواہ احمد والترمذی والنسائی
وابوداؤد وغیرھم یا رفع یدین کرے نزدیک ہر تکبیر کے بعمل اس حدیث کے
عن ابی ھریرۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ
فی الصلوۃ حین یفتتح وحین یرکع وحین یسجد رواہ ابن ماجہ وعن عمیر
بن حبیب قال کان رسول اللہ صلعم یرفع یدیہ مع کل تکبیرۃ فی الصلوۃ
المکتوبۃ رواہ ابن ماجہ وعن ابن عباس رض ان رسول اللہ صلعم
کان یرفع یدیہ عند کل تکبیرۃ رواہ ابن ماجہ کیونکہ یہ حدیثیں دلالت
کرتی ہیں اوپر رفع یدین کے نزدیک ہر تکبیر کے جیسا وہ مذہب بعض محدثین
کا ہے اور نہیں گیا کوئی امام ائمہ اربعہ سے اس رفع یدین کی طرف یا جمع
کرے نماز واسطے ہر حاجت کے جیسا وہ مذہب بعض محدثین کا ہے بغیر
خوف مرض اور مطر اور سفر کے بعمل حدیث ابن عباس کے عن ابن عباس
قال رسول اللہ صلعم بین الظھر والعصر والمغرب والعشاء

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت جاءت فاطمۃ بنت ابی حبیش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی امرأۃ استحاض فلا اطھر افادع الصلوۃ فقال لا انما ذلک عرق ولیس بحیض فاذا اقبلت حیضتک فدعی الصلوۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم ثم صلی متفق علیہ

والعشاء من غير خوف ولا مطر بالمدينة قال اراد ان
لا يحرج امته رواه مسلم وابو داود والترمذي
والنسائي والطحاوي وغيرهم وعن ابن عباس
قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر و
العصر جميعا والمغرب والعشاء جميعا في غير خوف
ولا سفر رواه مسلم وغيره وعن ابن عباس قال
صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر جميعا
بالمدينة في غير خوف ولا سفر قال اراد ان لا يحرج امته رواه
مسلم اور دوسرا وہ عمل ہے کہ حاصل ہو تلفیق سے یعنی ملانی مذاہب کے
کسی سطرح کہ مستلزم ہو عضو و عمل کو نزدیک ہر امام کے آئمہ اربعہ سے اگرچہ
اوس عمل کے درست ہوں کوئی کسی امام کے نزدیک اور کوئی کسی امام کے نزدیک جیسا
مثلا وضو کرے بعد ازان پھر پڑھے بیٹھ کر مقتدی کو باوجود قدرة قیام بعض
آن حدیث صحیحہ یعنی کہ جاری ہو اخرج عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلعم انما
جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا ركع فاركعوا واذا قال سمع الله لمن
حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فاذا صلى قائما فصلوا قياما واذا صلى قاعدا
فصلوا قعودا اجمعون متفق عليه واخرج عن انس بن مالك قال قال رسول
الله صلعم انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا سجد فاسجدوا واذا رفع فارفعوا
واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد واذا صلى قاعدا فصلوا قعودا اجمعون رواه مسلم
واخرج عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلعم ائتموا بائمتكم ان صلى قائما فصلوا قياما وان صلى قاعدا فصلوا قعودا رواه

واخرج عن عائشة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الامام
ليؤتم به فاذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا صلى جالسا فصلوا
جلوسا رواه مسلم جیساکہ وہ مذہب ہے ایک طائفہ کا اور احمد بن حنبل کا جیسا
تصریح کی ہے اسکی امام نووی نے شرح مسلم کے باب ایتمام ماموم بالامام کے بیچ
یہ نماز فاسد اور باطل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے نزدیک امام احمد بن حنبل کے
اسلئے باطل ہوئی کہ رعاف ناقض وضو ہے نزدیک انکے اور نزدیک امام
ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کے اسلئے فاسد ہے کہ انکے نزدیک احادیث
میں یا وضو کرے کم قلتین ہے کہ اس میں نجاست ہو یا کوئی جانور مرا
ہو اور مسح کیا نصف سر کا یا کم پس یہ نماز باطل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے
اسلئے کہ یہ پانی نجس ہے نزدیک امام ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل کے
پس وضو ان ائمہ کی نزدیک باطل ہوا اور مسح تمام سر کا فرض تھا نزدیک امام
مالک کے وہ ترک ہوا یا وضو کیا کم قلتین ہے کہ اس میں نجس مذکور ہو ویسے
ہی ترک کی ولا کی پس یہ نماز نزدیک ائمہ اربعہ کے فاسد ہے کیونکہ پانی
نجس ہے ائمہ ثلثہ کی نزدیک اور ولا نزدیک امام مالک کے فرض تھا وہ ترک
یعنی پے درپے دہونا اعضا وضو کا ۱۲
ہوا یا وضو کرے ... مسح ایک بال یا دو بال کی پھر مس ذکر کرے پس یہ نماز
فاسد ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ نزدیک امام شافعی اور احمد حنبل کے
وضو باطل ہے بسبب مس ذکر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور امام مالک
کے وضو باطل ہے بسبب ترک مسح فرض کی یا وضو کیا پھر مس ذکر کیا اور
رعاف جاری ہوئی پس یہ نماز ہے فاسد ہے نزدیک ائمہ اربعہ کی اسلئے

اس لئے کہ رعاف ناقص وضو ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور
مس فرج کرنا ناقص وضو ہی نزدیک امام شافعی اور امام مالک کی یا وضو کرے
پھر بوسہ لیوی اور رعاف جاری ہووی پس یہہ نماز ہی باطل ہی نزدیک
ائمہ اربعہ کی کیونکہ رعاف ناقص وضو ہی نزدیک امام ابوحنیفہ او احمد کے
اور بوسہ ناقص ہی نزدیک امام مالک و شافعی کی پس باطل ہو[illegible]
نزدیک کل کی یا وضو کیا پھر مس ذکر کیا اور [illegible] پس یہہ نماز ہی فاسد
نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ مس ذکر ناقص وضو ہی نزدیک [illegible]
امام شافعی کی اور قی ناقص وضو ہی نزدیک امام ابوحنیفہ و [illegible]
حنبل کی یا وضو کیا اور مس فرج کر کیا اور مسح کیا [illegible] یا دو بال [illegible]
باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اسواسطے کہ مس فرج کرنا ناقص [illegible]
امام شافعی اور احمد کی اور اکتفا کرنا بال دو بال پر مبطل ہی نزدیک [illegible]
ابوحنیفہ اور مالک کے یا وضو کیا پھر بوسہ لیا اور مسح کیا بال یا دو بال پس
یہہ نماز فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ بوسہ ناقص وضو ہی نزدیک
امام شافعی اور احمد کے اور مسح ربع سر کا یا تمام سر کا فرض تھا نزدیک ابوحنیفہ اور
مالک کی سو وہ ترک ہوا یا وضو کیا ساتھہ ترک نیت کے اور سگ بڑا منے
آلودہ ہے پس یہہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اسلئے کہ منے
نجس ہی نزدیک ثلثہ کے امام ابوحنیفہ اور مالک اور احمد کے اور
نیت فرض تھی نزدیک امام شافعی کے سو ترک ہوئی یا وضو کیا ساتھ
ترک تسمیہ کے اور کپڑا منے آلودہ ہے پس یہہ نماز فاسد ہے نزدیک ائمہ

واخرج عن عائشة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الامام
ليؤتم به فاذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا صلى جالسا فصلوا
جلوسا رواه مسلم جیسا کہ وہ مذہب ہی ایک طائفہ کا اور احمد بن حنبل کا جیسا
تصریح کی ہی اسکی امام نووی نی شرح مسلم کی باب ائتمام ماموم بالامام کی میں
یہ نماز فاسد اور باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے نزدیک امام احمد بن حنبل کے
اسواسطی باطل ہوئی کہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک اونکی اور نزدیک امام
ابو حنیفہ اور مالک و شافعی کی اسلئی فاسد ہی کہ اونکی نزدیک احادیث
[illegible] یا وضو کری کم قلتین سی کہ اس میں نجاست ہو یا کوئی جانور مرا
ہو اور مسح کیا نصف سر کا یا کم پس یہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے
اسواسطی کہ یہہ پانی نجس ہی نزدیک امام ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل کے
پس وضو ان ائمہ کی نزدیک باطل ہوا اور مسح تمام سر کا فرض تھا نزدیک امام
مالک کی اور ترک ہوا یا وضو کیا کم قلتین سی کہ اس میں نجس مذکور ہو ویسے
[illegible] ترک کی [illegible] پس یہہ نماز نزدیک ائمہ اربعہ کے فاسد ہے کیونکہ پانی
نجس ہے ائمہ ثلاثہ کی نزدیک اور ولاء نزدیک امام مالک کے فرض تھا و ترک
یعنی پے درپے دھونا اعضاء وضو کا ١٢
[illegible] وضو کری ساتھہ مسح ایک بال یا دو بال کی پہر مس ذکر کری پس یہہ نماز
فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ نزدیک امام شافعی اور احمد حنبل کے
وضو باطل ہی سبب مس ذکر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور امام مالک
کی وضو باطل ہی سبب ترک مسح فرض کی یا وضو کیا پہر مس ذکر کیا اور
رعاف جاری ہوئی پس یہہ نماز ہی فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اسلئے

اس لئی کہ رعاف ناقص وضو ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور
مس فرج کرنا ناقص وضو ہی نزدیک امام شافعی اور امام مالک کی یا وضو کرے
پھر بوسہ لیوی اور رعاف جاری ہووی پس یہہ نماز ہی باطل ہی نزدیک
ائمہ اربعہ کی کیونکہ رعاف ناقص وضو ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور احمد کے
اور بوسہ ناقص ہی نزدیک امام مالک و شافعی کی پس باطل ہو [illegible]
نزدیک کل کی یا وضو کیا پھر مس ذکر کیا او [illegible] پس یہہ نماز ہی [illegible]
نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ مس ذکر ناقص وضو ہی نزدیک [illegible]
امام شافعی کی اور قی ناقص وضو ہی نزدیک امام ابو حنیفہ و [illegible]
حنبل کی یا وضو کیا اور مس فرج کیا اور مسح کیا [illegible] یا دو بال [illegible]
باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اسواسطے کہ مس فرج کرنا ناقص [illegible]
امام شافعی اور احمد کی اور اکتفا کرنا بال دو بال پر مبطل ہی نزدیک
ابو حنیفہ اور مالک کے یا وضو کیا پھر بوسہ لیا اور مسح کیا بال یا دو بال پس
یہہ نماز فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ بوسہ ناقص وضو ہی نزدیک
امام شافعی اور احمد کے اور مسح ربع سر کا یا تمام سر کا فرض تہا نزدیک ابو حنیفہ اور
مالک کی سو وہ ترک ہوا یا وضو کیا ساتہہ ترک نیت کے او ر کبڑا سینے
انو وہ تہے پس یہہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اسلئے کہ منے
نجس ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے امام ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے اور
نیت فرض تہی نزدیک امام شافعی کے سو ترک ہوئی یا وضو کیا ساتہہ
ترک تسمیہ کے او ر کپڑا منے آلودہ سے پس یہہ نماز فاسد ہے نزدیک ائمہ

واخرج عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل الامام
لیوتم به فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا صلی جالسا فصلوا
جلوسا رواه مسلم جیسا کہ وہ مذہب ہی ایک طائفہ کا اور احمد بن حنبل کا جیسا
تصریح کی ہی اسکی امام نووی نی شرح مسلم کی باب ایتمام ماموم بالامام کی مین
یہ نماز فاسد اور باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے نزدیک امام احمد بن حنبل کے
اسواسطی باطل ہوئی کہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک اونکی اور نزدیک امام
ابوحنیفہ اور مالک و شافعی کی اسلئی فاسد ہی کہ اونکی نزدیک احادیث
صحیح مین یا وضو کری کم قلتین ہی کہ اس مین نجاست ہو یا کوئی جانور مرا
ہوا اور مسح کیا نصف سرکا یا کم پس یہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے
اسواسطی کہ یہہ پانی نجس ہی نزدیک امام ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل کے
پس وضو ان ائمہ کی نزدیک باطل ہوا اور مسح تمام سرکا فرض تھا نزدیک امام
مالک کی وہ ترک ہوا یا وضو کیا کم قلتین ہی کہ اس مین نجس مذکور ہو ویسے
ساتھہ ترک دلا کی پس یہہ نماز نزدیک ائمہ اربعہ کے فاسد ہے کیونکہ پانی
نجس ہے ائمہ ثلاثہ کی نزدیک اور دلا نزدیک امام مالک کے فرض تھا و ترک
(یعنی ہی فسیلے دھونا اعضا وضو کا ۱۲)
ہوا یا وضو کری ساتھہ مسح ایک بال یا دو بال کی پھر مس ذکر کری پس یہہ نماز
بھی فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ نزدیک امام شافعی اور احمد حنبل کے
وضو باطل ہی بسبب مس ذکر کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور امام مالک
کی وضو باطل ہی بسبب ترک مسح فرض کی یا وضو کیا پھر مس ذکر کیا اور
رعاف جاری ہوئی پس یہہ نماز بھی فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اسلئے

اس لیے کہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور
مس فرج کرنا ناقض وضو ہی نزدیک امام شافعی اور امام مالک کی یا وضو کرے
پھر بوسہ لیوی اور رعاف جاری ہووی پس یہہ نماز بھی باطل ہی نزدیک
ائمہ اربعہ کی کیونکہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور احمد کے
اور بوسہ ناقض ہی نزدیک امام مالک ور شافعی کی پس باطل ہوئی [illegible]
نزدیک کل کی یا وضو کیا پھر مس ذکر کیا اور قے کی پس یہہ نماز بھی فاسد ہے
نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ مس ذکر ناقض وضو ہی نزدیک امام مالک [illegible]
امام شافعی کی اور قی ناقض وضو ہی نزدیک امام ابوحنیفہ و [illegible] امام احمد بن
حنبل کی یا وضو کیا اور مس فرج کیا اور مسح کیا [illegible] یا دو بال [illegible]
باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اسواسطے کہ مس فرج کرنا ناقض [illegible]
امام شافعی اور احمد کی اور اکتفا کرنا بال دو بال پر باطل ہی نزدیک امام
ابوحنیفہ اور مالک کے یا وضو کیا پھر بوسہ لیا اور مسح کیا بال یا دو بال پس
یہہ نماز فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ بوسہ ناقض وضو ہی نزدیک
امام شافعی اور احمد کے اور مسح ربع سر کا یا تمام سر کا فرض تھا نزدیک ابوحنیفہ اور
مالک کی سو وہ ترک ہوا یا وضو کیا ساتھہ ترک نیت کے اور کپڑا اسکے
آلودہ ہے پس یہہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اسلئے کہ منی
نجس ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے امام ابوحنیفہ اور مالک اور احمد کے اور
نیت فرض ہی نزدیک امام شافعی کے سو وہ ترک ہوئی یا وضو کیا ساتھ
ترک تسمیہ کے اور کپڑا اسکے آلودہ ہے پس یہہ نماز فاسد ہے نزدیک ائمہ

آئمہ اربعہ کے کیونکہ تسمیہ فرض تہا امام شافعی کے نزدیک وہ ترک ہوا
اور منی نجس ہے آئمہ ثلثہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام احمد کے
نزدیک یا وضو کیا ساتھہ ترک ترتیب کے اور کپڑا منی آلودہ ہے پس
نماز باطل ہے نزدیک آئمہ اربعہ کے اسواسطے کہ نزدیک امام شافعی
کے ترتیب فرض تہی وہ ترک ہوئی اور منی نجس ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام مالک اور امام احمد کے یا وضو کیا پہر بوسہ لیا اور کپڑا منی آلودہ ہے پس نماز یہہ
آئمہ اربعہ کے نزدیک باطل ہے کیونکہ منی نجس ہے آئمہ ثلثہ ابو حنیفہ اور
امام مالک اور احمد بن حنبل کے نزدیک اور بوسہ ناقض وضو ہے امام شافعی
کے نزدیک پس نماز فاسد ہوئی نزدیک آئمہ اربعہ کے یا وضو کیا پہر مس
ذکر کیا اور کپڑا منی آلودہ ہے پس یہ نماز باطل ہے ائمہ اربعہ کے نزدیک کیونکہ
منی نجس ہے آئمہ ثلثہ کے نزدیک اور منی اگرچہ پاک ہے نزدیک امام شافعی کے
لیکن مس ذکر ناقض وضو ہے اون کے نزدیک پس نماز نزدیک ان کے باطل ہوئی ۱۴
اور اسیطرح بعضے بعضے مذہبی ایک مذہب کے ہزارہا صورتیں آن پڑتی ہیں
کہ نماز ادنہیں فاسد اور باطل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے جیسا کہ مشتے نمونہ
از خروارے واندکے از بسیارے امثلہ مذکورہ سے معلوم ہوا یہہ
ظاہر ہے کہ یہ ہزارہا صورتیں کہ فاسد اور مکروہ آن پڑتی ہیں نزدیک ائمہ
اربعہ کے معرفت ان کے ہر ایک شخص کو ممکن نہیں بلکہ وہ کہ عالم ہو جمیع
مذاہب اربعہ کا کل فرائض کا اور کل شرائط کا اور کل مفاسد کا اور کل
نواقض کا اور کل واجبات کا اور کل محرمات کا اور کل مکروہات کا اور کل سنن کا

بوجہ اتم کتب فقہ ان ائمہ کے سے اور یہہ نہایت مشکل ہے بسبب
کثرہ کے حتی قال الاستاذ ابو الحسن الاسفرائنی نحن
نعلم اکثر من عشرۃ الف من اقوال المجتہدین یلزم من خلافہا
الکفر ذکرہ صاحب المواقف فی العضدی شرح مختصر الاصول ونحوہ
فی مسلم الثبوت پس معلوم ہوا ما ذکر سے کہ خلف لامذہب کے نماز درست
نہین کیونکہ لامذہب کسی مذہب کا مذاہب ائمہ اربعہ سے پابند نہین ہوتا
اور جبکہ پابند کسی مذہب کے مذاہب ائمہ اربعہ سے نہو وے تو ہزار ہا صورتین
ایسی آن پڑتی ہین کہ نماز ان صورتوں مین فاسد یا مکروہ ہوتی ہے نزدیک
ائمہ اربعہ کے جیسا کہ گذرا پس ثابت ہوا ان نقول علماء ثقات اور
فضلاء ثقات سے کہ نماز پیچھے ان لوگون کے درست نہین ہے نزدیک
اہل سنت وجماعت کے اور بہت روایات
دلالت کرتے ہین اسپر کہ نماز انکی پیچھے باتفاق فقہا کے
درست نہین کیونکہ جب باتفاق فقہا کے نماز مالکی یا شافعی یا حنفی یا حنبلی کے
پیچھے مخالف مذہب اپنے کے درست نہین ہے تو پیچھے مخالف کل کے ائمہ اربعہ
بطریق اولے درست نہوگی واللہ اعلم وعلمہ احکم اور جواب سوال ثانی کا
یہہ ہے کہ نماز مقتدیکی پیچھے مخالف کے درست نہین جبکہ نہ پرہیز کرتا ہو امام مخالف نواقض وضو
سے اور نماز مقتدیکی مکروہ ہے جبکہ نہ پرہیز کرتا ہو امام مخالف واجبات نماز مقتدیکی
بمقتضی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت کے اما کتاب اللہ فقال اللہ
تعالی ففہمناہا سلیمان الآیۃ آیت دلالت کرتی ہے اسپر کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہے اور کبھی مخطی اور سنت

آئمہ اربعہ کے کیونکہ تسمیہ فرض تہا امام شافعی کے نزدیک وہ ترک ہوا
اور منی نجس ہے آئمہ ثلثہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام احمد کے
نزدیک یا وضو کیا ساتھ ترک ترتیب کے اور کپڑا منی آلودہ ہے پس
نماز باطل ہے نزدیک آئمہ اربعہ کے اسواسطے کہ نزدیک امام شافعی
کے ترتیب فرض تھی وہ ترک ہوئی اور منی نجس ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام مالک اور امام احمد کے یا وضو کیا پھر بوسہ لیا اور کپڑا منی آلودہ ہے پس نماز
آئمہ اربعہ کے نزدیک باطل ہے کیونکہ منی نجس ہے آئمہ ثلثہ ابو حنیفہ اور
امام مالک اور احمد بن حنبل کے نزدیک اور بوسہ ناقض وضو ہے امام شافعی
کے نزدیک پس نماز فاسد ہوئی نزدیک آئمہ اربعہ کے یا وضو کیا پس مس
ذکر کیا اور کپڑا منی آلودہ ہے پس یہ نماز باطل ہے ائمہ اربعہ کے نزدیک کیونکہ
منی نجس ہے آئمہ ثلثہ کے نزدیک اور منی اگرچہ پاک ہے نزدیک امام شافعی کے
لیکن مس ذکر ناقض وضو ہے اون کے نزدیک پس نماز نزدیک [illegible] کے باطل ہوئی
اور اسیطرح بعض ایسے مسئلے ہیں ایک مذہب کے ہزارہا صورتیں آن پڑتی ہیں
کہ نماز اور غیرہ فاسد اور باطل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے جیسا کہ مشتے نمونہ
از خروارے واندکے از بسیارے اس مسئلہ مذکورہ سے معلوم ہوا یہ
ظاہر ہے کہ یہ ہزارہا صورتیں کہ فاسد اور مکروہ آن پڑتی ہیں نزدیک ائمہ
اربعہ کے معرفت ان کے ہر ایک شخص کو ممکن نہیں مگر وہ کہ عالم ہو جمیع
مذاہب اربعہ کا کل فرائض کا اور کل شرائط کا اور کل مفاسد کا اور کل
نواقض کا اور کل واجبات کا اور کل محرمات کا اور کل مکروہات کا اور کل سنن کا

بوجہ اتم کتب فقہ ان آئمہ کے سے اور یہہ نہایت مشکل ہے بسبب
کثرت کے حتی قال الاستاذ ابو الحسن الاسفرائنی نحن
نعلم اکثر من عشرۃ الاف من اقوال المجتہدین یلزم من جحدہا
الرفع ذکرہ صاحب المواقف فی العضدی شرح مختصر الاصول ونحوہ
فی مسلم الثبوت پس معلوم ہوا جو اوپر ذکر ہے کہ خلف لا مذہب کے نماز درست
نہیں کیونکہ لا مذہب کسی مذہب کا مذہب آئمہ اربعہ سے پابند نہیں ہوتا
اور جبکہ پابند کسی مذہب کے مذاہب آئمہ اربعہ سے نہو وے تو ہزار ہا صورتیں
ایسی آن پڑتی ہیں کہ نماز ان صورتوں میں فاسد یا مکروہ ہوتی ہے نزدیک
آئمہ اربعہ کے جیسا کہ گذرا پس ثابت ہوا از نقول علماء ثقات اور
فضلاء ثقات سے کہ نماز پیچھے ان لوگوں کے درست نہیں ہے نزدیک
اہل سنت وجماعت کے اور ہے رد ا بات
لا مذہبیت اپنے وہ دلالت کے کرتے ہیں اس پر کہ نماز انکے پیچھے باتفاق فقہاء کے
درست نہیں کیونکہ جب باتفاق فقہا کے نماز مالکی یا شافعی یا حنفی یا حنبلی کے
پیچھے مخالف مذہب اپنے کے درست نہیں ہے تو پیچھے مخالف کل کے آئمہ اربعہ
بطریق اولی درست نہو گی واللہ اعلم وعلمہ احکم اور جواب سوال ثانی کا
یہ ہے کہ نماز مقتدی کی پیچھے مخالف کے درست نہیں جبکہ نہ پرہیز کرتا ہو امام مخالف نواقض وضو سے
نماز مقتدی کی سی ورنہ مکروہ ہے جبکہ نہ پرہیز کرتا ہو امام مخالف اجتناب نماز مقتدی کی
مقتضی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت کے اما کتاب اللہ فقال اللہ
تعالی ففهمناها سليمان آیت دلالت کرتی ہے اس پر کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہے اور کبھی مخطی اسکے

رسول اللہ فقال علیہ الصلوۃ والسلام اذا حکم الحاکم فاجتہد فاصاب فلہ اجران
واذا حکم فاجتہد فاخطا فلہ اجر متفق علیہ پس یہہ حدیث متفق علیہ نص محکم ہے
اسمین کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی آتا اجماع امت فقال الامام النووی
فی شرح مسلم فی کتاب الاقضیہ قال العلماء اجمع المسلمون علی ان ذلک الحدیث
فی حاکم عالم اہل للحکم فان اصاب فلہ اجران اجر باصابتہ واجر باجتہادہ وان
اخطا فلہ اجر باجتہادہ انتہی پس یہہ اجماع امت ہے یہہ ہی اس مین کہ مجتہد کبھی
مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی تب ثابت ہوا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ و اجماع
امت سی کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی تب ثابت ہوا کتاب اللہ و سنت
رسول اللہ اور اجماع امت سی کہ مصیب بیچ مسائل مختلفہ اجتہادیہ کی واحد ہے
تب جب کہ ثابت ہوا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت سے یہہ
کہ مصیب مسائل اجتہادیہ مختلفہ مین واحد ہی تو مقتدی مذاہب اوسکا
یا تو ہوگا موافق مذہب امام کے یا ہوگا مخالف مذہب امام کے پس اگر ہوا
مذہب مقتدی کا موافق مذہب امام کا تو اس مین کسی نوع کا کلام نہین ہے
درست ہونی مین واسطی متحد ہونی امام اور مقتدی کے اعتقاد اور عمل مین
جیسا کہ پڑہی نماز حنفی خلف حنفی کے یا مالکی خلف مالکی کی یا شافعی خلف
شافعی کی یا حنبلی خلف حنبلی کے اور اگر ہو مذہب مقتدی کا مخالف مذہب
امام کے پس یہہ مخالفت یا تو ہوگی فرائض مین باین طور کہ ترک کری امام
فرائض مقتدی کی یا ہوگی واجبات مین باینطور کہ ترک کری امام واجبات
مقتدی کی یا ہوگی سنن مین باین طور کہ ترک کری امام سنن مقتدی کی تب

پس مقتدی اعتقاد کرنی گا بحکم کتاب الله اور سنت رسول الله اور اجماع
امت کی کہ صلوۃ میری صورت اولی مین فاسد ہی بسبب ترک فرایض کے
اور صورت ثانیہ مین مکروہ ہی بسبب ترک واجبات کی اور صورت ثالثہ مین
مفضول ہی نہ افضل بسبب ترک سنن کی پس ثابت ہوا ساتھ کتاب الله او
سنت رسول الله اور اجماع امت کی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف
کی فاسد ہی وقت ترک فرایض کی اور مکروہ ہے وقت ترک واجبات کے
اور مفضول ہی نہ افضل وقت ترک سنن کی پس یہہ وہ قاعدہ ہی قواعد مذہب
کی سی کہ مبنی ہی اسپر حکم مذکور مقتدی کا خلف امام مخالف سے کیونکہ مذہب
ائمہ اربعہ کا یہہ ہی کہ ان المجتهد قد یخطئ و قد یصیب قال فی آخر مسلم الثبوت
17 وغیرہ هذا هو الصحیح عند الائمة الاربعة انتهی فلهذا قال الطحطاوی فی
شرح الدر المختار تحت قوله لکن فی وتر البحر ان تیقن المراعاة لم یکره او عدمها
لم یصح وان شك کره قوله ولکن فی وتر البحر الخ هذا هو المعتمد لان المحققین جنحوا
الیه و قواعد مذهب شاهدة له حلبی انتهی و قال الشامی فی شرح الدر المختار
قوله لکن فی وتر البحر الخ هذا المعتمد لان المحققین جنحوا الیه و قواعد المذهب
شاهدة له ذکره سیدی انتهی پس ثابت ہوا کتاب الله و سنت رسول الله
اور اجماع امت اور قواعد مذہب کی سی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف کے
باطل ہی فرایض اور شرائط مین اور مکروہ ہی واجبات مین اور مفضول نہ افضل
سنن مین فلهذا قال الفقهاء ان صحة صلوة المقتدی و فسادها علی رای مقتدی
و قال فی الهداية فی باب الوتر اذا علم المقتدی ما یزعم به فساد صلوته

رسول الله فقال علیه الصلوة والسلام اذا حکم الحاکم فاجتهد فاصاب فله اجران
واذا حکم فاجتهد فاخطا فله اجر متفق علیه پس یہہ حدیث متفق علیہ نص محکم ہے
اسمین کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی آنا اجماع امت فقال الامام النووی
فی شرح مسلم فی کتاب الاقضیة قال العلماء اجمع المسلمون علی ان ہذا الحدیث
فی حاکم عالم اہل للحکم فان اصاب فله اجران اجر باصابته واجر باجتہادہ وان
اخطا فله اجر باجتہادہ انتہی پس یہہ اجماع امت ہے پس یہی اس مین کہ مجتہد کبھی
مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی پس ثابت ہوا کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و اجماع
امت سی کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی پس ثابت ہوا کتاب اللہ و سنت
رسول اللہ اور اجماع امت سی کہ مصیب بیچ مسائل مختلفہ اجتہادیہ کی واحد ہے
پس جب کہ ثابت ہوا کتاب اللہ و سنت رسول اللہ اور اجماع امت سے
کہ مصیب مسائل اجتہادیہ مختلفہ مین واحد ہی تو مقتدی ہی مذہب اوسکا
یا تو ہوگا موافق مذہب امام کے یا ہوگا مخالف مذہب امام کے پس اگر ہوا
مذہب مقتدی کا موافق مذہب امام کا تو اس مین کسی نوع کا کلام نہین ہے
درست ہونی مین واسطی متحد ہونی امام اور مقتدی کے اعتقاد اور عمل مین
جیسا کہ پڑہی نماز حنفی خلف حنفی کے یا مالکی خلف مالکی کی یا شافعی خلف
شافعی کی یا حنبلی خلف حنبلی کے اور جو مذہب مقتدی کا مخالف مذہب
امام کے پس یہ مخالفت یا تو ہوگی فرائض مین بایں طور کہ ترک کری امام
فرائض مقتدی کی یا ہوگی واجبات مین بایں طور کہ ترک کری امام واجبات
مقتدی کی یا ہوگی سنن مین بایں طور کہ ترک کری امام سنن مقتدی کو ایز

پس مقتدی اعتقاد کرتی کا بحکم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع
امت کی کہ صلوٰۃ میری صورت اولی مین فاسد ہی بسبب ترک فرائض کے
اور صورت ثانیہ مین مکروہ ہی بسبب ترک واجبات کی اور صورت ثالثہ مین
مفضول ہی افضل بسبب ترک سنن کی پس ثابت ہوا ساتھہ کتاب اللہ اور
سنت رسول اللہ اور اجماع امت کی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف
کی فاسد ہی وقت ترک فرائض کی اور مکروہ ہے وقت ترک واجبات کے
اور مفضول ہی افضل سے وقت ترک سنن کی پس یہہ وہ قاعدہ ہی قواعد مذہب
کی سی کہ مبنی ہی اسپر حکم مذکور مقتدی کا خلف امام مخالف کے کیونکہ مذہب
ائمہ اربعہ کا یہہ ہی کہ ان المجتهد قد یخطی و قد یصیب قال فی آخر مسلم الثبوت
وغیرہ هذا هو الصحیح عند الائمة الاربعة انتهی فلهذا قال الطحطاوی فی
شرح الدر المختار تحت قوله لکن فی وتر البحران تیقن المراعات لم یکره او عدمها
لم یصح ان شك کره قوله ولکن فی وتر البحر الخ هذا هو المعتمد لان المحققین جنحوا
الیه وقواعد مذهب شاهدة له حلبی انتهی و قال الشامی فی شرح الدر المختار
قوله لکن فی وتر البحر الخ هذا المعتمد لان المحققین جنحوا الیه وقواعد المذهب
شاهدة له ذکره سیلی انتهی پس ثابت ہوا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
اور اجماع امت اور قواعد مذہب کی سی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف کے
باطل ہی فرائض اور شرائط مین اور مکروہ ہی واجبات مین اور مفضول ہی افضل
سنن مین فلهذا قال الفقهاء ان صحة صلوٰة المقتدی و فسادها علی رای المقتدی
وقال فی الهدایة فی باب الوتر اذا علم المقتدی ما یزعم منه فساد صلوته

رسول اللہ فقال علیہ الصلوۃ والسلام اذا حکم الحاکم فاجتہد فاصاب فلہ اجران

واذا حکم فاجتہد فاخطا فلہ اجر متفق علیہ پس یہ حدیث متفق علیہ نص محکم ہے

اسمین کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی آنا اجماع امت فقال الامام النووی

فی شرح مسلم فی کتاب الاقضیۃ قال العلماء اجمع المسلمون علی ان ذلک الحدیث

فی حاکم عالم اھل للحکم فان اصاب فلہ اجران اجر باصابتہ واجر باجتہادہ وان

اخطا فلہ اجر باجتہادہ انتہی پس یہ اجماع امت ہے پس یہی اس میں کہ مجتہد کبھی

مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی پس ثابت ہوا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ و اجماع

امت سی کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی پس ثابت ہوا کتاب اللہ و سنت

رسول اللہ اور اجماع امت سی کہ مصیب بیچ مسائل مختلفہ اجتہادیہ کی واحد ہے

پس جب کہ ثابت ہوا کتاب اللہ و سنت رسول اللہ اور اجماع امت سے

کہ مصیب مسائل اجتہادیہ مختلفہ میں واحد ہی تو مقتدی کا مذہب اوسکا

یا تو ہوگا موافق مذہب امام کے یا ہوگا مخالف مذہب امام کے پس اگر ہوا

مذہب مقتدی کا موافق مذہب امام کا تو اس میں کسی نوع کا کلام نہیں ہے

درست ہونی میں واسطی متحد ہونی امام اور مقتدی کے اعتقاد اور عمل میں

جیسا کہ پڑھی نماز حنفی خلف حنفی کے یا مالکی خلف مالکی کی یا شافعی خلف

شافعی کی یا حنبلی خلف حنبلی کے اور اگر ہو مذہب مقتدی کا مخالف مذہب

امام کے پس یہ مخالفت یا تو ہوگی فرائض میں بایں طور کہ ترک کری امام

فرائض مقتدی کی یا ہوگی واجبات میں بایں طور کہ ترک کری امام واجبات

مقتدی کی یا ہوگی سنن میں بایں طور کہ ترک کری امام سنن مقتدی کی پس

17

پس مقتدی اعتقاد کرنی کا بحکم کتاب الله اور سنت رسول الله اور اجماع
امت کی کہ صلوۃ میری صورت اولی مین فاسد ہی بسبب ترک فرایض کے
اور صورت ثانیہ مین مکروہ ہی بسبب ترک واجبات کی اور صورت ثالثہ مین
مفضول ہی افضل بسبب ترک سنن کی پس ثابت ہوا ساتھ کتاب الله اور
سنت رسول الله اور اجماع امت کی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف
کی فاسد ہی وقت ترک فرایض کی اور مکروہ ہے وقت ترک واجبات کے
اور مفضول ہی افضل وقت ترک سنن کی پس یہہ وہ قاعدہ ہی قواعد مذہب
کی سی کہ مبنی ہی اسپر حکم مذکور مقتدی کا خلف امام مخالف ہے کیونکہ مذہب
ائمہ اربعہ کا یہہ ہی کہ ان المجتهد قد یخطئ و قد یصیب قال فی اخر مسلم الثبوت
وغیرہ هذا هو الصحیح عند الائمة الاربعة انتهی فلهذا قال الطحطاوی فی
شرح الدر المختار تحت قوله لکن فی وتر البحر ان تیقن المراعات لم یکره او عدمها
لم یصح وان شك کره قوله ولکن فی وتر البحر الخ هذا هو المعتمد لان المحققین جنحوا
الیه وقواعد مذهب شاهدة له حلبی انتهی وقال الشامی فی شرح الدر المختار
قوله لکن فی وتر البحر الخ هذا المعتمد لان المحققین جنحوا الیه وقواعد المذهب
شاهدة له ذکره سیدی انتهی پس ثابت ہوا کتاب الله و سنت رسول الله
اور اجماع امت اور قواعد مذہب کی سی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف کے
باطل ہی فرایض اور شرایط مین اور مکروہ ہی واجبات مین اور مفضول ہی افضل
سنن مین فلهذا قال الفقهاء ان صحة صلوة المقتدی و فسادها علی رای المقتدی
وقال فی الهدایة فی باب الوتر اذا علم المقتدی ما یزعم منه فساد صلوته

صلوته کالقصد وغیره لا یجوز به الاقتداء انتهى کہا ہدایہ
کے باب الوتر میں۔ کہ جس وقت معلوم کرے مقتدی امام شافعی المذہب سے
وہ چیز کہ گمان کرتا ہے فساد نماز اپنی کا مانند فصد وغیرہ کی تو نہیں جائز
ہے ساتھ اوسکے اقتدا تمام ہوا کلام صاحب ہدایہ کا قال فی النہایۃ فی باب
الوتر والاقتداء بشافعی المذہب انما یصح اذا کان الامام یتحامی مواضع
الخلاف کذا فی الفتاوی العالمگیریہ کہا نہایہ میں باب الوتر میں کہ اقتدا
ساتھ شافعی المذہب کے نہیں صحیح مگر وہ سوقت کہ ہوا امام پرہیز کرنیوالا مواضع
خلافیہ سے ذکر کیا اس عبارت نہایہ کو فتاوی عالمگیریہ میں۔ قال فی الکفایۃ
فی باب الوتر قوله اذا علم منه ما یزعم به فساد صلوته کالفصد وغیره یعنی
ان الاقتداء انما یصح اذا کان الامام یتحامی مواضع الخلاف بان یتوضأ
من الخارج النجس من غیر السبیلین کالفصد وغیره وان لا ینحرف عن
القبلة مستویا ولا ینحرف انحرافا فاحشا ولا یکون شاکا فی ایمانه وان
لا یتوضأ فی الماء الراکد القلیل وان یغسل ثوبه من المنی ویفرک
الیابس منه وان لا یقطع الوتر وان یراعی الترتیب فی الفوائت وان
یمسح ربع راسه انتهى کہا کفایہ نے باب الوتر میں قوله اذا علم ما یزعم به فساد
صلوته کالفصد وغیره یعنی تحقیق اقتدا ساتھ شافعی المذہب کے
نہیں صحیح مگر اوسوقت کہ ہو امام پرہیز کرنیوالا مواضع اختلاف کیسی بانطور کہ
وضو کرلیوے نجس سے کہ خارج ہو سوای سبیلین سے ہی جیسا کہ فصد وغیرہ
اور کہڑا ہو امام طرف قبلہ کی سیدہا ہو کر بغیر انحراف فاحش کے اور نہ ہو وہ امام

متعصب یعنی نہ ہووی جفا کرنے والا آئمہ دین سے مانند روافض اور خوارج

کی اور نہو شک کرنے والا ایمان میں بایطور کہ کہے خدا جانے مین مومن ہون یا

نہیں اور نہ وضو کرے پانی قلیل سی اور پاک کری کپڑی اپنی کو منی سی اور نہ قطع

کری وتر کو ساتھ سلام کے اور رعایت کرے ترتیب قوایت کی اور مسح کری

ربع سر کا تمام ہوا کلام صاحب کفایہ کا قال فی العنایۃ قولہ اذا علم المقتدی ما یزعم

منہ فساد صلوتہ یعنی ان الاقتداء بہ انما یصح اذا تحامی مواضع الخلاف بان

یتوضأ فی الخارج النجس من غیر السبیلین وبان لا ینحرف عن القبلۃ انحرافا فاحشا

ولا یکون شاکا فی ایمانہ وان لا یتوضأ فی الماء الراکد القلیل وان یغسل ثوبہ

من المنی ان کان رطبا ویفرک الیابس منہ وان لا یقطع الوتر ویراعی الترتیب فی الفوائت

وان یمسح ربع راسہ فان علم منہ شیء من ہذہ الاشیاء لا یصح الاقتداء بہ وان

لم یعلم جاز ویکرہ ہذا حکم المسئلۃ راجع الی زعم المقتدی وقد اختلف مشایخنا فی

ذلک فقال الہندوانی وجماعۃ ان المقتدی ان یری امامہ مس امرأۃ ولم یتوضأ

لا یصح الاقتداء بہ وذکر التمرتاشی ان اکثر مشایخنا جوزوہ وقال صاحب

النہایۃ وقول الہندوانی اقیس لما ان زعم الامام ان صلوتہ لیست

بصلوۃ وکان الاقتداء حینئذ بناء الموجود علی المعدوم فی زعم الامام

وہو الاصل فلا یصح الاقتداء بہ انتہی کلام صاحب العنایۃ

کما عنایہ مین قولہ اذا علم المقتدی ما یزعم منہ فساد صلوتہ یعنی تحقیق

اقتداء ساتھ شافعی المذہب کی نہین صحیح مگر اوسوقت کہ پرہیز کرنے والا ہو مواضع

اختلاف کا بایطور کہ وضو کر لیوی خارج نجس سی بھی کہ وہ خارج غیر

19

صلوتہ کالفصد وغیرہ لا یجوز بہ الاقتداء انتہی کہا ہدایہ
کے باب الوتر میں کہ جس وقت معلوم کرے مقتدی امام شافعی المذہب سے
وہ چیز کہ گمان کرتا ہے فساد نماز اپنی کا مانند فصد وغیرہ کی تو نہیں جائز ہے
ساتھ اوسکے اقتدا تمام ہوا کلام صاحب ہدایہ کا قال فی النہایۃ فی باب
الوتر والاقتداء بالشافعی المذہب انما یصح اذا کان الامام یتحامی مواضع
الخلاف کما فی الفتاوی العالمگیریہ کہا نہایہ میں باب الوتر میں کہ اقتدا
ساتھ شافعی المذہب کے نہیں صحیح مگر وہ اوس وقت کہ ہو امام پرہیز کرنیوالا مواضع
خلافیہ سے ذکر کیا اس عبارت نہایہ کو فتاوی عالمگیریہ میں. قال فی الکفایۃ
فی باب الوتر قولہ اذا علم منہ ما یزعم بہ فساد صلوتہ کالفصد وغیرہ یعنی
ان الاقتداء انما یصح اذا کان الامام یتحامی مواضع الخلاف بان یتوضا
من الخارج النجس من غیر السبیلین کالفصد وغیرہ وان یقف الامام
القبلۃ مستویا ولا یجوز فی انحراف فاحشا ولا یکون شاکا فی ایمانہ و
ان لا یتوضا فی الماء الراکد القلیل وان یغسل ثوبہ من المنی و یفرک
الیابس منہ وان لا یقطع الوتر وان یراعی الترتیب فی الفوائت وان
یمسح ربع راسہ انتہی کہا کفایہ نے باب الوتر میں قولہ اذا علم ما یزعم بہ فساد
صلوتہ کالفصد وغیرہ یعنی تحقیق اقتدا ساتھ شافعی المذہب کے
نہیں صحیح مگر اوس وقت کہ ہو امام پرہیز کرنیوالا مواضع اختلاف کیسی بانطور کہ
وضو کرلیوی نجس سے کہ خارج ہو سوای سبیلین سے بھی جیسا کہ فصد وغیرہ
او کھڑا ہو امام طرف قبلہ کی سیدھا ہو کر بغیر انحراف فاحش کے اور نہ ہو وہ امام

متعصب یعنی نہ ہو وی جفا کرنے والا آئمہ دین سے مانند روافض اور خوارج
کی اور نہ ہو شک کرنے والا ایمان میں بایں طور کہ کہے خدا جانے میں مومن ہوں یا
نہیں اور نہ وضو کرے پانی قلیل سے اور پاک کری کپڑے بہی کو منی سے اور نہ قطع
کری وتر کو ساتھ سلام کے اور رعایت کرے ترتیب فوایت کی اور بہی کہ کری مسح
ربع سر کا تمام ہو کلام صاحب کفایہ کا قال فی العنایۃ قولہ اذا علم المقتدی ما یزعم
منہ فساد صلوتہ یعنی ان الاقتداء بہ انما یصح اذا تحامی مواضع الخلاف بان
یتوضأ فی الخارج النجس من غیر السبیلین وبان لا ینحرف عن القبلۃ انحرافا فاحشا
ولا یکون شاکا فی ایمانہ وبان لا یتوضأ فی الماء الراکد القلیل وان یغسل ثوبہ
منی ان کان رطبا ویفرک الیابس منہ وان لا یقطع الوتر ویراعی الترتیب فی الفوائت
وان یمسح ربع راسہ فان علم منہ شیء من ھذہ الاشیاء لا یصح الاقتداء وان
19
لم یعلم جاز ویکرہ ھذا حکم الفساد راجع الی زعم المقتدی وقد اختلف مشایخنا فی
ذلک فقال الھندوانی وجماعۃ ان المقتدی ان یری امامہ مس امراۃ ولم یتوضأ
لا یصح الاقتداء بہ وذکر التمرتاشی ان اکثر مشایخنا جوزوہ وقال صاحب
النہایۃ وقول الھندوانی اقیس لانہ ان زعم الامام ان صلوتہ لیست
بصلوۃ وکان الاقتداء حینئذ بناء الموجود علی المعدوم فی زعم الامام
وھو الاصل فلا یصح الاقتداء بہ انتہی کلام صاحب العنایۃ
کما عنایہ میں قولہ اذا علم المقتدی ما یزعم منہ فساد صلوتہ یعنی تحقیق
اقتداء ساتھ شافعی المذہب کی نہیں صحیح مگر اس وقت کہ پرہیز کرنے والا ہو مواضع
اختلاف کا بایں طور کہ وضو کر لیوی خارج نجس سے بہی کہ وہ خارج غیر

غیر سبیلین سی ہی اور نہ منحرف ہو دی قبلہ سی انحراف کثیر اور نہ شک
کرنیوالا ایمان مین اور نہ وضو کری پانی قلیل ہی اور پاک کرلیوی کپڑی
اپنی کو منی سی اور کہرچ ڈالی منی خشک کو اور نہ قطع کریے وتر کو بیچ
ساتھہ سلام کے اور رعایت کرنیوالا ہو ترتیب فوایت مین اور مسح کری
ربع سرکا پس اگر معلوم کری اوس سی کوئی شی ان اشیا مین سی تو نہین
صحیح ہوگا اقتدا ساتھہ اوسکی اور اگر نہ علم ہو صدور کسی شی کا ان اشیا مین
سی تو جائز ہوگا اقتدا ساتھہ اوسکی لیکن مکروہ ہوگا اس صورت مین اور یہ حکم
فساد صلوۃ مقتدی کا راجع ہی طرف زعم مقتدی کی یعنی مقتدی کے
نزدیک نماز فاسد ہے اور امام کے نزدیک فاسد نہین تو اس صورت
مین فاسد ہوجاویگی نماز مقتدی کی اور اگر مقتدی کی نزدیک نماز فاسد
نہین ہی اور امام مقتدی کی نزدیک فاسد ہی تو اس صورت مین نماز
مقتدی کی صحیح ہوگے واسطے اعتبار مذہب مقتدی کے صحت اور
فساد مین اور مختلف ہوئی ہین مشایخ ہماری اس مین پس کہا ہندوانی نے
اور ایک جماعت نی کہ تحقیق مقتدی نی اگر دیکھا امام اپنی کو مس کرتی ہوئے
عورت کو پہر وضو نکیا تو نہین صحیح اقتدا ساتھہ اس امام کے اور ذکر کیا
تمرتاشی نی کہ تحقیق اکثر مشایخ ہماری نی جائز رکہا ہی اقتدا کو ساتھہ اس
امام کی اور کہا صاحب نہایہ نی قول ہندوانی کا اقیس ہی اسواسطے
یعنی قریب القیاس ہی ۱۲
کہ زعم امام کا یہ ہے کہ صلوۃ میری نہین ہے صلوۃ بے پس ہوگا اقتدا
اسوقت بنا موجود کے اوپر معدوم کے زعم امام مین اور حالانکہ وہ

وہ فصل ہی اس نماز مین بہی صحیح ہوا اقتدا کرنا ساتہہ اس امام کے تمام
ہوا کلام صاحب عنایہ کا حاصل کلام کا یہہ ہی کہ رای امام کی صحت اور فساد
نماز میں ہی معتبر ہی نزدیک اس جماعت کے جیسا کہ عنقریب معلوم ہو ویگا
انشاء اللہ تعالی قال صاحب الکنز فی الکافی باب الوتر واذا علم المقتدی من
الشافعی ما یفسد صلوته کالفصد والحجامة وغیرهما لم یجز الاقتداء به
انتہی کہا صاحب کنز نی کافی کی باب الوتر مین کہ جس وقت معلوم کری مقتدی
امام شافعی المذہب سی وہ چیز کہ مفسد ہی نماز اوسکی کا مانند فصد وغیرہ کے
تو نہین جائز اقتدا اوسکی ساتہہ اوسکی قال الامام الزیلعی فی تبیین الحقایق شرح
کنز الدقایق فی باب الوتر دلت المسئلة علی جواز الاقتداء بالشافعیة اذا
کان الامام یحتاط فی مواضع الخلاف بان یجدد الوضوء من الحجامة والفصد
ویغسل ثوبه من المنی ولا یکون شاکا فی ایمانه بالاستثناء ولا منحرفا عن
القبلة ولا یقطع وتره بالسلام وهو الصحیح انتہی کہا امام زیلعی نے
بیچ تبیین الحقایق شرح کنز الدقایق کے باب الوتر مین کہ دلالت کرتا ہے
یہ مسئلہ اوپر جواز اقتدا کے ساتہہ شافعیہ کے جبکہ ہووی وہ امام شافعی
المذہب احتیاط اور پرہیز کرنیوالا مواضع اختلاف مین باین طور
کہ نیا کری وضو پچھنے سے اور فصد سے اور پاک کری کپڑا اپنا منی
سی اور نہ ہووے شک کرنیوالا ایمان مین باین طور کہ کہی انا مومن ان شاء اللہ تعالی
اور نہ ہو منحرف قبلہ سے اور نہ قطع کرے وتر کو ساتہہ سلام کے وہو
الصحیح یعنی اگر امام شافعی المذہب وتر کو ساتہہ سلام کے قطع نکری کا

غیر سبیلین سی ہی اور نہ منحرف ہو ذی قبلہ سی انحراف کثیر اور نہو شک کرنیوالا ایمان مین اور نہ وضو کری پانی قلیل ہی اور پاک کرلیوی کپڑی اپنی کو منی تہی اور کہرچ ڈالی منی خشک کو اور نہ قطع کریے وتر کو یعنے ساتہہ سلام کے اور رعایت کرنیوالا ہو ترتیب فوایت مین اور مسح کری ربع سرکا پس اگر معلوم کری اوس سی کوئی شی ان ہشیا مین سی تو نہین صحیح ہوگا اقتدا ساتہہ اوسکی اور اگر نہ علم ہو صدور کسی شی کا ان اشیا مین سی تو جائز ہوگا اقتدا ساتہہ اوسکی لیکن مکروہ ہوگا اس صورت مین اور یہہ حکم فساد صلوۃ مقتدی کا راجع ہی طرف زعم مقتدی کی یعنی مقتدی کے نزدیک نماز فاسد ہے اور امام کے نزدیک فاسد نہین تو اس صورت مین فاسد ہوویگی نماز مقتدی کی اور اگر مقتدی کی نزدیک نماز فاسد نہین ہی اور امام مقتدی کی نزدیک فاسد ہی تو اس صورت مین نماز مقتدی کی صحیح ہوگے واسطے اعتبار مذہب مقتدے کے صحت اور فساد مین اور مختلف ہوئی ہین مشایخ ہماری اس مین پس کہا ہندوانی اور ایک جماعت نی کہ تحقیق مقتدی نی اگر دیکہا امام اپنی کو مس کرتی ہوئے عورت کو پہر وضو نکیا تو نہین صحیح اقتدا ساتہہ اس امام کے اور ذکر کیا تمرتاشی نی کہ تحقیق اکثر مشایخ ہماری نی جائز رکہا ہی اقتدا کو ساتہہ اس امام کی اور کہا صاحب نہایہ نی قول ہندوانی کا اقیس ہی اسواسطے یعنی قریب القیاس ہی ۱۲ کہ زعم امام کا یہ ہے کہ صلوۃ میری نہین ہے صلوۃ پس نہوگا اقتدا اسوقت بنا موجود کے اوپر معدوم کے زعم امام مین اور حالانکہ دم

وہ حصل ہی اس نماز میں بین صحیح ہوا اقتدا کرنا ساتھہ اس امام کے تمام
ہوا کلام صاحب عنایہ کا حاصل کلام کا یہہ ہی کہ رای امام کی صحت اور فساد
نماز میں ہی معتبر ہی نزدیک اس جماعت کے جیسا کہ عنقریب معلوم ہویگا
انشاء اللہ تعالی قال صاحب الکنز فی الکافی باب الوتر واذا علم المقتدی من
الشافعی ما یفسد صلوته کالفصد والحجامة وغیرهما لم یجز الاقتداء به
انتہی کہا صاحب کنز نی کافی کی باب الوتر مین کہ جس وقت معلوم کری مقتدی
امام شافعی المذہب سی وہ چیز کہ مفسد ہی نماز اوسکی کا مانند فصد وغیرہ کے
تو نہین جائز اقتدا اوسکی ساتہہ اوسکی قال الامام الزیلعی فی تبیین الحقایق شرح
کنز الدقایق فی باب الوتر دلت المسئلة علی جواز الاقتداء بالشافعیة اذا
۲۱ کان الامام یحتاط فی مواضع الخلاف بان یجدد الوضوء من الحجامة والفصد
ویغسل ثوبه من المنی ولا یکون شاکا فی ایمانه بالاستثناء ولا یحرفها عن
القبلة ولا یقطع وتره بالسلام وهو الصحیح انتہی کہا امام زیلعی نے
بیچ تبیین الحقایق شرح کنز الدقایق کے باب الوتر مین کہ دلالت کرتا ہے
یہ مسئلہ اوپر جواز اقتدا کے ساتھہ شافعیہ کے جبکہ ہووی وہ امام شافعی
المذہب احتیاط اور پرہیز کرنیوالا مواضع اختلاف مین باین طور
کہ نیا کری وضو پچھنے سے اور فصد سے اور پاک کری کپڑا اپنا منی
سے اور نہووے شک کرنیوالا ایمان مین باین طور کہ کہی انا مومن ان شاء اللہ تعالی
اور نہ ہووے پھیرنیوالا قبلہ سے اور نہ قطع کرے وتر کو ساتھہ سلام کے وہو
الصحیح یعنی اگر امام شافعی المذہب وتر کو ساتھہ سلام کے قطع نکری کا

تو اقتدا اوسی صحیح ہی اور یہہ قول صحیح ہی اوس قول سی کہ اوسمین ہی عدم جواز اقتدا کا مطلقا قال فی المستخلص شرح الکنز فی باب الوتر ثم قال ای الهدایة دلت المسئلة علی جواز الاقتداء بالشافعیة وعلی المتابعة فی قراءة القنوت فی الوتر لکن اذا علم المقتدی منه ما یزعم به فساد صلوته کالفصد وغیره لم یجز به الاقتداء ثم قال ولو شهد انه مس امراة ولم یتوضأ یجوز الاقتداء به عند عامة العلماء وقال الهندوانی لا یجوز هذا من الکفایة انتهی کلام المستخلص کہا بیچ مستخلص شرح کنز کے باب الوتر مین کہ کہا صاحب ہدایہ نی کہ دلالت کرتا ہی یہہ مسئلہ اوپر جواز اقتدا کی ساتھہ شافعی المذہب کی اور اوپر جواز متابعۃ قراءۃ قنوت کی وتر مین لیکن جبکہ معلوم کری مقتدی اوس امام شافعی المذہب سی وہ چیز کہ گمان کرتا ہی اوسی فساد نماز اپنی کا مانند فصد وغیرہ کی تو نہین جایز اقتدا ساتہہ اوسکے پھر کہا صاحب مستخلص نے اگر دیکہے کہ تحقیق امام نی مس عورت کو کیا اور وضو نہین کیا تو جایز ہی اقتدا ساتہہ اوسکی نزدیک جماہیر علما کی اور کہا ہندوانی نے کہ نہین جایز یہہ اقتدا یہ کفایہ سی منقول ہی تمام ہوا کلام صاحب مستخلص کا قال فی تنویر الابصار فی باب الوتر وصح الاقتداء فیه بشافعی لم یفصله بسلام علی الاصح انتهی کہا تنویر الابصار کے باب الوتر میں کہ صحیح ہے وتر مین اقتدا ساتہہ شافعی المذہب کے جب تک کہ نہ قطع کری وتر کو ساتہہ سلام کے اوپر اصح قول کے قال فی منح الغفار شرح تنویر الابصار فی باب الوتر دلت المسئلة علی جواز الاقتداء بالشافعی اذا کان

يحتاط في مواضع الخلاف بأن كان يجدد الوضوء من الحجامة والفصد
ويغسل ثوبه من المني ولا يكون شاكا في ايمانه بأن قال انا مومن ان شاء
الله تعالى ولا منحرفا عن القبلة ولا يقطع الوتر بالسلام وهو الصحيح و
اعلم ان الاقتداء بالشافعي على ثلثة اقسام الاول ان يعلم منه الاحتياط
في مذهب الحنفي فلا كراهة في الاقتداء به والثاني ان يعلم منه عدمه فلا
صحة والثالث ان لا يعلم شيئا فالكراهة ولا خصوصية لهذا بالشافعي بل
اذا صلى الحنفي خلف كل مخالف مذهبه فالحكم كذلك وظاهر الهداية
ان الاعتبار لاعتقاد المقتدي ولا اعتبار لاعتقاد الامام حتى شاهد
الحنفي مسه امرأة ولم يتوضأ ثم اقتدا به فان اكثر المشائخ قالوا يجوز وهو الاصح
كما في فتح القدير وغيره وقال الهندواني وجماعة لا يجوز ورجحه في النهاية بانه
اقيس لما ان زعم الامام ان صلوته ليست بصلوة وكان الاقتداء حينئذ
بناء الموجود على المعدوم في زعم الامام وهو الاصل في الاقتداء فلا يصح
انتهى ورجح بان المقتدي يرى جوازها والمعتبر في حقه راى نفسه لا غيره انتهى كلام
صاحب منح الغفار مختصرا کہا منح الغفار شرح تنویر الابصار کے باب الوتر من کراہت
کی مسئلہ نے اوپر جواز اقتدا کے ساتھ امام الشافعی المذہب کے جبکہ ہووے یہہ امام
احتیاط اور پرہیز کرنیوالا موضع اختلاف کے سی بان طور کہ نیا کرے وضو بحینون
اور فصد سی اور دہووے کپڑا اپنا منی سے اور نہ ہووے شاک ایمان بانیط
کہ کہے انشاء اللہ تعالی اور نہ ہووے منحرف قبلہ سے اور نہ قطع کری
وتر کو ساتھہ سلام کے و ہو الصحیح اور جان یہہ بات کہ اقتدا

٢٣

اور بیان اس بات کا کہ اقتدا ساتھہ شافعی المذہب کے تین قسم پر ہے اول
یہ کہ معلوم ہو مقتدی کو کہ یہ امام شافعی المذہب احتیاط حنفی مذہب مین
کرتا ہی بایں طور کہ نہین کرتا وہ چیز کہ موجب فساد یا کراہت تحریمہ کا ہو
تو اس قسم مین کچہ کراہت نہین اقتدا مین ساتھہ شافعی المذہب کے اور ثانی
یہ کہ معلوم ہو مقتدی کو عدم احتیاط شافعی بیچ نماز حنفی مین تو اس قسم مین
نہین درست اقتدا ساتھہ اوسکے اور ثالث یہ ہی کہ نہ معلوم ہو مقتدی کو
کوئی چیز نہ احتیاط اور نہ عدم احتیاط پس اس قسم مین بہی کراہت نہین
اور نہین خصوصیت ان امور مذکورہ مین شافعی المذہب کے بلکہ جب پڑہے
نماز حنفی المذہب پیچہے پر مخالف مذہب اپنی کی تو بہی یہی حکم ہی بلا فرق
اور ظاہر ہدایہ کا یہہ ہی کہ معتبر صحت اور فساد نماز مقتدی مین مذہب
مقتدی کا ہی نہ مذہب امام کا یہان تک کہ دیکہا حنفی نے کہ مس کیا
شافعی المذہب نے عورت کو اور وضو نکیا پہر اقتدا کا کیا اوس حنفی نے
ساتھہ اوسکے پس تحقیق جمہور مشایخ قایل ہین جواز اس اقتدا کے وہو
الاصح جیسا کہ فتح القدیر وغیرہ مین ہی اور کہا ہندوانی نے اور ایک
جماعت نے کہ نہین جائز یہ اقتدا اور ترجیح دی ہی اسکو نہایہ مین بایں طور
کہ یہ عدم جواز اس اقتدا کا قیاس ہے اسواسطے کہ تحقیق گمان امام کا یہ ہے
کہ تحقیق نماز میری نہین ہے نماز بسبب مس عورت کے پس ہوگا
اقتدا اسوقت بنا موجود کی معدوم پر زعم امام مین اور حال آنکہ وہ
اصل ہی اقتدا مین پس نہ صحیح ہوگا یہ اقتدا تمام ہوا کلام صاحب نہایہ کا اور

۲۴

اور رد کیا گیا ہی یہہ قول انہیں طور کہ تحقیق مقتدی کا مذہب جواز اس نماز کا ہی اور معتبر
اوسکی حق میں اعتقاد اوسکا ہی نہ اعتقاد غیر کا تمام ہوا کلام صاحب منح الغفار کا مختصرا
قال فی الدر المختار شرح تنویر الابصار فی باب الامامة وزاد ابن ملک ومخالف
کالشافعی لکن فی وتر البحر ان تیقن المراعاة لم یکره او عدمها لم یصح وان
شک کره انتهی کہا بیچ در المختار شرح تنویر الابصار کی باب الامامۃ میں کہ زیادہ کیا
ابن ملک نے ومخالف کشافعی کو لیکن بحر کی باب الوتر میں یہہ ہی کہ اگر یقین کری مقتدی مراعاۃ
کا تو نہیں مکروہ اقتدا ساتھ اس مخالف المذہب کی اور اگر یقین عدم مراعاۃ کا ہو تو نہیں صحیح
اقتدا ساتھ اوسکی اور اگر شک کری مراعاۃ کا تو مکروہ ہی اقتدا ساتھ اوسکی قال فی الدر
المختار فی باب الوتر تحت قوله وصح الاقتداء فیه ففی غیره اولی ان لم یتحقق
۲۵ منه ما یفسدها فی اعتقاده فی الاصح کما بسط فی البحر بشافعی مثلا انتهی
یعنی کہا در مختار کے باب الوتر میں تحت قول مصنف کی وصح الاقتداء فیه بشافعی فیه
پس غیر اوسکی میں بطریق اولی درست ہی اقتدا جب تک کہ نہ محقق ہوا ہی وہ چیز کہ وہ
مفسد نماز مقتدی کی ہی بحسب اعتقاد اوسکی اصح قول میں جیسا کہ بسط کیا بحر میں قال
الطحطاوی فی شرح الدر المختار فی باب الوتر ودلت المسئلة علی جواز الاقتداء بالشافعی
لکنه مشروط بان یحتاط فی مواضع الخلاف بان لا یتوضأ من قلتین فیهما نجاسة
وان یغسل ثوبه من المنی الرطب ویفرک الیابس ای اذا کان قد رآه وان یراعی
الترتیب بین الفوائت وان یمسح ربع راسه وان یتوضأ من القهقهة والفصد وان
لا یکون الامام صلی الوقتیة قبل الاقتداء به والجامع لهذه الامور ان لا یتحقق منه ما
یفسد صلوته فی اعتقاده بناء علی ان المعتبر هو رای المقتدی وهو الصحیح الذی علیه

الاکثر وقیل رای الامام انتہی کہا طحطاوی نی بیچ شرح در المختار کی باب الوتر مین کہ دلالت
کی مسئلہ نی اوپر جواز اقتدا کی ساتھ امام شافعی المذہب کی لیکن یہ جواز مشروط ہی ساتھ اسطور
کہ پرہیز کری یہ امام مواضع اختلاف کی سی باین طور کہ نہ وضو کری قلتین سی وقت وقوع
نجاست کی اور پاک کری کپڑی اپنی کو منی سی اگر ہو بقدر مانع نماز کے اور رعایت کری
ترتیب مین فوایت کی اور مسح کری بیچ سر کا اور وضو کری قہقہہ اور فصد سی ورنہ
پڑہ چکا ہو صلوۃ وقتیہ کو پہلی اقتدا کرنیکی ساتھ اوسکی قاعدہ کلیہ ان سبکا ہو گیا یہہ ہی
کہ بتحقیق ہوا وی وہ چیز کہ وہ مفسد ہو نماز مقتدی کی مذہب وسکی میں اسواسطی کہ
معتبر صحت اور فساد نماز مین مذہب مقتدی ہی اور یہی قول صحیح ہی الیسا صحیح کہا ہی
اوسپر جمہور علمار کی اور بعض نی کہا کہ معتبر مذہب امام کا ہی تمام ہوا کلام طحطاوی کا قال
الطحطاوی فی الشرح المذکور فی باب الامامۃ قولہ لکن فی وتر البحر الخ ھذا ھو المعتمد
لان المحققین جنحوا الیہ وقواعد المذہب شاھدۃ لہ حلبی قولہ ان تیقن المراعاۃ ای
الفرایض والواجبات والسنن قولہ وعن ھا لم یصح ھذا اذا لم یراع فی الفرایض
واما فی الواجبات کزیادۃ الصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القعدۃ الاولی
فیجب الکراھۃ لا الفساد الظاھر ان الکراھۃ للتحریم وان راعی فیما دون السنن
لا یترک الاقتداء لانہ واجب علی ارجح الاقوال ورعایۃ الواجب مقدمۃ علی ترک
التنزیہ قال الحلبی تفقھا انتہی کہا طحطاوی نی شرح مذکور کی باب الوتر مین قولہ ولکن فی
وتر البحر الخ یہی قول معتمد علیہ ہی اسواسطی کہ محققون نی اسکی طرف رجوع کیا اور قواعد مذہب
کی شاہد ہین اسکی معتمد علیہ ہونی پر ذکر کیا اسکو حلبی نی قول اوسکا ان تیقن المراعاۃ
ای فرایض اور واجبات اور سنن مین یعنی اگر یقین ہو کہ مراعات کرتا ہی فرایض و واجبات

۲۷

اور سنن مین بایں طور کہ پرہیز کرتا ہی مواقع اختلاف کا تو نہین ہی کراہت قول وسکا اور
عدم ملائم صحیح ہی او سوقت ہی کہ نہ رعایت کری فرائض مین اما واجبات مین جیسا کہ زیادہ کرنا
درود کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر قعدہ اولی مین پس واجب کرتا ہی کراہت کو نہ فساد نماز
کو یعنی ترک واجب سی نماز فاسد نہین ہوتی بلکہ مکروہ ہوتی ہی لہذا مکروہ ہوگی نہ فاسد اور
ظاہر یہی ہی کہ مقتضی عبارۃ کراہت تحریمیہ ہی اور اگر رعایت کریگا واجبات مین نہ سنن مین
تو اس صورت مین نقصو جائز ہی اقتدا اسو اسطی کہ اقتدا کرنا واجب ہی او پر اقوی اقوال
کی اور رعایت واجب کی مقدم ہی او پر ترک کرنی مکروہ تنزیہہ کی کہا اسکو علامہ حلبی نے
اور وہی مقابت کی تمام ہوا کلام طحطاوی کا قال الشامی فی شرح الدر المختار فی
باب الوتر قوله كما بسط في البحر حيث ذكر ان الحاصل انه ان علم الاحتياط في
مذهبنا فلا كراهة في الاقتداء به وان علم عدمه فلا صحة وان لم يعلم شيئا
كره ثم قال وظاهر الهداية ان الاعتبار لاعتقاد المقتدي ولا اعتبار لاعتقاد
الامام حتى لو اقتدى بشافعي راه مس امرأة ولم يتوضأ فالاكثر على الجواز
وهو الاصح كما في الفتح وغيره وقال الهندواني وجماعة لا يجوز ورجح في النهاية
بانه اقيس لان الامام ليس بمصل في زعمه وهو الاصل فلا يصح الاقتداء به ورد
بان المعتبر في حق المقتدي رأي نفسه لا غيره انتهى کہا شامی نی شرح در المختار
کی باب وتر مین قول وسکا کما بسط فی البحر جسوقت ذکر کیا کہ اگر معلوم ہو احتیاط
مذہب ہمارا کا تو نہین کراہت اقتدا مین ساتھہ اوسکی اور اگر معلوم ہو عدم اوسکا تو نہین
صحیح اقتدا ساتھہ اوسکی اور اگر نہ معلوم ہو کوئی چیز احتیاط اور عدم احتیاط سی تو مکروہ
ہی اقتدا ساتھہ اوسکی پھر کہا کہ ظاہر ہدایہ کا یہہ ہی کہ اعتبار صحت اور فساد نماز مین مقتدی

الاکثر وقیل رأی الامام انتہی کہا طحطاوی نی بیچ شرح درالمختار کی باب الوتر مین کہ دلالت
کی مسئلہ نی اوپر جواز اقتدا کی ساتھہ امام شافعی المذہب کی لیکن یہ جواز مشروط ہی ساتھہ اوس
کہ پرہیز کری یہ امام مواضع اختلاف کی سی باین طور کہ نہ وضو کری قلتین سی وقت وقوع
نجاست کی اور پاک کری کپڑی اپنی کو منی سی اگر ہو بقدر مانع نماز کے اور رعایت کری
ترتیب مین فوایت کی اور مسح کری ربع سر کا اور وضو کری قہقہہ اور فصد سی ورنہ
پڑھ چکا ہو صلوۃ وقتیہ کو پہلی اقتدا کرنی کی ساتھہ اوسکی قاعدہ کلیہ ان سب امور کا یہ ہی
کہ بتحقیق ہو اوسی وہ چیز کہ وہ مفسد ہو نماز مقتدی کی مذہب اوسکی مین اسواسطی کہ
معتبر صحت اور فساد نماز مین مذہب مقتدی ہی اور یہی قول صحیح ہی ایسا صحیح کیا ہی
اوسکو جمہور علماء کی اور بعض نی کہا کہ معتبر مذہب امام کا ہی تمام ہوا کلام طحطاوی کا قال
الطحطاوی فی شرح المذکور فی باب الامامۃ قولہ لکن فی وتر البحر الخ ہذا ہو المعتمد
لان المحققین جنحوا الیہ وقواعد المذہب شاہدۃ علیہ قال الحلبی قولہ ان تیقن المراعاۃ ای
الفرایض والواجبات والسنن قولہ وعن ہذا لم یصح ہذا اذا لم یراع فی الفرایض
واما فی الواجبات کزیادۃ الصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القعدۃ الاولی
فیجب الکراہۃ لا الفساد والظاہر ان الکراہۃ للتحریم وان راعی فیہا دون السنن
لا یترک الاقتداء لانہ واجب علی ارجح الاقوال ورعایۃ الواجب مقدمۃ علی ترک
التنزیہ قالہ الحلبی ملخصا انتہی کہا طحطاوی نی شرح مذکور کی باب الوتر مین قولہ لکن فی
وتر البحر الخ یہی قول معتمد علیہ ہی اسواسطی کہ محققون نی اسکی طرف رجوع کیا اور قواعد مذہب
کی شاہد ہین اسکی معتمد علیہ ہونی پر ذکر کیا اسکو حلبی نی قول اوسکا ان تیقن المراعاۃ
ای فرایض اور واجبات اور سنن مین یعنی اگر یقین ہو کہ مراعاۃ کرتا ہی فرایض اور واجبات

اور سنن میں باین طور کہ پرہیز کرتا ہی مواضع اختلاف کا تو نہیں ہی کراہت قول اول وسکا او
صد مهالم ایسیح یا اوسوقت ہی کہ نہ رعایت کری فرائض مین اما واجبات مین جیسا کہ زیادہ کرنا
درود کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر قعدہ اولی مین پس واجب کرتا ہی کراہت کو نہ فساد نماز
کو یعنی ترک واجب سی نماز فاسد نہین ہوتی بلکہ مکروہ ہوتی ہی لہذا مکروہ ہوگی نہ فاسد او
الا مجتہدین کا تحقیق مراد کراہت سی کراہت تحریمیہ ہی اور رعایت کریگا واجبات مین نہ سنن مین
تو اس صورت مین مذہب مجادری اقتدا اسواسطی کہ اقتدا کرنا واجب ہی اور یہ اقوی اقوال
کی اور رعایت واجب کی مقدم ہی اوپر ترک کرنی مکروہ تنزیہہ کی کہا اسکو علامہ حلبی نے
از روی فقاہت کی تمام ہوا کلام طحطاوی کا قال الشامی فی شرح الدر المختار فی
باب الوتر قوله کما بسط فی البحر حیث ذکر ان الحاصل انه ان علم الاحتیاط فی
مذهبنا فلا کراهة فی الاقتداء به وان علم عدمه فلا صحة وان لم یعلم شیئا
کره ثم قال وظاهر الهدایة ان الاعتبار لاعتقاد المقتدی ولا اعتبار لاعتقاد
الامام حتی لو اقتدی بشافعی راه مس امراة ولم یتوضا فالاکثر علی الجواز
وهو الاصح کما فی الفتح وغیره وقال الهندوانی وجماعة لایجوز ورجحه فی النهایة
بانه اقیس لان الامام لیس بمصل فی زعمه وهو الاصل فلا یصح الاقتداء به ورد
بان المعتبر فی حق المقتدی رای نفسه لاغیره انتهی کما شامی فی شرح در المختار
کی باب الوتر مین قول وسکا کما بسط فی البحر جسوقت ذکر کیا کہ اگر معلوم ہوا سی احتیاط
مذہب مجادری کا تو نہین کراہت اقتدا مین ساتھہ اوسکی اور اگر معلوم ہو عدم اوسکا تو نہین
صحیح اقتدا ساتھہ اوسکی اور اگر نہ معلوم ہو کوئی چیز احتیاط اور عدم احتیاط سی تو مکروہ
ہی اقتدا ساتھہ اوسکی پھر کہا کہ ظاہر ہدایہ کا یہہ ہی کہ اعتبار صحت اور فساد نماز مین عقیدہ

٢٧

الاکثر وقیل رای الامام انتهی کہا طحطاوی نی بیچ شرح در المختار کی باب الوتر مین کہ ولالت
کی مسئلہ نی اور بیچ جواز اقتدا کی ساتھہ امام شافعی المذہب کی لیکن یہ جواز مشروط ہی بطور
کہ پرہیز کری یہ امام مواضع اختلاف کی سی باین طور کہ نہ وضو کری قلتین سی وقت وقوع
نجاست کی اور پاک کری کپڑی اپنی کو منی سی اگر ہو بقدر مانع نماز کے اور رعایت کری
ترتیب مین فوایت کی اور مسح کری بیچ سر کا اور وضو کری قہقہہ اور فصد سی ورنہ
پڑہ چکا ہو صلوۃ وقتیہ کو پہلی اقتدا کرنیکی ساتھہ اوسکی قاعدہ کلیہ ان سب او کا یہ ہی
کہ بتحقیق ہو اوی وہ چیز کہ وہ مفسد ہو نماز مقتدی کی مذہب اوسکی مین اسواسطی کہ
معتبر صحت اور فساد نماز مین مذہب مقتدی ہی اور یہی قول صحیح ہی ایسا صحیح کہا ہی
اوسپر جمہور علماء کی اور بعض نی کہا کہ معتبر مذہب امام کا ہی تمام ہوا کلام طحطاوی کا قال
الطحطاوی فی الشرح المذکور فی باب الامامۃ قولہ لکن فی وتر البحر الخ هذا هو المعتمد
لان المحققین جنحوا الیہ وقواعد المذهب شاهدۃ لہ حلبی قولہ ان تیقن المراعاۃ ای فی
الفرایض والواجبات والسنن قولہ او عن حالہ لم یصح هذا اذا لم یراع فی الفرایض
واما فی الواجبات کزیادۃ الصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القعدۃ الاولی
فیحسب الکراهۃ لا الفساد والظاهر ان الکراهۃ للتحریم وان راعی فیها دون السنن
لا یترک الاقتداء لانہ واجب علی ارجح الاقوال ورعایۃ الواجب مقدمۃ علی ترک
التنزیہ قالہ الحلبی تفقها انتهی کہا طحطاوی نی شرح مذکور کی باب الوتر مین قولہ لکن فی
وتر البحر الخ یہی قول معتمد علیہ ہی اسواسطی کہ محققون نی اسکی طرف رجوع کیا اور قواعد مذہب
کی شاہد ہین اسکی معتمد علیہ ہونی پر ذکر کیا اسکو حلبی نی قول اوسکا ان تیقن المراعاۃ
ای فی الفرایض والواجبات والسنن مین یعنی اگر یقین ہو کہ مراعاۃ کرتا ہی فرایض و واجبات

اور سنن میں باین طور کہ پرہیز کرتا ہی مواضع اختلاف کا تو نہین ہی کراہت قول اوسکا او
مدمہا لم یصحح باوسوقت بہ کہ رعایت کری فرائض مین اما واجبات مین جیسا کہ زیادہ کرنا
درود کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر قعدہ اولی مین پس واجب کرتا ہی کراہت کو نہ فساد نماز
کو یعنی ترک واجب سے نماز فاسد نہین ہوتی بلکہ مکروہ ہوتی ہی لہذا مکروہ ہوگی نہ فاسد او
ظاہر یہی کہ تحقیق مراد کراہت سے کراہت تحریمیہ ہی اور اگر رعایت کریگا واجبات مین نہ سنن مین
تو اس صورت مین ظاہر ہوتا ہی اقتدا اسواسطی کہ اقتدا کرنا واجب ہی اوپر اقوی اقوال
کی اور رعایت واجب کی مقدم ہی اوپر ترک کرنی مکروہ تنزیہ کی کہا اسکو علامہ حلبی نے
اور وہی موافق ہی تمام ہوا کلام طحطاوی کا قال الشامی فی شرح الدر المختار فی
باب الوتر قوله کما بسط فی البحر حیث ذکر ان الحاصل انه ان علم الاحتیاط فی
مذهبنا فلا کراهة فی الاقتداء به وان علم عدمه فلا صحة وان لم یعلم شیئا
کره ثم قال وظاهر الهدایة ان الاعتبار لاعتقاد المقتدی ولا اعتبار لاعتقاد
الامام حتی لو اقتدی بشافعی راه مس امراة ولم یتوضا فالاکثر علی الجواز
وهو الاصح کما فی الفتح وغیره وقال الهندوانی وجماعة لا یجوز ورجحه فی النهایة
بانه اقیس لان الامام لیس بمصل فی زعمه وهو الاصل فلا یصح الاقتداء به ورد
بان المعتبر فی حق المقتدی رای نفسه لا غیره انتهی کہا شامی نی شرح در المختار
کی باب الوتر مین قول اوسکا کما بسط فی البحر جسوقت ذکر کیا کہ اگر معلوم ہو احتیاط
مذہب ہمارے کا تو نہین کراہت اقتدا مین ساتھہ اوسکی اور اگر معلوم ہو عدم اوسکا تو نہین
صحیح اقتدا ساتھہ اوسکی اور اگر نہ معلوم ہو کوئی چیز احتیاط اور عدم احتیاط سے تو مکروہ
ہی اقتدا ساتھہ اوسکی پھر کہا کہ ظاہر ہدایہ کا یہہ ہی کہ اعتبار صحت اور فساد نماز مین مذہب

٢٧

مقتدی کا ہی نہ مذہب امام کا یہاں تک کہ اگر اقتدا کیا حنفی نے ساتھ اوس شافعی کی کہ دیکھا
اوسکو مس کرتا ہوا عورت کو اور پہر وضو نہ کیا پس جمہور علما کی اوپر جواز کی ہیں اور یہی صحیح
تر ہی جیسا کہ فتح القدیر وغیرہ میں ہی اور کہا ہندوانی اور ایک جماعت نے کہ نہیں جائز
اقتدا اور نماز اور ترجیح دی ہی اسکو نہایہ میں باین طور کہ اقیس ہے کیونکہ امام نہیں
مصلی زعم اپنی میں اور حال آنکہ وہ اصل ہی پس صحیح ہوا اقتدا ساتھہ اوسکی اور رد
کیا گیا یہ باین طور کہ معتبر حق مقتدی میں مذہب اوسکا ہے نہ مذہب غیر کا تمام ہوا کلام شامی کا
قال الشامی فی شرح الدر المختار فی باب الامامة قوله لكن فی البحر الخ هذا هو المعتمد
لان المحققين جنحوا اليه وقواعد المذهب شاهدة عليه وقال كثير من المشائخ ان كان
عادته مراعاة مواضع الخلاف جاز والا فلا ذكره السندی قلت هذا بناء
علی ان العبرة لرای المقتدی وهذا هو الاصح وقيل لرای الامام وعليه جماعة قال
فی النهاية وهو اقيس وعليه فيصح الاقتداء وان كان لا يحتاط كما ياتی فی الوتر
قوله ان تيقن المراعاة لم يكره الخ ای المراعاة فی الفرائض من شروط واركان فی
تلك الصلوة وان لم يراع فی الواجبات والسنن كما هو سياق كلام البحر وظاهر كلام
شرح المنية ايضا حيث قال واما الاقتداء بالمخالف فی الفروع كالشافعی فيجوز ما لم يعلم
منه ما يفسد الصلوة علی اعتقاد المقتدی عليه الاجماع انما اختلف فی الكراهة
انتهی فيفسد بالمفسد دون غيره كما تری انتهی کہا شامی نے شرح در المختار کے
باب امامت میں قول و لکن فی البحر الخ یہ وہی معتمد علیہ واسطی میلان محققین کے
طرف اسکی اور واسطی شہادۃ قواعد مذہب کے اوپر اور کہا بہت مشائخ نے کہ اگر
ہو عادت اوسکی عادۃ احتیاط مواضع اختلاف میں تو جائز ہی اقتدا اور اگر نہیں تو نہیں

ذکر کیا اور سید میری بی کہتا ہوں مین کہ یہ مبنی ہی اسپر کہ عبرت مذہب مقتدی کی ہی
اور یہی صحیح ہی کہا گیا ہی کہ عبرت مذہب امام کی ہی اور اسی پر ہی ایک جماعت کہا
نہایہ مین و موافقیں یعنی یہہ قول قیاس تر ہی پس اسپر متفرع ہوتا ہی یہ کہ صحیح ہو اقتدا
اگرچہ نہ احتیاط کری جیسا کہ آوی گا ذکر مین یعنی اگرچہ نہ احتیاط کری اپنی مذہب کے
فرائض اور شرائط اور نواقض اور مفاسد کا کیونکہ عنقریب ہووی گا بیان اسبات کا
کہ اعتبار مذہب مقتدی کا صحت اور فساد نماز مین متفق علیہ ہی اور اعتبار مذہب امام
کا مختلف فیہ ہی باین طور کہ نزدیک جمہور علما کی نہین اعتبار صحت اور فساد نماز
مین مگر رای مقتدی کو اور نزدیک ایک جماعت کے رای امام کا ہی معتبر ہی قال فی
الفتاوی العالمگیریۃ فی الفصل الثالث من الباب الخامس فی الامامۃ والاقتداء بشافعی
المذہب انما یصح اذا کان یتحامی مواضع الخلاف بان یتوضا من الخارج النجس من
غیر السبیلین کالفصد وان لا ینحرف عن القبلۃ انحرافا فاحشا ولا متعصبا ولا
شاکا فی ایمانہ وان لا یتوضا فی ماء الراکد القلیل وان یغسل ثوبہ من المنی
ویفرک الیابس منہ وان لا یقطع الوتر وان یراعی الترتیب فی الفوائت وان یمسح
ربع راسہ ہکذا فی النہایۃ والکفایۃ فی باب الوتر انتہی کہا فتاوی عالمگیری کے
تیسری فصل مین کہ وہ باب خامس فی الامامۃ سی ہی اقتدا ساتھ شافعی المذہب کے
نہین ہی صحیح مگر جبکہ پرہیز کری مواضع اختلاف سی باین طور کہ وضو کری خارج نجس سی
غیر سبیلین سے مانند فصد اور نہ منحرف ہو قبلہ سے انحراف فاحش اور نہ متعصب ہو
اور نہ شاک ہو ایمان مین اور نہ وضو کری پانی قلیل سی اور پاک کری اپنی
کپڑی کو منی سی اور نہ قطع کری وتر کو اور مراعی ہو ترتیب فوائت کا اور مسح کری

ربع سر کا اسی طرح ذکر کیا ہی ہدایہ اور کفایہ میں قال فی فتاوی قاضی خان فی

فصل من یصح به الاقتداء ومن لا یصح به الاقتداء اما الاقتداء بشفعوی المذهب

قالوا لا باس به اذا لم یکن متعصبا ولا شاکا فی ایمانه ولا منحرفا فاحشا وان یکون

متوضیا من الخارج النجس من غیر السبیلین ولا یتوضا بالماء الراکد القلیل الذی

یقع فیه النجاسة انتهی کہا فتاوی قاضی خان کی فصل من یصح به الاقتداء ومن

لا یصح به الاقتداء میں ایسا اقتدا ساتھ شافعی المذہب کی کہا فقہانی کہ نہیں کچھ خوف

جبکہ نہو متعصب اور نہ ہو شاک ایمان میں اور نہ ہو منحرف بہت یعنی قبلہ سی اور ہو وضو

کرنیوالا خارج نجس سے کہ غیر سبیلین سی نکلی اور نہ وضو کری پانی قلیل سی کہ اوسمیں

نجاست ہو تمام ہوا کلام قاضی خان کا قال الحلبی فی شرح شرح الوقایه فی باب الوتر

دلت المسئلة علی جواز الاقتداء بشافعی المذهب وعلی المتابعة فی قراءة القنوت

فی الوتر واذا علم المقتدی ما یزعم فساد صلوته کالفصد وغیره لا یجوز له الاقتداء

کذا فی الهدایه انتهی یعنی کہا حلبی فی شرح شرح وقایہ کی باب الوتر میں کہ دلالت

کی مسئلہ نی اوپر جواز اقتدا کی شافعی المذہب سے اور اوپر جواز متابعت قراءة

قنوت کی وتر میں اور جبکہ معلوم کری مقتدی اس شافعی المذہب سی وہ چیز کہ گمان

کرتا ہی اوس سی فساد نماز اپنی کا مانند فصد وغیرہ کی تو نہیں جائز اقتدا ساتھ

اوسکی اسی طرح ہی ہدایہ میں قال قہستانی فی النقایة شرح مختصر الوقایة فی باب

الوتر والاکتفاء مشیرا الی انه لا یکره امامة الشافعی لکن فی الزاهدی انها

مکروهة وفی تتمة النهایة انها غیر جائزة فالاحوط ان لا یصلی خلفه کما فی الجواهر

هذا اذا علم بالاحتراز عن مواضع الخلاف فلو شک فی الاحتراز لم یجز به الاقتداء

مطلقا کما فی النظم انتہی کما قہستانی فی نقایہ شرح مختصر وقایہ کی باب الوتر
میں کہ اکتفا اشارہ کرتا ہی کہ اقتدا خلف امام شافعی المذہب کی مکروہ نہیں لاکن
زاہدی میں ہی کہ وہ نماز مکروہ ہی اور وتر ہدایہ میں ہی کہ وہ نماز نہیں جائز پس
احوط یہہ ہی کہ نہ پڑھی نماز پیچھی امام شافعی المذہب کے جیسا کہ جواہر میں ہی اور یہہ
اوسوقت ہی کہ معلوم ہو مقتدی کو کہ یہہ امام شافعی المذہب پرہیز کرتا ہی مواضع
اختلاف سی پس اگر شک کریگا اس پرہیز میں تو نہیں جائز اقتدا ساتھہ اوسکی مطلقا
تمام ہوا کلام قہستانی کا قال فی البحر الرائق شرح کنز الدقائق اما الصلوٰۃ خلف
الشافعیۃ فحاصل ما فی المجتبی انہ ان کان مراعیا للشرائط والارکان عندنا
فالاقتداء صحیح والا فلا ولا خصوصیۃ للشافعیۃ بل الصلوٰۃ خلف کل مخالف
کذلک انتہی کما بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں کہ اوپر نماز پیچھی شافعیہ کی حاصل
اوس چیز کا جو کہ مجتبی میں ہی یہہ ہی کہ ہو وہ امام شافعی المذہب رعایت کرنیوالا شرائط
اور ارکان ہماری مذہب کا تو اقتدا صحیح ہی اور اگر نہو تو نہیں صحیح ہی اور کچھہ خصوصیت
شافعیہ کی نہیں بلکہ نماز پیچھی ہر مخالف کی ایسا ہی حکم رکھتی ہی قال الحلبی فی الکبیر
شرح منیۃ المصلی فی فصل الامامۃ اما الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز
ما لم یعلم منہ ما یفسد الصلوٰۃ علی اعتقاد المقتدی علیہ الاجماع انما اختلف فی
الکراہۃ فقیل یکرہ وقیل لا یکرہ حتی قالوا لو شاہد من الشافعی انہ افتصد ثم
غاب ثم رآہ یصلی یجوز لہ الاقتداء بہ ولو علم منہ المقتدی ما یفسد الصلوٰۃ
فی اعتقاد الامام کما لو رای الشافعی مس ذکرہ او امرأۃ ثم یصلی ولم یتوضأ لم
یجز لہ الاقتداء بہ فالاکثر علی انہ یجزی وہو الاصح واختارہ الہندوانی والجمہور

ریح سرکا اسی طرح ذکر کیا ہی ہدایہ اور کفایہ میں قال فی فتاوی قاضی خان فی

فصل من یصح به الاقتداء ومن لا یصح به الاقتداء اما الاقتداء بشفعوی المذہب

قالوا لا باس به اذا لم یکن متعصبا ولا شاکا فی ایمانه ولا منحرفا فاحشا وان یکون

متوضیا من الخارج النجس من غیر السبیلین ولا یتوضا بالماء الراکد القلیل الذی

یقع فیه النجاسة انتہی کہا فتاوی قاضی خان کی فصل من یصح به الاقتداء ومن

لا یصح به الاقتداء میں ایسا اقتداء ساتھہ شافعی المذہب کی کہا فقہانی کہ نہیں کچہہ خوف

جبکہ نہو متعصب اور نہ ہو شاک ایمان میں اور نہ ہو منحرف بہت یعنی قبلہ سی اور ہووے وضو

کرنیوالا خارج نجس سے کہ غیر سبیلین سی نکلی اور نہ وضو کری پانی قلیل سی کہ اوسمیں

نجاست ہو تمام ہوا کلام قاضی خان کا قال الحلبی فی شرح شرح الوقایہ فی باب الوتر

دلت المسئلة علی جواز الاقتداء بشافعی المذهب وعلی المتابعة فی قراءة القنوت

فی الوتر واذا علم المقتدی ما یزعم فساد صلوته کالفصد وغیرہ لا یجوز له الاقتداء

کذا فی الہدایة انتہی یعنی کہا حلبی فی شرح شرح وقایہ کی باب الوتر میں کہ دلالت

کی مسئلہ نی اوپر جواز اقتدا کی شافعی المذہب سے اور اوپر جواز متابعت قراءۃ

قنوت کی وتر میں اور جبکہ معلوم کری مقتدی اوس شافعی المذہب سی وہ چیز کہ گمان

کرتا ہی اوس سی فساد نماز اپنی کا مانند فصد وغیرہ کی تو نہیں جائز اقتدا ساتھہ

اوسکی اسی طرح ہی ہدایہ میں قال قہستانی فی النقایة شرح مختصر الوقایة فی باب

الوتر والاکتفاء مشیر الی انه لا یکره امامة الشافعی لکن فی الزاہدی انہا

مکروهة وفی وتر النہایة انہا غیر جائزة فالاحوط ان لا یصلی خلفه کما فی الجواہر

هذا اذا علم بالاحتراز عن مواضع الخلاف فلو شک فی الاحتراز لم یجز

مطلقا كما في النظم انتهى كما قهستاني في نقايه شرح مختصر وقايه كى باب الوتر
مين كه اكتفا اشاره كرتا هى كه اقتدا خلف امام شافعي المذهب كى مكروه نهين لاكن
زاهدى مين هى كه وه نماز مكروه هى اور وتر نهايه مين هى كه وه نماز نهين جائز پس
احوط يه هى كه نه پڑهى نماز پيچهى امام شافعي المذهب كے جيساكه جواهر مين هى اور يه
اوسوقت هى كه معلوم هو مقتدى كو كه يه امام شافعي المذهب پرهيز كرتا هى مواضع
اختلاف سى پس اگر شك كريگا اس مين پرهيز مين تو نهين جائز اقتدا ساته اوسكى مطلقا
تمام هوا كلام قهستاني كا قال في البحر الرائق شرح كنز الدقائق اما الصلوة خلف
الشافعية فحاصل ما في المجتبى انه ان كان مراعيا للشرائط والاركان عندنا
فالاقتداء صحيح والا فلا ولا خصوصية للشافعية بل الصلوة خلف كل مخالف
كذلك انتهى كما بحر الرائق شرح كنز الدقايق مين كه اسپر نماز پيچهى شافعيه كى حاصل
اوس چيز كا جو كه مجتبى مين هى يه هى كه هو وه امام شافعي المذهب رعايت كرنيوالا شرائط
اور اركان همارى مذهب كا تو اقتدا صحيح هى اور اگر نه هو تو نهين صحيح هى اور كچهه خصوصيت
شافعيه كى نهين بلكه نماز پيچهى هر مخالف كى ايسا هى حكم ركهتى هى قال الحلبي في الكبيري
شرح منية المصلى في فصل الامامة اما الاقتداء بالمخالف في الفروع كالشافعي فيجوز
ما لم يعلم منه ما يفسد الصلوة على اعتقاد المقتدي عليه الاجماع انما اختلف في
الكراهة قيل يكره وقيل لا يكره حتى قالوا لو شاهد من الشافعي انه افتصد ثم
غاب ثم رآه يصلي يجوز له الاقتداء به ولو علم منه المقتدي ما يفسد الصلوة
في اعتقاد الامام كما لو راى الشافعي مس ذكره او امراة ثم يصلي ولم يتوضا اصلا
يجوز له الاقتداء به فالاكثر على انه يجوز وهو الاصح واختار الهندواني …

جماعت منہم صاحب النہایۃ عدم الجواز لان اعتقاد الامام انہ لیس فی الصلوۃ
والبناء علی المعدوم قلنا المقتدی یری جوازہا والمعتبر فی حقہ رای نفسہ لا
رای غیرہ انتہی کہا حلبی نے کبیری شرح منیۃ المصلی کی فصل الامامت میں اقتدا
ساتھہ مخالف فی الفروع کی مانند شافعی المذہب کی جائز ہی جب تک کہ نہ معلوم
ہوا اسی وہ چیز کہ وہ مفسد نماز ہی مذہب مقتدی پر اسپر ہی اجماع علماء کا اور جیسا
علماء کا نہیں مگر کراہت میں نہ فساد میں بایں طور کہ کہا گیا ہی مکروہ ہی اور کہا گیا ہی
کہ مکروہ نہیں ہی یہاں تک کہ کہا فقہا نے کہ حنفی اگر دیکھی شافعی المذہب کو کہ فصد کیا اوسنی
پہر غایب ہو گیا وہ دیکھا اوسکو نماز پڑہتا تو جائز ہی اس حنفی کو اقتدا ساتھہ اس شافعی
المذہب کی اور اگر معلوم کری مقتدی اوس سی وہ چیز کہ مفسد نماز کی ہی مذہب امام میں
نہ مذہب مقتدی میں جیسا کہ دیکھی حنفی شافعی کو مس کرتا ذکر کو یا عورت کو پہر پڑہے
نماز بغیر وضو کی آیا جائز ہی ساتھہ اسکی اقتدا پس جمہور علماء کا اوپر جواز کی ہیں اور یہی
صحیح تر ہی اور اختیار کیا ہندوانی نے اور ایک جماعت نے کہ اون میں سی صاحب نہایہ
ہی عدم جواز کو اسواسطی کہ اعتقاد امام کا یہہ ہی کہ میں نہیں ہوں نماز میں واسطی
نہونی وضو کے اور نہیں بنا اوپر شی معدوم کی کہتی ہیں ہم یعنی جمہور علماء کہ مقتدی
قایل ہی جواز کا اور معتبر حق اوسکی میں مذہب اوسکا ہی نہ مذہب امام کا تمام ہو کلام
حلبی کا جاننا چاہیے کہ معتبر صحت اور فساد نماز مقتدی میں مذہب اوسی اعتقاد
مقتدی کا ہی بالاتفاق جیسی کہ تصریح کی ہی شامی نے شرح درالمختار کی باب الوتر میں
ذکر العلامۃ نوح آفندی ان اعتبار رای المقتدی فی الجواز وعدمہ متفق
علیہ وان الخلاف انما هو فی اعتبار رای الامام ایضا فالحنفی اذا رای فی ثوب

امام شافعی میں لایجوز اقتداءہ بہ اتفاقاً سی ہی اور اعتبار کرنا مذہب امام کا ہی
اسمین اختلاف ہی علماء کا جمہور علما کی قایل ہین اسکی کہ فقط مذہب مقتدی کا
معتبر ہی نہ مذہب امام کا اور ہندوانی اور ایک جماعت نی یہہ اختیار کیا ہی کہ اعتبار
مذہب امام کا بھی چاہیئی پس اس سی تین صورتین حاصل ہوئین ایک متفق علیہ فساد
مین اور ایک متفق علیہ صحت مین اور ایک مختلف فیہ ہی درمیان جمہور اور جماعت
کی تینوں صورتیں کہ متفق علیہ ہی فساد مین وہ ہی کہ صادر ہوا امام سی وہ چیز کہ وہ مذہب
مقتدی مین موجب فساد نماز کی ہی اور وہ صورت کہ متفق علیہ ہی صحت مین
وہ ہی کہ نہ صادر ہوا امام سی وہ چیز کہ وہ موجب فساد نماز کی مقتدی کی مذہب
مین ہو یا امام کی مذہب مین اور وہ صورت کہ مختلف فیہ ہی درمیان جمہور اور
جماعت کی وہ ہی کہ صادر ہوا امام سی وہ چیز کہ امام کی مذہب مین موجب فساد نماز
کی ہی نہ مقتدی کی مذہب مین پس اگر حنفی نی دیکھا شافعی کو وضو کرکی امام ہوا بعد
سیلان خون کی تو اس صورت مین اقتدا صحیح نہین ہی بالاتفاق کیونکہ صادر
ہوئی امام سی وہ چیز کہ وہ موجب فساد نماز کی ہی مقتدی کی مذہب مین اور وہ چیز کہ
صادر ہوا امام سی کہ موجب فساد نماز کی ہی مقتدی کی مذہب مین وہ نماز فاسد
اور اقتدا باطل ہی بالاتفاق اور اگر حنفی نی دیکھا شافعی کو کہ وضو کیا پھر دم سایل
یا مس ذکر اوس سی ہوا پھر وضو جدید کر لیا تو اس صورت مین اقتدا صحیح ہی بالاتفاق
کیونکہ کوئی چیز صادر نہین ہوئی امام سی کہ وہ موجب فساد نماز کی ہو مقتدی کی مذہب
مین یا امام کی مذہب مین اور اگر حنفی نی دیکھا شافعی کو کہ وضو کیا پھر مس ذکر کرکے
امام ہوا حنفی کا تو اس صورت مین اقتدا صحیح ہی نزدیک جمہور کی کیونکہ امام سے

اعتماداً علی انہما معاً کما صرح بہ الشغدنی فی رسالۃ المسماۃ لغایۃ التحقیق ۱۲

نہین صادر ہوئی کوئی چیز کہ وہ موجب فساد نماز کی ہو مقتدی کی مذہب مین اور
نزدیک ہندوانی وغیرہ کی یہ قید صحیح نہین ہی کیونکہ صادر ہوئی امام سی وہ چیز کہ
موجب فساد نماز کی ہی امام کی مذہب مین پس ثابت ہوا ان نقول علما ثقات و
فضلاے اثبات سی اور کتب متداولہ معتبرہ سی کہ نماز پیچھے ان لوگون کی درست نہین ہے
نزدیک جمیع فقہا کی خاص کر اوسوقت کہ اعتقاد رکہتا ہو باین طور کہ مقلدین مذہب
خاص کی بدعتی اور مشرک ہین اسوقت بطریق اولی درست نہین کیونکہ یہ اعتقاد
مخالف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع اہل سنت وجماعت کی ہے
اما کتاب اللہ پس فرمایا اللہ جل شانہ نی فاسألوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
یعنی پوچھو تم اہل ذکر سی اگر نہین ہو تم اہل علم پس حکم اور امر کیا اللہ تعالی نی ساتھ
تقلید اہل ذکر کی لیکن اتباع جمیع افراد اہل ذکر غیر مراد ہین باجماع امت قال
الطحاوی فی شرح الدر المختار والشامی فی رد المحتار شرح الدر المختار وصاحب
البحر الرائق فی رسائل الزینیۃ قال الشیخ ابن الہمام فی فتح القدیر قد استقر
رای الاصولیین علی ان المفتی ہو المجتہد واما غیر المجتہد ممن حفظ اقوال
المجتہد فلیس بمفت فوجب علیہ ان یذکر قول المجتہد کالامام علی جہۃ الحکایۃ
انتہی قال فی الفتاوی الظہیریۃ فی کتاب القضاء اجمع الفقہاء علی ان
المفتی وجب ان یکون من اہل الاجتہاد وان لم یکن من اہل الاجتہاد لا یحل
ان یفتی الا بطریق الحکایۃ انتہی قال شیخ الاسلام العینی فی شرح الکنز فی
شرح الکنز فی کتاب القضاء قال البزدوی فی اصولہ اجمع العلماء الفقہاء
علی ان المفتی وجب ان یکون من اہل الاجتہاد وان لم یکن من اہل الاجتہاد فان

۳۵

فلا يحل له ان يفتي الا بطريق الحكاية انتهى قال الامام الاسفرائني في شرح منهاج
الاصول للقاضي البيضاوي انهم اجمعوا على ان العامي لا يجوز له ان يستفتي الا
من غلب على ظنه انه من اهل الاجتهاد والورع انتهى قال الشيخ ابن الهمام في تحرير
الاصول مسئلة الاتفاق على حل الاستفتاء ممن عرف من اهل الاجتهاد والعدالة او
على منعه ان ظن احدهما انتهى فاذا عرفت ان جميع افراد اهل الذكر غير مراد بالاجماع
والمطلق يحمل على الفرد الكامل لان المطلق يحمل على الفرد الكامل غالبا كما قال الحلبي
في بحث الاوقات قلنا المطلق ينصرف الى فرد الكامل غالبا انتهى يعني كهتي هين هم
كه مطلق پهيرا جاتا هي طرف فرد كامل كي غالبا پس جونكه اتباع جميع افراد اهل ذكر كي
غير مراد تهي باجماع امت تو متعين هوا فرد كامل نه فرد ناقص پس مامور بها درواجب
هوئي تقليد فرد كامل كي نه فرد ناقص كي ساتهه كتاب الله كي واما سنة رسول الله
صلى الله عليه وسلم پس فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم نے نضر الله عبدا سمع
مقالتي فحفظها ووعاها واداها فرب حامل فقه غير فقيه ورب حامل فقه الى
من هو افقه منه رواه احمد والترمذي والدارمي وابوداود وابن ماجه
يعني تروتازه كري الله تعالى اوس بندي كو كه سنا اوسني حديث ميري كو پس حفظ
كيا اوسكو اور نگاه ركها اوسكو اور پهنچايا اوسكو اسواسطي كه بسا اوقات حامل حديث
كا غير فقيه هوتا هي اور بسا اوقات حامل حديث كا پهنچاتا هي طرف اوسكي كه وه بهت
فقيه هوتا هي اوس سي پس اس حديث نے دلالت كي اسپر كه مصداق نضر الله كا وه شخص
هي كه تقليد كري افقه كي يعني فرد كامل كي واخرج عن ابن عباس قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من تولى من امر المسلمين شيئا فاستعمل عليهم رجلا

وهو يعلم ان فيهم من هو اولى بذلك و اعلم منه بكتاب الله وسنة رسوله فقد
خان الله ورسوله وجماعة المسلمين رواه الطبرانى ذكره عبد الحكيم فى حاشية
الهداية ومثله فى الهداية يعنى روايت ہى ابن عباس سى كہ فرمايا رسول خدا صلى الله
عليه وسلم نى كہ جو شخص متولى ہو كسى امر كا امور مسلمانون مين سى پس مقرر كيا اون پر
كسى شخص كو حال آنكہ وہ جانتا ہى كہ اون مين اور كوئى جبر اولى ہى ساتھہ اوسكے
اور بہت علم ركہتا ہى اوس سى كتاب الله كا اور سنت رسول الله كا پس تحقيق خيانت كى
اوسنى الله اور رسول اوسكى كى اور جماعت مسلمانون كى روايت كيا اوسكو طبرانى نے
اور مثل اسكى مذكور ہى ہدايہ مين پس اس حديث سى معلوم ہوا كہ جو سب سى اعلم ہو اوسكى
تقليد لازم اور واجب ہے پس ثابت ہوئى ساتھہ كتاب الله و سنت رسول الله كے تقليد فرد
كامل كى نہ فرد ناقص كى پس ضرورتى يہہ بات كہ ہو تيہہ فرد كامل ائمہ اربعہ مين منحصر
ہى باجماع اہل سنت كى جيساكہ گذرا پس جب اختيار كريگا مقلد مذہب فرد كامل كا ائمہ
اربعہ مين سى تو واجب ہوگا اوسپر دوام اور استمرار ساتھہ اس آيت اور ان حديثون كا
كى پس واجب ولازم ہوا اوسپر دوام و استمرار مذہب امام اپنى پر بحكم اس آيت اور
ان احاديث كى پس جو اس مقلد كو بدعتى يا مشرك كہى وہ مخالف كتاب الله اور سنت
رسول اوسكى ہى اما اجماع اهل السنت والجماعة فقال الامام الغزالى فى احياء
العلوم فى الركن الثانى من الباب الثانى بل على مقلد اتباع مقلده فى كل تفصيل
فاذا لمخالفة للمقلد متفق على كونه منكرا بين المحصلين وهو عاص بالمخالفة
انتهى كہا امام غزالى نى احياء العلوم كى ركن ثانى مين باب ثانى سى بلكہ واجب
ولازم ہى ہر مقلد پر اتباع امام اپنى كا ہر مسئلہ مين اسواسطى كہ مخالفت اپنى امام كى

منکر اور مذموم اور قبیح ہی باتفاق علماء کی اور وہ گنہگار ہی بسبب مخالفت کرنی کے
تمام ہوا کلام امام غزالی کا قال الامام الغزالی فی کیمیاء السعادة فی بحث باب
الامر بالمعروف والنہی عن المنکر فی بیان شروط المحتسب اگر شافعی مذہب نکاح
بی ولی کند یا نبیذ خرما خورد او را منع کردن روا بود کہ مخالفت کردن صاحب مذہب خود
نزدیک ہیچکس روا نبود انتہی کہا امام غزالی نی کہ اگر شافعی مذہب نکاح بغیر ولی کی کری
یا نبیذ خرما پیوی محتسب کو روا ہی منع کرنا اسواسطی کہ مخالفت کرنی مذہب امام اپنی کے
نزدیک کسی کی درست نہیں تمام ہوا کلام امام غزالی کا قال شاہ ولی اللہ فی عقد الجید
والمرجح عند الفقہاء ان العامی المنتسب الی مذہب لہ مذہب لا یجوز لہ مخالفتہ انتہی کہا
شاہ ولی اللہ دہلوی نی عقد الجید میں کہ مفتی بہ نزدیک فقہاء کی یہہ ہی کہ عامی جو منسوب ہی
طرف مذہب کی کہ وہ اوسکا مذہب ہی نہیں جائز اوسکو مخالفت اوس مذہب امام
اپنی کی تمام ہوا کلام شاہ ولی اللہ دہلوی کا قال عبد الوہاب الشعرانی فی المیزان
الخضریۃ واعلم انہ لا ینافی ما ذکرناہ من الزام العلماء للعامۃ بالتزام مذہب معین
لانہم ما الزموہم بذلک الا رحمۃ بہم فلولا الزامہم للعامی بمذہب معین لضل
عن طریق الہدی انتہی کہا عبد الوہاب شعرانی نے میزان خضری میں کہ جان
یہ بات کہ نہیں منافی اوس چیز کو کہ ذکر کیا ہم نی اس سی کہ علماء نی لازم اور واجب کردیا ہے
عامی کی واسطی لازم پکڑنا مذہب معین کا اسواسطی کہ ان علماء نی نہیں لازم کیا ان کے
واسطی لازم مذہب معین کا مگر واسطی مہربانی کی اون پر اسلئی کہ اگر نہوتا واجب و لازم
کردینا علماء کا عامی کی واسطی مذہب معین تو البتہ گمراہ ہوتا طریق ہدایت سی قال
عبد الوہاب الشعرانی فی موضع اخر بعدہ واما من لم یصل الی مقام عین الشریعۃ

الاولی فوجب علیه التقلید بمذهب احد کما مر تقریره خوفا من الوقوع فی الضلال وعلیه عمل الناس الیوم انتهی کلام عبد الوہاب شعرانی اور جگہ ایسے جو شخص کہ نہ پہونچے طرف مشاہدہ عین شریعت طاہر کی یعنی مرتبہ اجتہاد کی تو واجب ہی اوسے تقلید مذہب احد کی جیسا کہ گذری تقریر اوسکی واسطے خوف وقوع کی ضلالۃ مین اور اسی پر عمل لوگون کا اب تمام ہوا کلام عبد الوہاب شعرانی کا قال القہستانی فی النقایۃ شرح مختصر الوقایۃ قبیل الاشربۃ واعلم ان من جعل الحق متعددا کالمعتزلۃ اثبت للعامی التخیار فی الاخذ من کل مذہب ما یہواہ ومن جعل الحق واحدا کعلمائنا الزم للعامی اماما واحدا کما فی الکشف فلو اخذ من کل مذہب ما حتی صار فاسقا تاما کما فی شرح الطحاوی فوجب فی المذہب الصلابۃ ای اعتقاد کونہ حقا وصوابا کما فی الجواہر ومشایخنا قالوا ان مذہبنا صواب یحتمل الخطاء ومذاہب غیرنا خطا یحتمل الصواب کما فی المصفی انتہی کہا قہستانی نے نقایہ شرح مختصر وقایہ مین تہوڑا ساپہلی کتاب الاشربہ کی کہ جان تو یہ بات کہ جو شخص کہ کرتا ہی حق کو متعدد باین طور کہ قایل ہی کل مجتہد مصیب کا مانند فرقہ معتزلہ کی تو ثابت کرتا ہی عامی کی لئی اختیار عمل کرنے مین ہر مذہب سی جو چاہے اور وہ شخص کہ کرتا ہی حق کو واحد باین طور کہ وہ قایل ہی ان المجتہد قد یصیب وقد یخطی کا مانند ہماری علما کی تو وہ لازم کرتا ہی عامی کو امام واحد جیسا کہ کشف مین ہی پس اگر اخذ کریگا ہر مذہب سے سہل بات اوسکی ہوگا وہ فاسق پورا جیسا کہ شرح طحاوی مین ہے پس واجب ہی مذہب مین صلابت یعنی اعتقاد کرنا مذہب ہمارا حق اور صواب ہے یعنی بہ نسبت اور مذاہب کے جیسا کہ کتاب جواہر مین ہی اور علما ہماری فرماتی ہین کہ مذہب ہمارا صواب ہی احتمال ہی خطا کا اور مذہب غیر ہمارا خطا ہی احتمال

محمد بہاء الدین

محمد محمد طیب الدین

ہی صواب کا جیسا کہ مصفے مین ہی تمام ہوا کلام قہستانی کا قال الشیخ عبد الحق الدہلوی

فی مرج البحرین جو در فقہ وکلام وجو در تصوف امام و متبوع و شیخ یکی باید بس انچہ گفتہ

اند اصوفی لا مذہب له صحیح نباشد مگر باعتبار اخذ اولی و احوط از روایات مذہب احد

کہ التزام و اتباع آن کردہ است اگرچہ قول جمہور ائمہ آن مذہب نباشد و جمیع ائمہ طریقت

و اساطین ملت تابع مذہب فقہا بودہ اند چنانچہ سید الطائفہ جنید بغدادی در مذہب

ابو ثور بود و غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی در مذہب امام احمد بن حنبل و شبلی

مالکی و جریری حنفی و محاسبی شافعی قدس اللہ اسرارہم و رضی اللہ عنہم اجمعین انتہی

قال العارف الحقانی الشیخ عبد الحق الدہلوی فی الصراط المستقیم شرح سفر

السعادۃ فی دیباجۃ الکتاب قرار داد علما بمصلحت دین ایشان در آخر زمان تعیین

و تخصیص مذہب است و ضبط و ربط کار دین و دنیا ہم درین صورت بود از اول مخیر

است ہر کدام را کہ اختیار نماید صورت دارد لیکن بعد از اختیار یکی بجانب دیگری رفتن

بی توہم سوء ظن و تفرق و تشتت در اعمال و احوال نخواہد بود قرار داد متاخرین علما

برین است و ہو المختار و فیہ الخیر انتہی یعنی شرح سفر السعادۃ کی دیباچہ مین ہی کہ مقتضی

علما کا اور مصلحت دین اونکی تعیین اور تخصیص مذہب کی ہی اور ضبط اور ربط کار

دین و دنیا کا بہی اسی صورت مین ہی اول مرمین مخیر ہی جسکو چاہی اختیار کری لیکن

بعد اختیار ایک مذہب کے مذاہب اربعہ سی بجانب دوسری کی جانا بغیر توہم

بدظنی کی اور پراگندہ ہونی اعمال اور اقوال دین کی نہو گا قرار داد متاخرین علما کا

یہی ہی اور یہی مختار ہی اور اسی مین خیر ہی تمام ہوا کلام شیخ عبد الحق کا قال الشیخ

عبد الحق فی موضع اخر خانہ دین این چہار ست و ہر کہ راہی ازین راہ ہا ورزی

عبدہ محمد یوسف

الاجوبۃ المرقومۃ حقیق بالتصدیق عند ذوی التحقیق کتبہ عبد مسکین محمد عبد القادر

محمد عبد القادر

من اجاب فقد اصاب

محمد شاہ

۳۹

لاریب شفی نتیجۃ الجواب اصاب من اجاب فقط

محمد یوسف علی

از یک در را اختیار خود و براه دیگر رفتن و دری دیگر گرفتن عبث و بیهوده باشد کار خانهٔ

عمل از ضبط بیرون افکندن و از دائرهٔ مصلحت بیرون افتادن است و اگر قصد سلوک

طریق ورع و احتیاط دارد هم از مذهب واحد مختار روایتی که دلیلش احسن و اقوی

و فائده اش اعم و اتم و احتیاط در آن اکثر و اوفر بود اختیار کند و براه رخصت

سائله و حیله اندوزی نرود و این طریق متاخران است و شک نیست که این طریق

محکم تر و مضبوط تر است و گویند که طریق پیشینیان برخلاف این بود و ایشان تعیین

مذهب و اتباع مجتهد واحد را از واجبات نمی دانستند انتهی کہا شیخ عبد الحق نی تحقیق کہ

خانۂ دین کا یہ چار مذہب ہیں اور ہر شخص جو ان چار مذاہب سے ایک مذہب

اختیار کرے اوسکو مذہب دیگر پانا عبث اور بیہودہ ہے اور کارخانہ عمل کا ضبط اور

ربط سے باہر پھینکنا ہے اور راہ مصلحت سے باہر ڈالنا ہے اور جو شخص قصد سلوک

طریق ورع اور احتیاط کا رکھتی ہے اوسی مذہب واحد سے مختار روایت کہ دلیل

اوسکی احسن اور اقوی ہو اور فائدہ اوسکا عام اور تمام ہو اور احتیاط اوس میں اکثر

اور اوفر ہو اختیار کرے اور براہ رخصت اور حیلہ اندوزی نہ جاوے اور یہ طریق متاخرین

کا ہے اور شک نہیں کہ یہ طریق محکم تر اور مضبوط تر ہے اور کہتے ہیں کہ طریق متقدمین

کا برخلاف طریق متاخرین کی تہا متقدمین تعیین مذہب کا اور اتباع مجتہد واحد کا

واجبات سے نہیں جانتی تہی تمام ہوا کلام شیخ عبد الحق کا یعنی علماء متاخرین

تعیین مذہب کا اور اتباع مجتہد واحد کا واجبات سے جانتے ہیں اور علماء متقدمین

تعیین مذہب کا اور اتباع مذہب احد کا واجبات سے نہیں جانتی تہی لیکن طریق

علماء متاخرین محکم تر اور مضبوط تر ہے و ہو المختار و فیہ الخیر کما فی غیرہ خلاصہ

۴۰

کلام شیخ عبد الحق کا اور مرزا دمتاخرین نسبی علماء زمانہ اقرب مذاہب اربعہ کی ہیں ×

قال الشاہ ولی اللہ الدہلوی فی الانصاف فی باب حکایۃ حال الناس اعلم ان الناس کانوا قبل المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجمعین علی التقلید لمذہب واحد بعینہ وبعد المائتین ظہر فیہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من لا یعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان انتہی کہا شاہ ولی اللہ دہلوی نے اپنی کتاب میں کہ مسمی بانصاف ہی باب حکایت حال الناس میں کہ جان یہہ بات کہ لوگ پہلی سینکڑی اور دوسری سینکڑی میں نہیں جمع تہی تقلید پر ساتھ مذہب واحد معین کے اور بعد دو سو برس کے ظاہر ہوا مذہب پکڑنا مجتہدین معینوں کا اور قلیل ہوا وہ شخص کہ نہ اعتماد کرے اوپر مذہب مجتہدین کے اور وہی یہہ واجب اس زمانہ میں تمام ہوا کلام شاہ ولی اللہ کا قال الحموی فی شرح الاشباہ فی کتاب التعزیر وفی الفتح قالوا ان المنتقل من مذہب الی مذہب آثم یستوجب التعزیر انتہی یعنی کہا فقہانی کہ تحقیق انتقال کرنے والا ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے گناہگار ہے مستحق تعزیر کا ہے قال الشامی فی شرح الدر المختار تحت قولہ ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر فان العلماء حاشاہم اللہ تعالی ان یریدوا الازدراء بمذہب الشافعی وغیرہ بل یطلقون تلک العبارات المنع من الانتقال خوفا من التلاعب بمذہب المجتہدین ویدل علی ذلک ما فی القنیۃ رامزا لبعض الکتب المذہب لیس للعامی ان یتحول من مذہب الی مذہب ویستوی فیہ الحنفی والشافعی انتہی کہا شامی نے شرح در المختار میں بیچ اس قول کے ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر کہ تحقیق علما پاک اور منزہ کیا انکو اللہ تعالی نے اس بات سے کہ ارادہ کریں وہ تحقیر مذہب امام شافعی وغیرہ

ازین دو اختیار مذهب خود و براه دیگر رفتن و دری دیگر گرفتن عبث و یاوه باشد کارخانه
عمل از ضبط بیرون افکندن و از جاده مصلحت بیرون افتادن است و اگر مقصد سلوک
طریق ورع و احتیاط دارد هم از مذهب واحد مختار روایتی که دلیلش احسن و اقوی
و فائده اش اعم و اتم و احتیاط دران اکثر باشد و فرو داختیار کند و براه رخصت
ساقط و حیله اندوزی نرود و این طریق متاخران است و شک نیست که این طریق
محکم تر و مضبوط تر است و گویند که طریق پیشینیان برخلاف این بود و ایشان تعیین
مذهب و اتباع مجتهد واحد را از واجبات نمیدانستند انتهی کہا شیخ عبدالحق نے کہ
خانہ دین کا یہ چار مذہب ہیں اور ہر شخص جو ان چار مذاہب سے ایک مذہب
اختیار کرے اوسکو مذہب اور دیگر کا عبث اور بیاوہ ہے اور کارخانہ عمل کا ضبط او
ربط سے باہر پھینکنا ہے اور راہ مصلحت سے باہر ڈالنا ہے اور جو شخص مقصد سلوک
طریق ورع اور احتیاط کا رکھے ہے اوسی مذہب واحد سے مختار روایت کہ دلیل
اوسکی احسن اور اقوی ہو اور فائدہ اوسکا عام اور تمام ہو اور احتیاط اوس میں اکثر
اور وافر ہو اختیار کرے اور براہ رخصت اور حیلہ اندوزی نہ جاوے اور یہ طریق متاخرین
کا ہے اور شک نہیں کہ یہ طریق محکم تر اور مضبوط تر ہے اور کہتے ہیں کہ طریق متقدمین
کا برخلاف طریق متاخرین کے تھا متقدمین تعیین مذہب کا اور اتباع مجتہد واحد کا
واجبات سے نہیں جانتے تھے تمام ہوا کلام شیخ عبدالحق کا یعنی علماء متاخرین
تعیین مذہب کا اور اتباع مجتہد واحد کا واجبات سے جانتے ہیں اور علماء متقدمین
تعیین مذہب کا اور اتباع مذہب واحد کا واجبات سے نہیں جانتے تھے لیکن طریق
علماء متاخرین محکم تر اور مضبوط تر ہے ردالمحتار و فتاویٰ خیریہ فی غیرہ پس خلاصہ

۴۰

کلام شیخ عبد الحق کا اور مرزا و متاخرین سے علماء کا زمانہ تقرر مذاہب اربعہ کی بیچ میں ٭

قال شاہ ولی اللہ الدهلوی فی الانصاف فی باب حکایۃ حال الناس اعلم ان الناس
کانوا قبل المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجتمعین علی التقلید لمذہب واحد بعینہ
وبعد المائتین ظہر فیہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من لا یعتمد علی
مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان انتہی کہا شاہ ولی اللہ
دہلوی نے اپنی کتاب میں کہ مسمی ہے بانصاف بیچ باب حکایت حال الناس میں کہ جان
یہہ بات کہ لوگ پہلی صدی اور دوسری صدی میں نہ تھے جمع تقلید پر ساتھ
مذہب ایک معین کے اور بعد دو سو برس کے ظاہر ہوا مذہب پکڑنا مجتہدین معینوں کا
اور قلیل ہا وہ شخص کہ نہ اعتماد کرے اوپر مذہب مجتہد معین کے اور یہی یہہ واجب
اس زمانہ میں تمام ہوا کلام شاہ ولی اللہ کا قال الحموی فی شرح الاشباہ فی کتاب
التعزیر وفی الفتح قالوا ان المنتقل من مذہب الی مذہب آخر یستوجب التعزیر انتہی
یعنی کہا فقہا نے کہ تحقیق انتقال کرنے والا ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے
گنہگار ہے مستحق تعزیر کا ہے قال الشامی فی شرح الدر المختار تحت قولہ ارتحل الی
مذہب الشافعی یعزر فان العلماء حاشاہم اللہ تعالی ان یریدوا الازدراء بمذہب
الشافعی وغیرہ بل یطلقون تلک العبارات للمنع من الانتقال خوفا من التلاعب
بمذہب المجتہدین ویدل علی ذلک ما فی القنیۃ رامزا لبعض الکتب المذہبیۃ لیس
للعامی ان یتحول من مذہب الی مذہب ویستوی فیہ الحنفی والشافعی انتہی کہا شامی نے
شرح در المختار میں بیچ اس قول کی ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر کہ تحقیق علماء پاک
اور منزہ کیا اونکو اللہ تعالی نے اس سے کہ ارادہ کریں وہ تحقیر مذہب امام شافعی وغیرہ

ازین ره با اختیار خود دهر راه دیگر رفتن و دری دیگر گرفتن عبث و یاوه باشد کار جا
عمل از ضبط بیرون افکندن و از راه مصلحت بیرون افتادن است و اگر قصد سلوک
طریق ورع و احتیاط دارد هم از مذهب واحد مختار روایتی که دلیلش احسن و اقوی
و فایده اش اعم و اتم و احتیاط در آن اکثر باشد و فرمود اختیار کند و براه رخصت عمل
سازد و حیله اندوزی نخرود و این طریق متاخران است و شک نیست که این طریق
محکم تر و مضبوط تر است و گویند که طریق پیشینیان برخلاف این بود و ایشان تعیین
مذهب و اتباع مجتهد واحد را از واجبات نمی دانستند انتهی کہا شیخ عبد الحق نے تحقیق
خاندین کا یہ چار مذہب ہیں اور ہر شخص جو ان چار مذاہب سے ایک مذہب
اختیار کرے اوسکو مذہب دیگر پکڑنا عبث اور بیاوہ ہے اور کارخانہ عمل کا ضبط اوس
رابطے سے باہر پھینکنا ہے اور راہ مصلحت سے باہر ڈالنا ہے اور جو شخص قصد سلوک
طریق ورع اور احتیاط کا رکھے ہے اوسی مذہب واحد سے مختار روایت کہ دلیل
اوسکی احسن اور اقوی ہو اور فائدہ اوسکا عام اور تمام ہو اور احتیاط اوس میں اکثر
اور موافر ہو اختیار کرے اور براہ رخصت اور حیلہ اندوزی نہ جاوے اور یہ طریق متاخرین
کا ہے اور شک نہیں کہ یہ طریق محکم تر اور مضبوط تر ہے اور کہتے ہیں کہ طریق متقدمین
کا برخلاف طریق متاخرین کے تہا متقدمین تعیین مذہب کا اور اتباع مجتہد واحد کا
واجبات سے نہیں جانتے تھے تمام ہوا کلام شیخ عبد الحق کا یعنی علماء متاخرین
تعیین مذہب کا اور اتباع مجتہد واحد کا واجبات سے جانتے ہیں اور علماء متقدمین
تعیین مذہب کا اور اتباع مذہب احد کا واجبات سے نہیں جانتے تھے لیکن طریق
علماء متاخرین محکم تر اور مضبوط تر ہے و هو المختار و فیه الخیر لا فی غیره خلاصه

۴۰

کلام شیخ عبد الحق کا اور مراد متاخرین سے علماء زمانہ اقرب بعد اسے اربعہ کی ہیں ؛

قال شاہ ولی اللہ الدہلوی فی الانصاف فی باب حکایۃ حال الناس اعلم ان الناس کانوا قبل المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجتمعین علی التقلید لمذہب واحد بعینہ وبعد المائتین ظہر فیہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من لا یعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان انتہی کہا شاہ ولی اللہ دہلوی نے اپنی کتاب میں کہ مسمّٰی بانصاف ہے باب حکایت حال الناس میں کہ جان یہہ بات کہ لوگ پہلی سینکڑی اور دوسری سینکڑی میں نہیں جمع تھے اوپر تقلید کرنے مذہب احد بعینہ کی اور بعد دو سو برس کی ظاہر ہوا مذہب پکڑنا مجتہدین معینوں کا اور قلیل ہوا وہ شخص کہ نہ اعتماد کرے اوپر مذہب مجتہدین کی اور یہی یہہ واجب اس زمانہ میں تمام ہوا کلام شاہ ولی اللہ کا قال الحموی فی شرح الاشباہ فی کتاب التعزیر وفی الفتح قالوا ان المنتقل من مذہب الی مذہب آثم یستوجب التعزیر انتہی یعنی کہا فقہا نے کہ تحقیق انتقال کرنے والا ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے گنہگار ہے مستحق تعزیر کا ہے قال الشامی فی شرح الدر المختار تحت قولہ ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر فان العلماء حاشاہم اللہ تعالی ان یریدوا الازدراء بمذہب الشافعی وغیرہ بل یطلقون تلک العبارات للمنع من الانتقال خوفا من التلاعب بمذہب المجتہدین ویدل علی ذلک ما فی القنیۃ رامزا لبعض الکتب المذہبیۃ لیس للعامی ان یتحول من مذہب الی مذہب ویستوی فیہ الحنفی والشافعی انتہی کہا شامی نے شرح در المختار میں نیچے اس قول کی ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر کہ تحقیق علما پاک اور منزہ کیا انکو اللہ تعالی نے اس سے کہ ارادہ کریں وہ تحقیر مذہب امام شافعی وغیرہ

یعنی مذاہب اربعہ سے بلکہ جاری کیا ہے اونہوں نے عبارات کو واسطے منع کرنیکے
انتقال سے واسطے خوف کرنے تلاعب فی الدین کے ساتھہ مذہب مجتہدین کے اور
دلالت کرتا ہے اوس پر وہ جو ہے قنیہ میں انہ روی بحوالہ بعض کتب مذہب کے نہیں
سیجتا ہے عامی کو یہ کہ انتقال کرے ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے اور
برابر ہے اس میں حنفی اور شافعی تمام ہوا کلام شامی کا قال الطحاوی فی شرح الدر
المختار فی کتاب الذبح قال بعض المفسرین ان اہل السنۃ والجماعۃ قد اجتمعت
الیوم فی المذاہب الاربعۃ ہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن
کان خارجا من ہذہ المذاہب فی ذلک الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار انتہی
کہا طحاوی نے شرح در المختار کی کتاب الذبح میں کہ کہا بعض مفسرین نے کہ تحقیق
اہل سنت وجماعت مجتمع ہوئے ہیں اب مذاہب اربعہ میں کہ وہ حنفی ہیں اور مالکی اور
شافعی اور حنبلی اور وہ شخص کہ خارج ان مذاہب اربعہ سے ہے وہ اہل بدعت اور
نار سے ہے تمام ہوا کلام طحاوی کا قال صاحب البحر الرائق فی الرسائل الزینیۃ فوجب
علی مقلد ابی حنیفۃ ان یعمل بقولہ ولا یجوز لہ العمل بقول غیرہ لما نقلہ الشیخ قاسم فی
تصحیحہ عن جمیع الاصولیین انہ لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق
وہو المختار فی المذہب انتہی کہا صاحب بحر الرائق نے رسایل زینیہ میں کہ واجب
ہے مقلد ابی حنیفہ پر یہ کہ عمل کرے ساتھہ قول اونکے اور نہیں جائز اوسکو
عمل کرنا ساتھہ قول غیر اونکے کے واسطے اوس دلیل کی کہ نقل کیا ہے اوسکو شیخ
قاسم نے تصحیح اپنی میں جمیع اصولیین سے کہ نہیں صحیح رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل
کے بالاتفاق اور یہی مختار ہے مذہب میں تمام ہوا کلام صاحب بحر الرائق کا

یعنی اگرچہ بعضی لوگوں سی جواز رجوع کرنیکا تقلید سی بعد عمل کی آیا ہی لیکن مختار اور قول
صحیح یہ ہی کہ نہین صحیح رجوع کرنا تقلید سی بعد عمل کی بالاتفاق پس ثابت ہوا کلام امام غزالی
اور عبد الوہاب شعرانی اور قہستانی اور شاہ ولی اللہ اور شیخ عبد الحق اور حموی
اور شامی اور صاحب بحر الرائق وغیرہم سی اتفاق علما اہل سنت وجماعت کا
اوپر تقلید مذہب واحد کی مذاہب اربعہ سی بطریق وجوب کی جیسا کہ مخفی نہین
ناظرین عبارات مذکورہ پر قال الملا علی القاری فی الرسالۃ فی جواب القفال بل
یجب حتما ان یعین مذہبا من ہذہ المذاہب اما مذہب الشافعی فی جمیع
الوقایع والفروع واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفۃ وغیرہم ولیس له
ان ینتحل من مذہب الشافعی فی البعض ما یہواہ ومن مذہب غیرہ فی الباقی
ما یرضاہ لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط وحاصله
انه یرجع الی نفی التکلیف لان مذہب الشافعی اذا اقتضی تحریم شیٔ ومذہب
غیرہ اباحۃ ذلک الشیٔ بعینہ وعلی العکس فہو ان شاء مال الی الحلال وان شاء
مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمۃ وذلک باطل انتہی کہا ملا علی قاری نے
رسالہ مین جو جواب قفال مین ہی کہ بلکہ واجب ہی اوسپر کہ معین کری ایک
مذہب ان مذاہب سی یا تو مذہب شافعی کا جمیع مسایل مین یا مذہب مالک کا
یا مذہب ابو حنیفہ وغیرہم کا اور نہین جائز اوسکو کہ لیوی مذہب شافعی سی
کچھہ جو چاہی اور مذہب غیر اوسکی سی باقی مین جو پسند کری اسواسطی کہ
تحقیق ہم اگر جائز رکھین اسکو تو البتہ پہنچاوی گا یہ طرف خبط کی اور طرف
خروج کی ضبط سی کہ حاصل اوسکا رجوع کرنا ہی طرف نفی تکلیف کی

یعنی مذاہب اربعہ سے الگ جاری کیا ہے اونہوں نے عبارات کو واسطے منع کرنے کے
انتقال سے واسطے خوف کرنے تلاعب فی الدین کی ساتھ مذہب مجتہدین کی اور
دلالت کرتا ہے اوس پر وہ جو ہے تنبیہ میں انہ روی بحوالہ بعض کتب مذہب کی نہیں
سمجھا سے عامی کو یہ کہ انتقال کرے ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کی اوسا
برابر ہے اس میں حنفی اور شافعی تمام ہوا کلام شامی کا قال الطحاوی فی شرح الدر
المختار فی کتاب الذبح قال بعض المفسرین ان اہل السنۃ والجماعۃ قد اجتمعت
الیوم فی المذاہب الاربعۃ ہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن
کان خارجا من ہذہ المذاہب فی ذلک الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار انتہی
کہا طحاوی نے شرح در المختار کی کتاب الذبح میں کہ کہا بعض مفسرین نے کہ تحقیق
اہل سنت وجماعت مجتمع ہوئے ہیں اب مذاہب اربعہ میں کہ وہ حنفی ہیں اور مالکی اور
شافعی اور حنبلی اور وہ شخص کہ خارج ان مذاہب اربعہ سے ہے وہ اہل بدعت اور
نار سے ہے تمام ہوا کلام طحاوی کا قال صاحب البحر الرائق فی الرسائل الزینیۃ فوجب
علی مقلد ابی حنیفۃ ان یعمل بقولہ ولا یجوز لہ العمل بقول غیرہ لما نقلہ الشیخ قاسم فی
تصحیحہ عن جمیع الاصولیین انہ لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق
وہو المختار فی المذہب انتہی کہا صاحب بحر الرائق نے رسائل زینیہ میں کہ واجب
ہے مقلد ابی حنیفہ پر یہ کہ عمل کرے ساتھ قول اونکے اور نہیں جائز اوسکو
عمل کرنا ساتھ قول غیر اونکے کے واسطے اس دلیل کی کہ نقل کیا ہے اوسکو شیخ
قاسم نے تصحیح اپنی میں جمیع اصولیین سے کہ نہیں صحیح رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل
کے بالاتفاق اور یہی مختار ہے مذہب میں تمام ہوا کلام صاحب بحر الرائق کا

یعنی اگرچہ بعضی لوگون سی جواز رجوع کرنیکا تقلید سی بعد عمل کی آیا ہی لیکن مختار اور تحقیق یہی ہی کہ نہین صحیح رجوع کرنا تقلید سی بعد عمل کی بالاتفاق لیس ثابت ہوا کلام امام غزالی اور عبد الوہاب شعرانی اور قہستانی اور شاہ ولی اللہ اور شیخ عبد الحق او حموی اور شامی اور صاحب بحر الرائق وغیرہم سی اتفاق علماء اہل سنت وجماعت کا اوپر تقلید مذہب واحد کی مذاہب اربعہ سی بطریق وجوب کی جیسا کہ مخفی نہین ناظرین عبارات مذکورہ پر قال الملا علی القاری فی الرسالۃ فی جواب القفال بل یجب حتما ان یعین مذہبا من ہذہ المذاہب اما مذہب الشافعی فی جمیع الوقایع والفروع واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفۃ وغیرہم ولیس ان ینتحل من مذہب الشافعی فی البعض ما یہواہ ومن مذہب غیرہ فی الباقی ما یرضاہ لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط حاصلہ انہ یرجع الی نفی التکلیف لان مذہب الشافعی اذا اقتضی تحریم شئ ومذہب غیرہ اباحۃ ذلک الشئ بعینہا وعلی العکس فہو ان شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمۃ وذلک باطل انتہی کہا ملا علی قاری نے رسالہ مین جو جواب قفال مین ہی کہ بلکہ واجب ہی اوسپر کہ معین کری ایک مذہب ان مذاہب سی یا تو مذہب شافعی کا جمیع مسایل مین یا مذہب مالک کا یا مذہب ابو حنیفہ وغیرہم کا اور نہین جائز اوسکو کہ لیوی مذہب شافعی سی کچھ جو چاہی اور مذہب غیر اوسکی سی باقی مین جو پسند کری اسواسطی کہ تحقیق ہم اگر جائز رکھین اسکو تو البتہ ہو پہنچاوی گا یہ طرف خبط کی اور طرف خروج کی ضبط سی کہ حاصل اوسکا رجوع کری ... نفی ...

ان الحق بحداق الجامد مفقود کرشاید ایکی ہی قل اس کیونکہ حق انہونی ہو کا بانہ السلام

یعنی مذاہب اربعہ سی ملکہ جاری کیا ہی اور انہون نی عبارات کو واسطی منع کرنیکے
انتقال سی واسطی خوف کرنی تلاعب فی الدین کی ساتھہ مذہب مجتہدین کی اور یہ
دلالت کرتا ہی اوس پر وہ جو ہی قنیہ مین اور روی بحوالہ بعض کتب مذہب کی نہیں
پہنچتا ہی عامی کو یہ کہ انتقال کری ایک مذہب سی طرف دوسری مذہب کی اور یہ
برابر ہی اس مین حنفی اور شافعی تمام ہوا کلام شامی کا قال الطحاوی فی شرح الدر
المختار فی کتاب الذبح قال بعض المفسرین ان اهل السنة والجماعة قد اجتمعت
الیوم فی المذاهب الاربعة هم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن
کان خارجا من هذه المذاهب فی ذلک الزمان فهو من اهل البدعة والنار انتهی
کہا طحاوی نی شرح در المختار کی کتاب الذبح مین کہ کہا بعض مفسرین نی کہ تحقیق
اہل سنت وجماعت مجتمع ہوئی ہین اب مذاہب اربعہ مین کہ وہ حنفی ہین اور مالکی اور
شافعی اور حنبلی اور وہ شخص کہ خارج ان مذاہب اربعہ سی ہی وہ اہل بدعت اور
نار سی ہی تمام ہوا کلام طحاوی کا قال صاحب البحر الرائق فی الرسائل الزینیة فوجب
علی مقلد ابی حنیفة ان یعمل بقوله ولا یجوز له العمل بقول غیره لما نقله الشیخ قاسم فی
تصحیحه عن جمیع الاصولیین انه لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق
وهو المختار فی المذهب انتهی کہا صاحب بحر الرائق نی رسائل زینیہ مین کہ واجب
ہی مقلد ابی حنیفہ پر یہ کہ عمل کری ساتھہ قول اونکی کی اور نہیں جائز اوسکو
عمل کرنا ساتھہ قول غیر اونکی کے واسطی اس دلیل کی کہ نقل کیا ہے اوسکو شیخ
قاسم نی تصحیح اپنی مین جمیع اصولیین سی کہ نہیں صحیح رجوع کرنا تقلید سی بعد عمل
کی بالاتفاق اور یہی مختار ہے مذہب مین تمام ہوا کلام صاحب بحر الرائق کا

۴۳

یعنی اگر چہ بعضی لوگون سی جواز رجوع کرنیکا تقلید سی بعد عمل کی آیا ہی لیکن مختار اور تحقیق
ہین یہ ہی کہ نہین صحیح رجوع کرنا تقلید سی بعد عمل کی بالاتفاق نہین ثابت ہوا کلام امام
اور عبد الوہاب شعرانی اور قہستانی اور شاہ ولی اللہ اور شیخ عبد الحق اور حموی
اور شامی اور صاحب بحر الرائق وغیرہم سی اتفاق علما اہل سنت وجماعت کا
اوپر تقلید مذہب واحد کی مذاہب اربعہ مین بطریق وجوب کی جیسا کہ مخفی نہین
ناظرین عبارات مذکورہ پر قال الملا علی القاری فی الرسالۃ فی جواب القفال بل
یجب حتما ان یعین مذہبا من ہذہ المذاہب اما مذہب الشافعی فی جمیع
الوقایع والفروع واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفۃ وغیرہم ولیس له
ان ینتحل من مذہب الشافعی فی البعض ما یہواہ ومن مذہب غیرہ فی الباقی
ما یرضاہ لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط حاصله
انه یرجع الی نفی التکلیف لان مذہب الشافعی اذا اقتضی تحریم شئ ومذہب
غیرہ اباحۃ ذلک الشئ بعینه وعلی العکس فہو ان شاء مال الی الحلال وان شاء
مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمۃ وذلک باطل یعنی کہا ملا علی قاری نے
رسالہ مین جو جواب قفال مین ہی کہ بلکہ واجب ہی اوسپر کہ معین کری ایک
مذہب ان مذاہب سی یا تو مذہب شافعی کا جمیع مسایل مین یا مذہب مالک کا
یا مذہب ابو حنیفہ وغیرہم کا اور نہین جائز اوسکو کہ لیوی مذہب شافعی سی
کچھہ جو چاہی اور مذہب غیر اوسکی سی باقی مین جو پسند کری اسواسطی کہ
تحقیق ہم اگر جائز رکھین اسکو تو البتہ پہونچاویگا یہہ طرف خبط کی اور طرف
خروج کی ضبط سی کہ حاصل اوسکا رجوع کرنیکا طرف نفی تکلیف کے اسواسطے

حاصل مین

[illegible]

که مذهب شافعی کا چاہتا ہو تحریم ایک شی کو اور مذهب غیر کا چاہتا ہو اباحت اس شی

کو بعینه یا بالعکس پس وه اگر چاہی تو مائل ہو طرف حلال کی اور اگر چاہی تو

مائل ہو طرف حرام کی پس نہ متحقق ہوئی حلت اور نہ حرمت اور اس مین انتفا کرنا

تکلیف کا ہی اور باطل کرنا قاعده اس تکلیف کا اور حرج اور کمینہ ڈھونڈھنا ہے قاعده سی

تکلیف کا اور یہه باطل ہی یعنی بالاجماع لان حفظ الدین واجب وذلک لم یحصل

الا به فیکون واجبا لان مقدمة الواجب واجب بالاجماع یعنی اگر پکڑنا ہم اتباع

مذهب واحد کا واجب تو اسوقت مباح ہوگا یہه که عمل کری کسی مجتهد کی قول پر

جو چاہی اقوال مجتهدین سی صحابه سی لیکر آخر تک پس اسوقت سوای مسئلہ اجماعیه

کی کوئی شخص کسی مسئلہ مین مکلف نرہی گا نہ حلت مین اور نہ حرمت مین لیکن [illegible]

دیکھا اسوقت برہم درہم ہو جاوی گا سب یہه حلال اور مباح ہو جاوی گا سوای

امر مجمع علیه کی حاصل اسکا یہه ہی که اگر تقلید مذهب واحد کی واجب نہو تو سب

تکالیف شرعیه سوای امر مجمع علیه کی منتفی اور باطل ہو جاوینگی فثبت ان تقلید

المذهب الواحد واجب لان حفظ الدین واجب وذلک لم یحصل الا به فیکون

واجبا لان مقدمة الواجب واجب قال الشیخ احمد فی تفسیره الاحمدی تحت

ایت ففهمناها سلیمن اذا التزم احد مذهبا وجب علیه ان یداوم علی مذهب

التزمه ولا ینتقل عنه الی اخر انتهی کہا شیخ احمد نی بیچ تفسیر احمدی کی

اس آیت ففهمناها سلیمان کی بیچ جبکہ لازم پکڑا کسی شخص نے مذهب کو تو واجب ہی

اوسپر که دوام کرے مذهب ملتزم پر اور نہ انتقال کری طرف مذهب اور کے

قال فی الفتاوی العالمگیریة فی کتاب التحری حنفی ارتحل الی مذهب الشافعی یعزر

۴۵

كذا في جواهر الاخلاطي انتهى كما فتاوی عالمگیری کی کتاب التعزیر میں کہ جو شخص
انتقال کری طرف مذہب شافعیہ کی تو تعزیر دیا جاوی جیسا کہ جواہر اخلاطی میں ہے
قال في الدر المختار في كتاب التعزير ارتحل الى مذهب الشافعي يعزر كذا في السراجية
انتهى کما در مختار کی کتاب التعزیر میں کہ جو شخص انتقال کری طرف مذہب شافعی کے
تعزیر دیا جاوی جیسا کہ سراجیہ میں ہے قال في القنية ليس للعامي ان يتحول من مذهب الى
مذهب ويستوي فيه الحنفي والشافعي انتهى کما قنیہ میں کہ نہیں جائز عامی کو
کہ انتقال کری ایک مذہب سی طرف دوسری مذہب کی اور برابر ہی اس حکم میں
حنفی اور شافعی انتهى قال صاحب البحر الرائق في الرسائل الزينية قال ابن
الهمام في فتح القدير بعد ما ظهر ان الصواب ما ذهب اليه ابو حنيفة وان العمل
على مقلديه واجب لافتاء بغيره لا يجوز انتهى کما صاحب بحر الرائق نی رسائل
زینیہ میں کہ کہا ابن الہمام نی فتح القدیر میں بسبب اسکی ظاہر ہوا کہ صواب وہ ہے
کہ گئی ہیں طرف اسکی ابو حنیفہ اور تحقیق عمل اوپر مقلدین ابو حنیفہ کی واجب ہے
اور نہیں جائز فتوی دینا مقلدین ابو حنیفہ کو ساتھہ قول غیر ابو حنیفہ کی تمام ہوا کلام
ابن الہمام صاحب فتح القدیر کا قال الطحطاوي في شرح الدر المختار في بحث الشفق
قال صاحب الهداية في التجنيس الواجب عندي ان يفتى بقول ابي حنيفة على كل حال
یعنی کہا طحطاوی نی شرح در مختار کی بحث شفق میں کہ کہا صاحب ہدایہ نے تجنیس میں
کہ واجب ہے نزدیک میرے کہ فتوی دیا جاوی ساتھہ قول ابی حنیفہ کے ہر حال قال
في الدر المختار في كتاب القضاء وفي شرح الوهبانية للشرنبلالي قضى من ليس
مجتهدا كالحنفية زماننا بخلاف مذهبه عامدا لا ينفذ اتفاقا انتهى

کہا درمختار کی کتاب قضا میں کہ شرح وہبانیہ للشرنبلالی میں ہی کہ حکم کیا مقلد نے
جیسا کہ حنفیہ ہماری زمانی کی ہیں مخالف مذہب اپنی کی عمدا تو نہ نافذ ہوگا یہ حکم
اوسکا بالاتفاق قال ابن الشحنة فی شرح منظومة ابن وہبان فی فصل اداب القاضی
اشتمل البیتان علی مسئلة قضاء القاضی المقلد الذی لیس من اهل الاجتهاد
کحنفیة زماننا بخلاف مذهب من یقلده هل یصح ام لا وحاصل ما فی المسئلة
انهم قالوا اذا حکم القاضی المقلد بخلاف مذهبه ذاکرا مذهبه لا یمضی حکمه قال
فی خزانة الاکمل عن شرح الجامع الکبیر ان هذا بلا اختلاف بین اصحابنا انتهی
کہا ابن شحنہ نے شرح منظومہ ابن وہبان کی فصل آداب قاضی میں کہ شامل ہیں دو
بیت اس مسئلہ پر کہ قضا قاضی مقلد غیر مجتہد کی مثل حنفیہ زمانی ہماری کی مخالف
مذہب اپنی کی صحیح ہی یا نہیں حاصل ما فی المسئلہ یہہ ہی کہ محققین علما کہتی ہیں
جسوقت حکم کری قاضی مقلد مخالف مذہب اپنی کی درحالیکہ ذاکر ہو مذہب اپنی کا
تو نہیں جائز ہے یہہ حکم اوسکا کہا خزانہ اکمل میں شرح جامع کبیر سی کہ یہہ متفق علیہ ہے
درمیان ہماری ائمہ کی قال فی النقایة شرح مختصر الوقایة فی کتاب القضاء
ذکر ابوبکر الرازی انه لو قضی بخلاف مذهبه مع العلم لم یجز عند الکل فی قولهم انتهی
کہا نقایہ شرح مختصر وقایہ کی کتاب قضا میں کہ ذکر کیا ابوبکر رازی نے کہ اگر حکم کری
قاضی مخالف مذہب اپنی کی جانکر تو نہیں جائز ہے یہہ حکم بالاتفاق قال فی التوضیح
فی بحث التسمیع لا حجر ان یکون حنفیا فی بعض المسائل وشافعیا فی بعض المسائل
کما عرف فی مسائل التقلید انتهی وعلیه مو بعض علماء مکة المعظمة والمدینة
المنورة حرسهما الله تعالی کہا توضیح کی بحث تسمیع میں کہ نہیں خیر اسمیں کہ ہو

حنفی بعض مسایل میں اور شافعی بعض مسایل میں اور ایسی عبارت پر مہریں
علماء مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ہیں کہ نگاہ رکھی اونکو اللہ تعالی پس حاصل ہوا
ان عبارات علماء ثقات اور فضلای ثقات اور کتب متداولہ معتبرہ مشہورہ سے
کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کی اس زمانہ میں تقلید مذہب خاص کی وجوب
ولازم ہی واسطے حفظ دین کی پس لامذہب جو مقلدین مذہب خاص کو بدعتی اور
مشرک کہتی ہیں اور عمل بہ کرتی ہیں کہ بیا او وقات خارج مذاہب ائمہ اربعہ سے
ہوتا ہی تو وہ لوگ فرقہ اہل بدعت سی ہیں جیسا کہ عبارت طحطاوی سی منصوص اور
مصرح ہی اور مردود اور گمراہ ہیں جیسا کہ مولوی نذیر حسین صاحب ثانی ہیں
باوجود اسکی کہ وہ لوگ خود اقرار کرتی ہیں کہ مولوی نذیر حسین صاحب ہماری پیشوا
اور مقتدا ہیں اس باب میں اور وہ عبارت مولوی نذیر حسین صاحب کی مہری
یہہ ہی ۔ کہ جو شخص کہ مذہب خاص کی پیروی کرنیکو بدعت اور ضلالت
کہتا ہی وہ مردود اور گمراہ ہی

ابو سعید محمد
نذیر حسین

جواب صحیح اور درست ہے
موافق کتب متداولہ معتبرہ کی لامذہبوں کی پیچھی نماز پڑھنی نادرست ہی اور تقلید
امام واحد کی واجب ہی اور تقلید مذہب خاص کی کرنیوالوں کو برا کہنے والے
مردود و گمراہ ہیں خارج از اہل سنت وجماعت واللہ اعلم بالصواب

ضیاء الدین احمد خیر خواجہ	محمد کرم اللہ	عبدہ محمد یوسف

لقد اصاب من اجاب جزاہ اللہ حسن المآب واللہ اعلم بالصواب

عبدہ ام الکتاب | عبد القادر الخالق | عبدہ محمد قطب الدین

علی مسئلہ فیہا فان خلفنا منہا خرق الاجماع اسمی فہذا سواء الحق والحق یعلو ولا یعلی

الجواب صحيح والمجيب وهو المولوى محمد شاہ نجیح والبیان فصیح وخلاف الحق
انہ قبیح واتباع الحق واتباعہ حسن وصریح کما ہو من اجلاح اہل الحق

محمد ہاشم | سبحان بخش | چونکہ جناب مولوی محمد سید نذیر حسین صاحب

فتوی ہیں کہ فقیر کے پاس ہی اسقدر رقم اپنی ہاتھ سے فرما کر

فرمایا ہی عبارتہ بکذا بعینہ جو شخص مذہب خاص کی پیروی کرنیکو

کہتا ہی وہ مردود اور گمراہ ہی آپ جنکے وہ مردود

تو بیشک اسکی بھی نماز جائز ہنیں | مولوی

اور مجیب رحمہ اللہ نے کتب معتبرہ کا اتمام فرمایا

فی الحقیقت التزام تقلید مذہب معین کا اولی اور احسن

جلیا سہل ہوجاتا ہے لیکن جسکو اللہ تعالی مرتبہ تحقیق و اجتہاد کا دی

کیوں تقلید کری تقلید تو واسطے بے علموں کے ہے جو درجہ تحقیق و اجتہاد کو نہ پہنچے

ہوں فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور نماز حنفی کی بھی شافعی کی یا شافعی کی

کی بھی حنفی کی جب درست ہوگی کہ امام رعایت کریگا شرائط اور ارکان مقتدی کے

مذہب کا ہوگا والا نہ قال فی البحر الرائق شرح کنز الدقائق اما الصلوۃ خلف الشفعوی

فحاصل ما فی المجتبی انہ ان کان مراعیا للشرائط والارکان عندنا فالاقتداء بہ صحیح

والاخلاف ولا خصوصیۃ للشافعیۃ بل الصلوۃ خلف کل مخالف کذالک انتہی کلامہ

محمد عبد القادر | محمد عبد الحکیم

واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب

الجواب صحیح وعلیہ العمل فی المکۃ المعظمۃ زادہا اللہ شرفا والمجیب المولوی
محمد شاہ کہ صاحب رسالہ مدار الحق کے ہیں بعد رسالہ یوسف بہت خوب لکھی ہے

۴۹

بروایات معتمدہ سیظہر علی الناظرین حسنہا اذ تم بعون اللہ جواب مین معیار الحق کی
جو مصنف مولوی نذیر حسین صاحب پوربی کا ہی یہہ رسالہ ہی رد مقدمہ لامذہبی
مین بی نظیر ہی من شاء فلینظر الیہ بعین الانصاف واللہ اعلم بالصواب
الحق ان التزام اتباع المذہب من المذاہب الاربعۃ کان معقولا ومنقولا + واقتداء
الحنفی خلف الشافعی للاحتیاط لیس قولا مقبولا + ومن لا مذہب فی ہذا الیوم مذبذب
بین الحق والباطل و فی یوم الجزاء کان مسئولا ومن یقول ان متبع المجتہد من المجتہدین
لا سیما الامام الاعظم کانوا فی خیر القرون مشرک فیکون فی ہذہ الحیوۃ الدنیا وفی
الاخرۃ مذموما و مخذولا ومن لا ینسب الی مولا ولا مؤلا فلن تجد لہ سبیلا
مقبولا و جواب المجیب حق ولا قیل وقال ‖ اس جواب فتوی کو
جو مولوی صاحب نے میرے پاس بھیجا اور مینے اول سے آخر تک بنظر غور دیکھا
بہت صحیح اور درست پایا اور روایات مفتی بہ سے نہایت مستند اور مملو اس
حسن سعی کی حق سبحانہ تعالی مولف کو جزا دیوے یعنی عند اللہ ماجور اور عند
الناس مشکور کرے اسواسطے مجہہ احقر الناس نے بہی مہر تصدیق اپنی ثبت کی
رأیت وقرأت ہذا السوالات والجوابات بکتب الفقہ والاصول و
مطابقا لفتوی العلماء الفحول الذی کتب من قبل ہذا وعلیہ مواہیر العلماء خصوصا
مولانا مولوی محمد نذیر حسین صاحب مد ظلہ العالی فمن خالف من ہذا فہو لا الی ہولاء
ولا الی ہؤلاء و دخل تحت وعید من شذ شذ فی النار اللہم احفظنا من خلاف
عقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ آمین ثم آمین کتبہ خواجہ محمد اشرف علی غفر اللہ ولوالدیہ
وحسن الیہما والیہ من احقر التلمیذ مولانا و بالفضل اولینا مولانا مولوی

الجواب صحیح والمجیب هو المولوی محمد شاه صحیح والبیان فصیح و خلاف الحق

انه قبیح واتباع الحق و انه حسن و صریح کما هو من اجماع اهل الحق ... محمد ...

محمد ہاشم | سبحان بخش

جو که جناب مولوی محمد سید نذیر حسین ...

فتوی ہیں که فقیر کی پاس بھی اسقدر ترمیم اپنی ہاتھ سی فرما کر ...

فرمایا ہی عبارت ہکذا بعینه جو شخص مذہب خاص کی ...

کہتا ہی وه مردود ہی اور گمراه ہی ...

تو بی شک اسکی پیچھی نماز جائز ہے ...

اور مجیب رحمة الله نے کتب معتبره ... تمام فرمایا ...

فی الحقیقت التزام تقلید مذہب معین کا اولی اور مستحسن ...

جاتا سہل ہو جاتا ہے لیکن جسکو الله تعالی مرتبه تحقیق و اجتهاد کا دیا ہو

کیون تقلید کری تقلید تو واسطی بی علمون کے ہے جو درجه تحقیق و اجتهاد کو نه پہنچی

ہون فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور نماز حنفی کی پیچھی شافعی کی یا شافعی

کی پیچھی حنفی کی جب درست ہوگی که امام رعایت کرے الشرائط اور ارکان مقتدی کے

مذہب کا ہوگا والا نه قال فی البحر الرائق شرح کنز الدقایق باب الصلوة خلاف فیه

فحاصل ما فی المجتبی انه ان کان مراعیا للشرائط والارکان عندنا فالاقتداء به صحیح

والاخلاف ولاخصوصیة للشافعیة بل الصلوة خلف کل مخالف کذلک انتهی بکلامه

محمد عبد القادر | محمد عبد الحکیم

والله اعلم بالصواب وعنده ام الکتاب

الجواب صحیح وعلیه العمل ... المکة المعظمة زادها الله شرفا والمجیب ... المولوی

محمد شاه که صاحب رساله ... ہیں یہ رساله ... بہت خوب ...

بروایات معتمدہ مسیفر علی الناظرین حسنہا اذ اتم بعون اللہ جواب مین معیار الحق کی
جو مصنفہ مولوی نذیر حسین صاحب پوربی کا ہی یہہ رسالہ بہی رد مقدمہ لامذہبی
مین بی نظیری من حیث فلینظر الیہ بعین الانصاف واللہ اعلم بالصواب [محمد معصوم علی عفی عنہ]
الحق ان التزام اتباع المذہب من المذاہب الاربعۃ کان معقولا ومنقولا وواقتدا ر
الحنفی خلف الشافعی لا حتیاط لیس بقولا معقولا ومن لا مذہب لہ فی ہذا الیوم مذبذب
بین الحق والباطل حق فی یوم الجزاء کان مسؤلا ومن یقول ان متبع المجتہد من المجتہدین
لا سیما الامام الاعظم کانوا فی خیر القرون مشرک فیکون فی ہذہ الحیوۃ الدنیا وفی
~~الاخرۃ مرء وداء مذلولا~~ ومن لا ینسب لی ثقولا ولا مؤلا فلن یجد لہ سبیلا
مقبولا وجواب المجیب حق ولا قبل وقال [الملقب حکیم رحیم محمد مسعود] اس جواب فتوی کو
جو مولوی صاحب نے میری پاس بہیجا اور مینے اول سے آخر تک بنظر غور دیکہا
بہت صحیح اور درست پایا اور روایات مفتی بہ بہی نہایت مستند او رملو اس
حسن سعی کی حق سبحانہ تعالی مولف کو جزا دیوی یعنی عنداللہ ماجور اور عند
الناس مشکور کری اسواسطی محبہا احقر الناس نے بہی مہر تصدیق اپنی ثبت کی
[حکیم غلام علی خان] رأیت وقرأت ہذا السوالات والجوابات بکتب الفقہ والاصول و
مطابقا لفتوی العلماء الفحول الذی کتب من قبل ہذا وعلیہ مواہیر العلماء خصوصا
مولانا مولوی محمد نذیر حسین صاحب مد ظلہ العالی فمن خالف من ہذا قولا الی ہولاء
ولا الی ہؤلاء دخل تحت وعید من شذ شذ فی النار اللہم احفظنا من خلاف
عقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ آمین ثم آمین کتبہ خواجہ محمد اشرف علی غفر اللہ ولوالدیہ
واحسن الیہما والیہ من احقر التلمیذ مولانا وبالفضل اولینا مولانا مولوی

محمد اسحاق مہاجر فی سبیل اللہ قدس اللہ سرہ العزیز | خواجہ محمد قمر الدین | محمد ضیاء الدین

الجواب صحیح من کتب الادلۃ الفقہ والاصول وختمت علی کلمۃ الروایات الفقہیۃ المعتبرۃ | محمد یوسف علی خان

تمت الکتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان شرع متین اس امر میں کہ مقتدی کو
پس امام آمین آہستہ کہنی اولی اور انسب ہے یا پکار کی **جواب** بر ماہران تفاسیر
قرانی اور احادیث نبوی مخفی اور محتجب نہی کہ لفظ آمین کا جو کہ بعد ولا الضالین
کی کہتی ہیں دعا ہی چنانچہ اس سی یہیں ہی کیونکہ موسی اور ہارون کو اللہ تعالی نے
کما فی الجلالین دعا علیہم وامن ھارون علی دعائہ قال اللہ تعالی
قد اجیبت دعوتکما پس اس آیت سی ثابت ہوا کہ آمین دعا ہی اور
اخفاء اسکا اولی ہی جیسا کہ کہا ہی صاحب تفسیر مدارک نی کان موسی
علیہ السلام یدعو وھارون یومن فثبت ان التامین دعاء فکان اخفاؤہ
اولی انتھی ما فی المدارک اور دوسری جاہی تفسیر سورہ فاتحہ میں صاحب مدارک نے
لکھا ہی کہ آمین قران میں سی نہیں ہی وقال علیہ السلام لقننی جبریل آمین
عند فراغی من قرأۃ الفاتحۃ الکتاب وقال انہ کالختم علی الکتاب و آمین من
القران بدلیل انہ لم یثبت فی المصاحف مدارک اور یہی کہا ہی صاحب

نعالم التنزیل نی کہ آمین دعا ہی اجیبت دعوتکما انما نسب الیہما والدعاء
کان من موسیٰ لانہ روی ان موسیٰ کان یدعوا وھارون یومن والتابین دعاء
اور اسی طرح سی کہا ہی صاحب تفسیر حسینی نی ہی اور کہا عطا نی کہ آمین دعا ہے
جیساکہ صحیح بخاری مین آیا ہی اور اسی سبب سی کہ آمین قرآن مین سی نہین ہے
کتابت بیچ آمین کی قرآن مین درست نہین ہی اور نہ چاہیئے کوئی لکھتا ہی حسن حصین
یہہ امر ثابت ہوا کہ آمین دعا ہی تواب معلوم کرنا چاہیئے کہ اصل دعا مین اخفا ہی یعنی
دعا کو پوشیدہ اللہ تعالیٰ سی طلب کری جیساکہ خود اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین
فرماتا ہی ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ ای سرا پس کلام الٰہی سی آہستہ کہنا آمین کا
ثابت ہی نہ کہ پکار کی کیونکہ آیت مطلق ہی چاہیئے دعا بیرون نماز ہو اور چاہی اندرون
نماز پس بحسب قاعدہ اصول فقہ مطلق اپنی اطلاق پر عمل کریگا تاوقتی کہ تخصیص اس
مثل آیت وحدیث متواتر ـــــ .... وحدیث مشہور نہ پائی جاوی اور تخصیص
آمین کی کسی آیت یا حدیث مشہور سی نہین پائی گئی پس لازم ہوا کہ آمین کو اندرون
نماز کی آہستہ سی کہنا چاہیئے جیساکہ کہا ہی ملا علی قاری نی قلت مع ان الاصل
فی الدعاء بقولہ تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ الخ اخفا ولا شک ان امین دعاء
ولان امین لیس من القرآن اجماعا فلا ینبغی ان یکون فیہ صوت القرآن کما انہ لا
لا یجئی کتابتہ فی المصحف ولھذا اجمعوا علی اخفاء التعوذ بکونہ لیس من القرآن مرقات
مختصرا یعنی اصل دعا مین اخفا ہی اور بی شک کہ آمین دعا ہی پس آمین مین بھی
اخفا چاہیئے اور دلیل دوسری یہہ کہ آمین بالاجماع قرآن مین سی نہین ہی پس لائق
نہین ہی کہ صوت آمین کی مثل صوت قران کی ہو اسی واسطی اجماع اس امر پر کیا

کہا در مختار کی کتاب قضا میں کہ شرح وہبانیہ للشرنبلالی میں ہی کہ حکم کیا مقلد نے و
جیسا کہ حنفیہ ہماری زمانے کی ہیں مخالف مذہب اپنے کی عمداً تو نہ نافذ ہوگا یہ حکم
اوسکا بالاتفاق قال ابن الشحنة فی شرح منظومة ابن وہبان فی فصل آداب القاضی
اشتمل البیتان علی مسئلة قضاء القاضی المقلد الذی لیس من اهل الاجتهاد
کحنفیة زماننا بخلاف مذهب من یقلده هل یصح ام لا حاصل ما فی المسئلة
انهم قالوا اذا حکم القاضی المقلد بخلاف مذهبه ذاکرا مذهبه لا یصح حکمه قال
فی خزانة الاکمل عن شرح الجامع الکبیر ان هذا بلا خلاف بین اصحابنا انتهی
کہا ابن شحنہ نے شرح منظومہ ابن وہبان کی فصل آداب قاضی میں کہ شتمل ہیں دو
بیت اس مسئلہ پر کہ قضا قاضی مقلد غیر مجتہد کی مثل حنفیہ زمانے ہماری کی مخالف
مذہب اپنے امام کی صحیح ہی یا نہیں حاصل مافی المسئلہ یہہ ہی کہ تحقیق علما کہتی ہیں
جسوقت حکم کرے قاضی مقلد مخالف مذہب اپنے کی درحالیکہ ذاکر ہو مذہب اپنے کا
تو نہیں جائز ہیہ حکم اوسکا کہا خزانہ الاکمل میں شرح جامع کبیر سی کہ یہہ متفق علیہ ہے
درمیان ہماری ائمہ کی قال فی النقایة شرح مختصر الوقایة فی کتاب القضاء
ذکر ابو بکر الرازی انه لو قضی بخلاف مذهبه مع العلم لم یجز فی قولهم انتهی
کہا نقایہ شرح مختصر وقایہ کی کتاب قضا میں کہ ذکر کیا ابو بکر رازی نے کہ اگر حکم کرے
قاضی مخالف مذہب اپنے کی جانکر تو نہیں جائز ہیہ حکم بالاتفاق قال فی التوضیح
فی بحث التسمیع لا حجر ان یکون حنفیا فی بعض المسائل وشافعیا فی بعض المسائل
کما عرف فی مسائل التقلید انتهی وعلیه مواخذ علماء مکة المعظمة والمدینة
المنورة حرسهما الله تعالی کہا توضیح کی بحث تسمیع میں کہ نہیں خوف اسمیں کہ ہو

حنفی بعض مسایل مین اور شافعی بعض مسایل مین اور اسی عبارت پر مہرین
علماء مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ہین کہ نگاہ رکھی اونکو اللہ تعالی پس حاصل ہوا
ان عبارات علماء ثقات اور فضلای ثقات اور کتب متداولہ معتبرہ مشہورہ سے
کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کی اس زمانہ مین تقلید مذہب خاص کی واجب
ولازم ہی واسطی حفظ دین کی پس لامذہب جو مقلدین مذاہب خاص کو بدعتی اور
مشرک کہتی ہین اور عمل بعہ کرتی ہین کہ بالاتفاق خارج مذاہب ائمہ اربعہ سے
ہوتا ہی وہ لوگ فرقہ اہل بدعت سی ہین جیسا کہ عبارت طحطاوی سی منصوص اور
مصرح ہی اور مردود اور گمراہ ہین جیسا کہ مولوی نذیر حسین صاحب ثانی ہین
باوجود اسکی کہ وہ لوگ خود اقرار کرتی ہین کہ مولوی نذیر حسین صاحب ہماری پیشوا
اور مقتدا ہین اس باب مین اور وہ عبارت مولوی نذیر حسین صاحب کی مہری
یہ ہی ۱۲ کہ جو شخص کہ مذہب خاص کی پیروی کرنیکو بدعت اور ضلالت
کہتا ہی وہ مردود اور گمراہ ہی (سید محمد نذیر حسین) جواب صحیح اور درست ہے
موافق کتب متداولہ معتبرہ کی لامذہبون کی پیچھے نماز پڑھنی نادرست ہی اور تقلید
امام واحد کی واجب ہی اور تقلید مذہب خاص کی کرنیوالون کو برا کہنے والے
مردود و گمراہ ہین خارج از اہل سنت وجماعت واللہ اعلم بالصواب

(ضیاء الدین احمد خیر خواجہ) (محمد کرم اللہ) (عبدہ محمد یوسف)

لقد اصاب من اجاب جزاہ اللہ حسن المآب واللہ اعلم بالصواب

عبدہ ام الکتاب (ابو القاسم الخالق) (عبدہ محمد قطب الدین)

علی ستافیانہ فیان خلفا منہا خرقا الجماع اسمی فہذا ہو الحق والحق یعلو ولا یعلی

کہا درمختار کی کتاب قضا میں کہ شرح وہبانیہ للشرنبلالی میں ہی کہ حکم کیا مقلد نے برخلاف

جیسا کہ حنفیہ ہماری زمانی کی ہیں مخالف مذہب اپنی کی عمدا تو نہ نافذ ہوگا یہ حکم

اوسکا بالاتفاق قال ابن الشحنۃ فی شرح منظومۃ ابن وہبان فی فصل احوال القاضی

اشتمل البیتان علی مسئلۃ قضاء القاضی المقلد الذی لیس من اھل الاجتہاد

کحنفیۃ زماننا بخلاف مذہب من یقلدہ ھل یصح ام لا حاصل ما فی المسئلۃ

انھم قالوا اذا حکم القاضی المقلد بخلاف مذہبہ ذاکر مذہبہ لا یصح حکمہ قال

فی خزانۃ الاکمل عن شرح الجامع الکبیر ان ھذا بلا خلاف بین اصحابنا انتہی

کہا ابن شحنہ نے شرح منظومہ ابن وہبان کی فصل آداب قاضی میں کہ مشتمل ہیں دو

بیت اس مسئلہ پر کہ قضا قاضی مقلد غیر مجتہد کی مثل حنفیہ زمانی ہماری کی مخالف

مذہب امام اپنی کی صحیح ہی یا نہیں حاصل ما فی المسئلہ یہ ہی کہ تحقیق علما کہتی ہیں

جبوقت حکم کری قاضی مقلد مخالف مذہب اپنی کی درحالیکہ یاد رکھتا ہو مذہب اپنی کا

تو نہیں جائز ہے حکم اوسکا کہا خزانہ الاکمل میں شرح جامع کبیر سی کہ یہ متفق علیہ ہے

درمیان ہماری ائمہ کی قال فی النقایۃ شرح مختصر الوقایۃ فی کتاب القضاء

ذکر ابوبکر الرازی انہ لو قضی بخلاف مذہبہ مع العلم لم یجز ھذا فی قولھم انتہی

کہا نقایہ شرح مختصر وقایہ کی کتاب قضا میں کہ ذکر کیا ابوبکر رازی نی کہ اگر حکم کرے

قاضی مخالف مذہب اپنی کی جانکر تو نہیں جائز ہے حکم بالاتفاق قال فی التوضیح

فی بحث التسمیع لا خیر ان یکون حنفیا فی بعض المسائل وشافعیا فی بعض المسائل

کما عرف فی مسائل التقلید انتہی وعلیہ مواظبۃ علماء مکۃ المعظمۃ والمدینۃ

المنورۃ رحمہما اللہ تعالی کہا توضیح کی بحث تسمیع میں کہ نہیں خیر اسمیں کہ ہو

۴۶

حنفی بعض مسایل میں اور شافعی بعض مسایل میں اور اسی عبارت پر مہریں
علماء مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ہیں کہ نگاہ رکہی اونکو اللہ تعالی پس حاصل ہوا
ان عبارات علماء ثقات اور فضلای نعات اور کتب متداولہ معتبرہ مشہورہ سے
کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کی اس زمانہ میں تقلید مذہب خاص کی واجب
ولازم ہی واسطے حفظ دین کی پس لامذہب جو مقلدین مذہب خاص کو بدعتی اور
مشرک کہتے ہیں اور عمل بعہ کرتے ہیں کبہا اوقات خارج مذاہب ائمہ اربعہ سے
سو ماہی وہ لوگ فرقہ اہل بدعت سی ہیں جیسا کہ عبارت طحطاوی سی منصوص اور
مصرح ہی اور مردود اور گمراہ ہیں جیسا کہ مولوی نذیر حسین صاحب ثانی ہیں
باوجودیکہ وہ لوگ خود اقرار کرتے ہیں کہ مولوی نذیر حسین صاحب ہماری پیشوا
اور مقتدا ہیں اس باب میں اور وہ عبارت مولوی نذیر حسین صاحب کی مہری
یہہ ہی ... کہ جو شخص کہ مذہب خاص کی پیروی کرنیکو بدعت اور ضلالت
کہتا ہی وہ مردود اور گمراہ ہی [مہر: سید محمد نذیر حسین] جواب صحیح اور درست ہے
موافق کتب متداولہ معتبرہ کی لامذہبون کی پیچہی نماز پڑھنی نادرست ہی اور تقلید
امام واحد کی واجب ہی اور تقلید مذہب خاص کی کرنیوالون کو برا کہنے والے
مردود وگمراہ ہیں خارج از اہل سنت وجماعت واللہ اعلم بالصواب

[مہر: ضیاء الدین احمد خیر خواجہ] [مہر: محمد کرم اللہ] [مہر: عبدہ محمد یوسف]

لقد اصاب من اجاب جزاہ اللہ حسن المآب واللہ اعلم بالصواب
عبدہ ام الکتاب [مہر: ابو القادر الخالق] [مہر: عبدہ محمد قطب الدین]

[حاشیہ، ناخواندہ تحریر متعدد]
علی مسافیانیہ ان حلفوا منہا خرقا الاجماع اسی فہذا سوالحق والحق یعلو ولا یعلی

کہا درمختار کی کتاب قضا مین کہ شرح وہبانیہ للشرنبلالی مین ہی کہ حکم کیا مقلد نے
جیسا کہ حنفیہ ہماری زمانی کی ہین مخالف مذہب اپنی کی عمدا تو نہ نافذ ہوگا یہہ حکم
اوسکا بالاتفاق قال ابن الشحنة فی شرح منظومة ابن وہبان فی فصل آداب القاضی
اشتمل البیتان علی مسئلة قضاء القاضی المقلد الذی لیس من اہل الاجتہاد
کحنفیة زماننا بخلاف مذہب من یقلدہ ہل یصح ام لا حاصل ما فی المسئلة
انہم قالوا اذا حکم القاضی المقلد بخلاف مذہبہ ذاکرا مذہبہ لا یصح حکمہ قال
فی خزانة الاکمل عن شرح الجامع الکبیر ان ہذا بلا خلاف بین اصحابنا انتہی
کہا ابن شحنہ نے شرح منظومہ ابن وہبان کی فصل آداب قاضی مین کہ مشتمل ہین دو
بیت اس مسئلہ پر کہ قضا قاضی مقلد غیر مجتہد کی مثل حنفیہ زمانی ہماری کی مخالف
مذہب اپنی کی صحیح ہی یا نہین حاصل ما فی المسئلہ یہہ ہی کہ تحقیق علما کہتی ہین
جسوقت حکم کری قاضی مقلد مخالف مذہب اپنی کی دہیان کی کہ ذاکر ہو مذہب اپنی کا
تو نہین جائز ہیہ حکم اوسکا کہا خزانہ اکمل مین شرح جامع کبیر سی کہ یہہ متفق علیہ ہے
درمیان ہماری ائمہ کی قال فی النقایة شرح مختصر الوقایة فی کتاب القضاء
ذکر ابو بکر الرازی انہ لو قضی بخلاف مذہبہ مع العلم لم یجز فی قولہم انتہی
کہا نقایہ شرح مختصر وقایہ کی کتاب قضا مین کہ ذکر کیا ابو بکر رازی نی کہ اگر حکم کرے
قاضی مخالف مذہب اپنی کی جانکر تو نہین جائز ہیہ حکم بالاتفاق قال فی التوضیح
فی بحث الترجیح لا یجوز ان یکون حنفیا فی بعض المسائل وشافعیا فی بعض المسائل
کما عرف فی مسائل التقلید انتہی وعلیہ مواجید علماء مکة المعظمة والمدینة
المنورة رحمہما اللہ تعالی کہا توضیح کی بحث ترجیح مین کہ نہین جائز یہہ ہی کہ ہو

حنفی بعض مسائل میں اور شافعی بعض مسائل میں اور اسی عبارت پر بہت سے
علماء مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ہیں کہ نگاہ رکھی اونکو اللہ تعالی پس حاصل ہوا
ان عبارات علماء ثقات اور فضلاء ثقات اور کتب متداولہ معتبرہ مشہورہ سے
کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کی اس زمانہ میں تقلید مذہب خاص کی واجب
ولازم ہے واسطے حفظ دین کی پس لامذہب جو مقلدین مذہب خاص کو بدعتی اور
مشرک کہتے ہیں اور عمل بہ کرتے ہیں کہ بسا اوقات خارج مذاہب ائمہ اربعہ سے
ہوتا ہے وہ لوگ فرقہ اہل بدعت سے ہیں جیسا کہ عبارت طحطاوی سے منصوص اور
مصرح ہے اور مردود اور گمراہ ہیں جیسا کہ مولوی نذیر حسین صاحب فرماتے ہیں
باوجودیکہ وہ لوگ خود اقرار کرتے ہیں کہ مولوی نذیر حسین صاحب ہمارے پیشوا
اور مقتدا ہیں اس باب میں اور وہ عبارت مولوی نذیر حسین صاحب کی یہی
ہے کہ جو شخص کہ مذہب خاص کی پیروی کرنیکو بدعت اور ضلالت
کہتا ہے وہ مردود اور گمراہ ہے (مہر: سید محمد نذیر حسین) جواب صحیح اور درست ہے
موافق کتب متداولہ معتبرہ کی لامذہبوں کی پیچھے نماز پڑھنی نادرست ہے اور تقلید
امام واحد کی واجب ہے اور تقلید مذہب خاص کی کرنیوالوں کو برا کہنے والے
مردود وگمراہ ہیں خارج از اہل سنت وجماعت واللہ اعلم بالصواب

ضیاء الدین احمد خیر خواجہ | محمد کریم اللہ | عبدہ محمد یوسف

لقد اصاب من اجاب جزاہ اللہ حسن المآب واللہ اعلم بالصواب

عبدہ ام الکتاب | ابوالقادر الخالق | عبدہ محمد قطب الدین

الجواب صحیح والمجیب وهو المولوی محمد شاه صحیح والبیان [illegible]

الله فصیح واتباع الحق و انه حسن و مرجح کما هو من اجماع [illegible]

محمد ہاشم | سبحان [illegible] | [illegible] جناب مولوی محمد [illegible]

فتوی ہین کہ فقیر کی پاس [illegible] مقتدیہ تقلید امنی [illegible]

فرمایا ہی عبارت ہکذا [illegible] مذہب شافعی [illegible]

کہتا ہی وہ [illegible]

تو بی شک و شک [illegible]

اور مجیب رحمۃ الله [illegible]

فی التحقیق التزام تقلید مذہب معین [illegible] اولی اور [illegible]

چلنا سہل ہو جاتا ہے لیکن جسکو الله تعالی مرتبہ تحقیق و اجتہاد کا [illegible]

کیون تقلید کری تقلید تو واسطی بی علم کے ہے جو درجہ تحقیق و اجتہاد کو نہ [illegible]

ہیون فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور نماز حنفی کی پیچھی شافعی کی یا شافعی

کی پیچھی حنفی کی جب درست ہوگی کہ امام رعایت کرے [illegible] ارکان متفق [illegible]

مذہب کا ہوگا والا نہ قال فی البحر الرائق شرح کنز الدقائق اما الصلوۃ خلف [illegible]

فحاصل ما فی المجتبی انه ان کان مراعیا للشرائط والارکان عندنا فالاقتداء به صحیح

والا فلا ولا خصوصیۃ للشافعیۃ بل الصلوۃ خلف کل مخالف کذلک انتہی کلامہ

والله اعلم بالصواب و عندہ ام الکتاب

الجواب صحیح وعلیه العمل [illegible] المکرمۃ المعظمۃ [illegible]

محمد شاه [illegible]

بروایات معتمدہ سیظہر علی الناظرین حسنہا اذ اتم بعون اللہ جواب میں معیار الحق کی
جو مصنفہ مولوی نذیر حسین صاحب پوربی کا ہی یہہ رسالہ بہی رد مقدمہ لامذہبی
میں بی نظیر ہی من شا فلینظر الیہ بعین الانصاف واللہ اعلم بالصواب [محمد منصور علی حنفی]
الحق ان التزام اتباع المذہب من المذاہب الاربعۃ کان معقولا ومنقولا + واقتدار
الحنفی خلف الشافعی للاحتیاط لیس بقولا مقبولا + ومن لامذہب فی ہذا الیوم مذبذب
بین الحق والباطل فی یوم الجزاء کان مسئولا ومن یقول ان متبع المجتہد من المجتہدین [illegible]
لاسیما الامام الاعظم کانوا فی خیر القرون مشرک فیکون فی ہذہ الحیوۃ الدنیا وفی
~~الاخرۃ~~ ~~مردود~~ ~~اذ~~ ~~لو~~ لا ومن لا ینسب الی ہؤلاء ولا ہؤلاء فلن یجد لہ سبیلا
مقبولا وجواب المجیب حق ولا قبل وقال [الملقب بحکیم محمد مسعود] اس جواب فتوی کو
جو مولوی صاحب نے میرے پاس بہیجا اور میں نے اول سے آخر تک بنظر غور دیکہا
بہت صحیح اور درست پایا اور روایات مفتی بہ سے نہایت مستند اور معلوم اس
حسن سعی کی حق سبحانہ تعالی مولف کو جزا دیوی یعنی عند اللہ اجر اور عند
الناس مشکور کرے اسواسطے مجہہ احقر الناس نے بہی مہر تصدیق اپنی ثبت کی
[حکیم [illegible] علی خان] رایت وقرأت ہذا السوالات والجوابات بکتب الفقہ والاصول و
مطابقا لفتوی العلماء الفحول الذی کتب من قبل ہذا وعلیہ مواہیر العلماء خصوصا
مولانا مولوی محمد نذیر حسین صاحب مد ظلہ العالی فمن خالف من ہذا فہو لا الی ہؤلاء
ولا الی ہؤلاء ودخل تحت وعید من شذ شذ فی النار اللہم احفظنا من خلاف
عقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ آمین ثم آمین کتبہ خواجہ محمد اشرف علی غفر اللہ ولوالدیہ
واحسن الیہما والیہ من احقر التلمیذ مولانا وبالفضل اولینا مولانا مولوی

الجواب صحیح والمجیب ...

انہ صحیح واتباع الحق ...

محمد ہاشم | سبحان ... | چونکہ جناب مولوی محمد ...

فتوی میں کہ فقیر کی پاس ...

فرمایا ہی عبارت ...

کہتا ہی وہ ...

تو بی شک ...

اور مجیب رحمہ اللہ ...

فی الحقیقت التزام تقلید مذہب معین کا اولی اور ...

حلیا سہل ہوجاتا ہے لیکن جن کو اللہ تعالی مرتبہ تحقیق و اجتہاد کا ...

انہوں تقلید کریں تقلید تو وہی بی علاوہ کے ہے جو درجہ تحقیق و اجتہاد کو نہ ...

ہوں فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور نماز حنفی کی بھی شافعی کی پاس ...

کی بھی حنفی کی جب درست ہوگی کہ امام رعایت کرے ... شروط و ارکان متفق ...

مذہب کا ہوگا والا نہ قال فی البحر الرائق شرح کنز الدقائق اما الصلوة خلف الشافعی

فحاصل ما فی المجتبی انہ ان کان مراعیا للشرائط والارکان عندنا فالاقتداء به صحیح

والا فلا ولا خصوصیة للشافعیة بل الصلوة خلف کل مخالف کذلک انتہی کلامہ

واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب

الجواب صحیح وعلیہ العمل ...

محمد شاہ ...

بروایات معتمدہ سیظہر علی الناظرین حسنہا اذ تم بعون اللہ جواب مین معیار الحق کی
جو مصنفہ مولوی نذیر حسین صاحب پوربی کا ہی یہہ رسالہ ہی رد مقدمہ لامذہبی
مین بی نظیر ہی من شاء فلینظر الیہ بعین الانصاف واللہ اعلم بالصواب
الحق ان التزام اتباع المذہب من المذاہب الاربعۃ کان معقولا ومنقولا ووافق اہل
الحق خلفا لسلفی لاختلاط بین قول المعقول ومن لامذہب فی ہذا الیوم مذبذب
بین الحق والباطل وفی یوم الجزاء کان مسئولا ومن یقول ان متبع المجتہدین المجتہدین
لاسیما الامام الاعظم کانوا فی خیر القرون مشرک فیکون فی ہذہ الحیوۃ الدنیا وفی
الاخرۃ مجروحا ومدحورا ومن لاینسب الی ہؤلاء ولاہؤلاء فلن یجد لہ سبیلا
مقبولا وجواب المجیب حق ولا قیل وقال الملقب حکیم محمد مسعود اس جواب فتوی کو
جو مولوی صاحب نی میری پاس بہیجا اور مینی اول سی آخر تک بنظر غور دیکہا
بہت صحیح اور درست پایا اور روایات مفتی بہ ہی نہایت مستند اور علاوہ اس
حسن سعی کی حق سبحانہ تعالی مولف کو خیر دیوی یعنی عند اللہ ماجور اور عند
الناس مشکور کری اسواسطی مجہہ احقر الناس نی بہی مہر تصدیق اپنی ثبت کی
رایت وقرأت ہذا السوالات والجوابات بکتب الفقہ والاصول و
مطابقا لفتوی العلماء الفحول الذی کتب من قبل ہذا وعلیہ مواہیر العلماء خصوصا
مولانا مولوی محمد نذیر حسین صاحب مدظلہ العالی فمن خالف من ہذا فہو لا الی ہولاء
ولا الی ہؤلاء ودخل تحت وعید من شذ شذ فی النار اللہم احفظنا من خلاف
عقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ آمین ثم آمین کتبہ خواجہ محمد اشرف علی غفر اللہ ولوالدیہ
واحسن الیہما والیہ من احقر التلمیذ مولانا وبالفضل اولینا مولانا مولوی

۷۹

فاوا / فان / یلم / ابعوا / انبعی / نشاء / من / یعودون / للذین / ہذہ الاٰیۃ / نقیم / فی

محمد اسحاق مہاجر فی سبیل اللہ قدس اللہ سرہ العزیز | خواجہ محمد | محمد ضیاء الدین

الجواب صحیح من کتب الحمد اوّلہ الفقہ والاصول وختمت علی کلمۃ الرایات الفقہیۃ المعتبرۃ | محمد یوسف علیخان

تمت الکتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس امر میں کہ مقتدی کو پس امام آمین آہستہ کہنی اولی او انسب ہے یا پکار کر **جواب** ماہران تفاسیر قرآنی اور احادیث نبوی مخفی اور محتجب نرہی کہ لفظ آمین کا جو کہ بعد ولا الضالین کی کہتے ہیں دعا ہی تعلق اس سے یہ ہی کیونکہ حضرت موسی اور ابین ہارون کو اللہ تعالی نی کما فی الجلالین دعا علیہم وامن ہارون علی دعائہ قال اللہ تعالی قد اجیبت دعوتکما پس اس آیت سی ثابت ہوا کہ آمین دعا میں سی ہے اور اخفا اسکا اولی ہی جیسا کہ کہا ہی صاحب تفسیر مدارک نی کان موسی علیہ السلام یدعو وہارون یؤمن فثبت ان التامین دعاء فکان اخفاؤہ اولی انتہی ما فی المدارک اور دوسری جای تفسیر سورہ فاتحہ میں صاحب مدارک نی لکھا ہی کہ آمین قرآن میں سی نہیں ہی وقال علیہ السلام لقننی جبریل امین عند فراغی من قرأۃ الفاتحۃ الکتاب وقال انہ کالختم علی الکتاب وامین من القران بدلیل انہ لم یثبت فی المصاحف مدارک اور یہی کہا ہی صاحب

معالم التنزیل نے کہ آمین دعا ہے اجیبت دعوتکما انما نسب الیہما والدعاء
کان من موسی لانہ روی ان موسی کان یدعوا وھارون یومن والتابین دعاء
اور اسی طرح سے کہا ہے صاحب تفسیر حسینی نے بھی اور کہا علماء نے کہ آمین دعا ہے
جیساکہ صحیح بخاری میں آیا ہے اور اسی سبب سے کہ آمین قرآن میں سے نہیں ہے
کتابت بھی آمین کی قرآن میں درست نہیں ہے اور نہ آجتک کوئی لکھتا ہے جبکہ
یہہ امر ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے تو اب معلوم کرنا چاہیے کہ اصل دعا میں اخفا ہے یعنی
دعا کو پوشیدہ اللہ تعالی سے طلب کرے جیساکہ خود اللہ تعالی قرآن شریف میں
فرماتا ہے ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ پس اس سے کلام الہی سے آہستہ کہنا آمین کا
ثابت نہ کہ پکار کے کیونکہ آیت مطلق ہے چاہیے دعا بیرون نماز ہوا اور چاہے اندرون
نماز پس بسبب قاعدہ اصول فقہ مطلق اوپر اطلاق اپنے کے عمل کریگا تاوقتیکہ تخصیص اس
مثل آیت وحدیث متواتر ——— وحدیث مشہور نہ پائی جاوے اور تخصیص
آمین کی کسی آیت یا حدیث مشہور سے نہیں پائی گئی پس لازم ہوا کہ آمین کو اندرون
نماز کے آہستہ سے کہنا چاہیے جیساکہ کہا ہے ملا علی قاری نے فقلت مع ان الاصل
فی الدعاء بقولہ تعالی ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ الخ اخفا ولاشک ان امین دعاء
ولان امین لیس من القرآن اجماعا فلا ینبغی ان یکون فیہ صوت القرآن کما انہ
لا یجوز کتابتہ فی المصحف ولھذا اجمعوا علی اخفاء التعوذ بکونہ لیس من القرآن مرقات
مختصرا یعنی اصل دعا میں اخفا ہے اور بیشک کہ آمین دعا ہے پس آمین میں بھی
اخفا چاہیے اور دلیل دوسری یہہ کہ آمین بالاجماع قرآن میں سے نہیں ہے تب لائق
نہیں ہے کہ صوت آمین کی مثل صوت قرآن کے ہووے اسیطرح اجماع اس امر پر کیا

محمد اسحاق مہاجر فی سبیل اللہ قدس اللہ سرہ العزیز | خواجہ محمد نقشبندی | محمد عبادالدین

الجواب صحیح من کتب المدلۃ الفقہ والاصول وختمت علی کلمۃ الروایا الفقہیۃ المعتبرہ | محمد یوسف علی خان

تمت الکتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال کیا فرماتی ہین علماء دین او مفتیان شرع متین اس امر مین کہ مقتدی کو

پس امام آمین آہستہ کہنی اولی اور انسب ہے یا پکار کر **جواب** بر ماہران تفاسیر

قرآنی اور احادیث نبوی مخفی اور محتجب نرہی کہ لفظ آمین کا جو کہ بعد ولا الضالین

کی کہتی ہین دعا ہی تحت ان یس سی ہہین ہی کیونکہ حضرت موسیٰ اور ابین ہارون کو اللہ تعالیٰ

نے کما فی الجلالین دعا علیہم و امن ہارون علی دعائہ قال اللہ تعالیٰ

قد اجیبت دعوتکما پس اس آیت سی ثابت ہوا کہ آمین دعا ہین سی ہے

اور اخفاء اسکا اولی ہی جیسا کہ کہا ہی صاحب تفسیر مدارک نی کان موسیٰ

علیہ السلام یدعو وہارون یومن فثبت ان التامین دعاء فکان اخفاءہ

اولی انتہی ما فی المدارک اور دوسری جاہی تفسیر سورہ فاتحہ مین صاحب مدارک نے

لکھا ہی کہ آمین قران مین سی نہین ہی وقال علیہ السلام لقننی جبریل امین

عند فراغی من قرأۃ الفاتحۃ الکتاب و قال انہ کالختم علی الکتاب و لیس من

القران بدلیل انہ لم یثبت فی المصاحف مدارک اور یہی کہا ہی صاحب

معالم التنزیل نے کہ آمین دعا ہے اجیبت دعوتکما انما نسب الیہما والدعا
کان من موسیٰ لانہ روی ان موسیٰ کان یدعوا و ہارون یومن والتابین دعاء
اور اسی طرح سے کہا ہے صاحب تفسیر حسینی نے بہی اور کہا علما نے کہ آمین دعا ہے
جیساکہ صحیح بخاری میں آیا ہے اور اسی سبب سے کہ آمین قرآن میں سے نہیں ہے
کتابت بہی آمین کی قرآن میں درست نہیں ہے اور نہ جیساکہ کوئی لکھتا ہے جسکو
یہہ امر ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے تو اب معلوم کرنا چاہئے کہ اصل دعا میں اخفا ہے یعنی
دعا کو پوشیدہ اللہ تعالیٰ سے طلب کرے جیساکہ خود اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں
فرماتا ہے ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ اسی سے کلام الٰہی سے آہستہ کہنا آمین کا
ثابت ہوا نہ کہ پکار کے کیونکہ آیت مطلق ہے چاہئے دعا بیرون نماز ہوا ور چاہئے اندرون
نماز پس بسبب قاعدہ اصول فقہ مطلق اوپر اطلاق اپنے کے عمل کریگا تاوقتیکہ تخصیص اسکی
مثل آیت وحدیث متواتر ——— وحدیث مشہور نہ پائی جاوے اور تخصیص
آمین کی کسی آیت یا حدیث مشہور سے نہیں پائی گئی پس لازم ہوا کہ آمین کو اندرون
نماز کے آہستہ سے کہنا چاہئے جیسا کہ کہا ہے ملا علی قاری نے قلت مع ان الاصل
فی الدعاء بقولہ تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ الخ اخفا ولا شک ان امین دعاء
ولان امین لیس من القرآن اجماعا فلا ینبغی ان یکون فیہ صوت القرآن کما انہ
لا یجوز کتابتہ فی المصحف ولہذا اجمعوا علی اخفاء التعوذ بکونہ لیس من القرآن مرقات
مختصرا یعنی اصل دعا میں اخفا ہے اور بے شک کہ آمین دعا ہے پس آمین میں بہی
اخفا چاہئے اور دلیل دوسری یہہ کہ آمین بالاجماع قرآن میں سے نہیں ہے تو لائق
نہیں ہے کہ صوت آمین کی مثل صوت قرآن کی ہو سیواسطے اجماع اس امر پر کیے

کہ آمین کو آہستہ سے پڑہے کیونکہ قرآن مین سے نہین ہے پس ثابت ہوا کلام الٰہی سے کہ آمین کو
آہستہ سے کہے جیساکہ احادیث نبوی موید اس امر کی ہین چنانچہ صحیح ترمذی مین وائل بن
حجر سے صحیح حدیث ہے عن وائل بن حجر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین آمین وخفض بہا صوتہ رواہ الترمذی یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے بعد ولا الضالین کی آمین کو آہستہ سے کہا اور اس حدیث کو احمد اور ابو داود
اور طیالسی اور ابو یعلی الموصلی نے اپنی مسانید مین اور طبرانی نے بیچ معجم اپنی کی اور
دارقطنی نے اپنی سنن مین اور حاکم نے اپنی مستدرک مین نقل کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے
کہ یہہ حدیث صحیح ہے عینی شرح بخاری مختصرا اور مسند ابی حنیفہ مین بروایت ابراہیم
آیا ہے کہ چار چیز کو آہستہ سے نماز مین کہا جاتا ہے سبحانک اللہم اور اعوذ اور
بسم اللہ اور آمین عن حماد عن ابراہیم قال اربع یخافت بہن الامام
سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعوذ من الشیطان وبسم اللہ
الرحمن الرحیم وآمین مسند ابی حنیفہ للحارثی اور محمد بن الحسن نے بھی اپنی
کتاب الآثار مین اسکو نقل کیا ہے اور طبری نے تہذیب الآثار مین حدیث نقل کی
ہے کہ عمر و علی رضی اللہ تعالی عنہما آمین کو پکار کے نہ کہتے تھے بلکہ آہستہ سے کہتے تھے
حدثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی سعید بن ابی وائل قال لم یکن عمر وعلی رضی
اللہ تعالی عنہما یجہران بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بآمین عینی ماسوا اسکی
حدیث سکتہ کی جو کہ صحیح ترمذی اور سنن ابی داود مین روایتہ سمرۃ بن جندب سے آئی ہے
صاف دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد ولا الضالین کی آمین آہستہ سے
کہتے تھے عن سمرۃ قال سکتتان حفظتہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانکر

ذلك عمران بن حصين قال حفظنا السكتة فكتبنا الى ابي بن كعب بالمدينة فكتب الي
ان حفظ سمرة قال سعيد فقلنا لقتادة ما هاتان السكتتان قال اذا دخل في صلوته
واذا فرغ من القراءة ثم قال بعد ذلك واذا قرا ولا الضالين رواه الترمذي
وابوداؤد پس اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ بعد ولا الضالین کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سکتہ کرتے تھے اور اوسمین آمین کو آہستہ سے کہتے تھے جیسا کہ کہا ہے طیبی نے
قال الطيبي والاظهر ان السكتة الاولى للثناء والثانية للتامين المرقات پس ثابت ہوا
آیت قرآنی اور احادیث نبوی سے کہ آمین کو آہستہ سے کہے پکار کے نہ کہے اور جو شخص
کہ پکار کے آمین کو کہتے ہیں اونکی واسطے کوئی دلیل قوی آیت قرآنی یا احادیث نبوی
علیہ الصلوۃ والسلام سے نزدیک فقیر کی نہیں پائی جاتی کیونکہ جہر بالامین میں صراحۃ
فقط دو حدیثیں صحاح ستہ میں پائی جاتی ہیں حالانکہ یہ ہر دو حدیث مجروح
اور معلل ہیں اور مخالف آیت قرآنی کی اور جو کہ اس قسم کی حدیثیں ہوں اوپر
عمل کرنا اور اوس سے مسئلہ نکالنا نزدیک ماہران احادیث اور تفاسیر اور
اصول کی ممنوع ہے اون میں سے ایک حدیث وائل بن حجر کی ہے حدثنا
بندار نا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي قالا نا سفيان عن سلمة بن كهيل
عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم قرأ غير
المغضوب عليهم ولا الضالين وقال آمين ومد بها صوته رواه الترمذي اور
ابوداود میں بجای ومد بها صوته کے رفع بها صوته آیا ہے حدثنا محمد بن کثیر
انا سفيان عن سلمة عن حجر ابي العنبس الحضرمي عن وائل بن حجر قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا قرأ ولا الضالين قال آمين ورفع بها صوته رواه ابوداود

اور ایک روایت میں ابوداؤد کی جو کہ وائل بن حجر سے کی ہی اس طرح سے آیا ہی حدثنا
مخلد بن خالد الشعیری نا ابن نمیر نا علی بن صالح عن سلمة ابن کہیل عن حجر بن
عنبس عن وائل بن حجر انہ صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجہر بامین الحدیث
اور سنن ابن ماجہ میں جو وائل بن حجر سے روایت آئی ہی وہ اس طرح سے ہے حدثنا محمد بن
الصباح وعمار بن خالد الواسطی قالا حدثنا ابوبکر بن عیاش عن ابی اسحق عن عبد الجبار
بن وائل عن ابیہ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین قال
امین فسمعناها منہ رواہ ابن ماجہ اور دوسری حدیث ابی ہریرہ کی ہی جس میں کہ
راوی بشر بن رافع ضعیف ہی حدثنا نصر بن علی نا صفوان ابن عیسی عن بشر بن
رافع عن ابی عبد اللہ بن عم ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تلا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
قال آمین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول رواہ ابوداؤد اور ابن ماجہ میں یہہ حدیث
اس طرح سے آئی ہی حدثنا محمد بن بشار حدثنا صفوان بن عیسی حدثنا بشر بن رافع
عن ابی عبد اللہ بن عم ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ قال ترک الناس التامین وکان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین حتی
یسمعها اهل الصف الاول فیرتج بها المسجد رواہ ابن ماجہ سوان دو حدیثوں
کی جو کہ باسناد مختلفہ آئی ہیں اور کوئی حدیث صراحۃ جہر بالآمین میں صحاح ستہ
کی اندر موجود نہیں ہیں اور یہہ سب ضعیف او معلول ہیں انپر عمل کرنا درست نہیں ہے
یعنی ممنوع ہی کہ احکام حلال اور حرام وغیرہ کی احادیث ضعیفہ سے نکالے
جاویں ولیکن مواعظ اور قصص میں بیان کرنا کچھ مضایقہ نہیں ہی جیسا کہ

کہاہی سید شریف جرجانی نی اپنی رسالہ اصول حدیث مین ویجوز عند العلماء التساهل
فی اسانید الضعیف دون الموضوع من غیر بیان ضعفه فی المواعظ والقصص وفضائل
الاعمال لا فی صفات الله تعالی واحکام الحلال والحرام انتهی اور اسی طرح سی اہی اصول
فقہ مین اور وجہ ضعف اور معلول کی یہہ ہین کہ حدیث ابی ہریرہ کی جو کہ ابوداؤد
اور ابن ماجہ مین ساتھ روایت بشر بن رافع کی آئی ہی وہ ضعیف ہی کیونکہ بشر بن رافع
ضعیف ہی جیسا کہ کہاہی تقریب التہذیب مین بلکہ یہہ حدیث قریب موضوع کے ہے
کیونکہ گو بجنا مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف عقل کی ہی اسواسطی کہ مسجد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پختہ نہ تہی بلکہ درختون کہجور کی بنی ہوئی تہی تہم اوسکے
درخت کہجور کی تہی اور چہت اوسکی ٹہنیون اور پتی کہجور کی بنی ہوئی تہی جیسا کہ
حدیث صحیحین وغیرہ مین آیا ہی عن ابی سعید الخدری قال وکان المسجد علی عریش
مختصر الحدیث وصحیح مسلم مین اس طرح سی آئی ہے قال ابو سعید الخدری وجاءت
سحابة فمطرنا حتی سال سقف المسجد وکان من جرید النخل الحدیث اسی طرح سے
کہاہی شارحین نی وکان سقف مسجده فی زمانه من اغصان النخل انتهی اور
یہہ امر عند العقل اظہر من الشمس ہے کہ گو بجنا مسجد کا پختہ گنبد دار مین ہو سکتا ہی نہ کہ
اوس مسجد مین جسکی چہت پتون سی بنی ہوئی ہو اسواسطی کہ ہوا ایسی چہت مین
روک نہین سکتی اور دوسری یہہ کہ مضمون حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ فقط آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی پکار کی آمین کہی پس کیونکر عقل مین آسکتا ہی کہ فقط ایک آواز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ایسی مسجد کہ سقف اوسکی پتون سی ہو گونج پڑے
اور فقط اہل صف اول ہی کی سنین اور دوسری صف والی نہ سنین اور جو حدیث

بیع عقل
تخلیقات
غرض ...

کہ مخالف عقل صریح کی ہو وہ بھی موضوع ہوتی ہی جیسا کہ نخبۃ الفکر مین کہا ہے
درباب اقسام موضوع او صریح العقل حیث لا یقبل شیء من ذلک التاویل نخبۃ الفکر
اور دوسری یہہ کہ حدیث ہذا مدرج ہے کہ قول فیرتج بہا المسجد کا حدیث ابی ہریرہ
سی نہین ہی بلکہ یحیی کی راوی نی اسکو زیادہ کیا ہی کیونکہ اسکے ہی حدیث سی کہ
ابو داؤد کی روایت مین کلمہ فیرتج نہین ہی اور ابن ماجہ مین یہہ کلمہ زیادہ آیا کہ مخالف
عقل صریح کی ہی اور دیگر احادیث کی بھی مخالف ہی اور تیسری یہہ کہ حدیث مین
اضطراب واقع ہی جو کہ یہہ حدیث ابو داؤد مین بروایت نضر بن علی آئی ہی جسمین یہہ
کلمہ ہی حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول اور ابن ماجہ مین جو بروایۃ محمد بن بشار
آئی ہی اوس مین کلمہ من یلیہا نہین بجای اوسکی اخیر مین فیرتج بہا المسجد لاحق
کیا ہی جو کہ عقلا و نقلا بی معنی ہی غرض کہ اس حدیث ابی ہریرہ پر بباعث ضعیف
ہونی سندکے اور بجہت وجوہ بالا کسی طور پر عمل درست نہین ہی باقی رہی ایک حدیث
وائل بن حجر کی وہ بھی قابل سند اور عمل کی نہین ہی کیونکہ وہ اسناد حدیث وائل
بن حجر کی جو کہ ابن ماجہ مین آئی ہی منقطع ہے کیونکہ عبد الجبار اپنی باپ سی مرسل
بیان کرتا ہی عبد الجبار بن وائل ثقۃ لکنہ ارسل عن ابیہ تقریب اور یہہ حدیث
مدلس بھی ہی کیونکہ جب سماعت عبد الجبار کی اپنی باپ سی ثابت نہوئی اور ساتھ
عن کی روایت کی ہی پس یہی امر موجب تدلیس کا ہی شاید کہ عبد الجبار نے
اپنی شیخ کو بباعث کسی جرح کی چہوڑ دیا اور اپنی باپ کی طرف نسبت حدیث
کی کی [illegible] و اخفی علیہ [illegible] فی الاسناد وہو ان یروی من لقیہ او عاصرہ
ما لم یسمعہ منہ علی سبیل یوہم انہ سمعہ منہ فمن حقہ ان لا یقول حدثنا

۵۶

بلکہ یقول قال فلان وعن فلان ونحو السبیل الشریف اور یہہ قسم مردود ہی پس
عمل کرنا اس پر جائز نہیں اور ما سوا اسکی ابو بکر بن عیاش راوی اس حدیث کو یادداشت
حدیث کی خوب نہیں ہی ابو بکر بن عیاش مما کبر ساء حفظہ تقریب پس
ملحاظ وجوہات مذکورہ بالا حدیث وائل بن حجر کی ساتھہ اس اسناد کی
قابل حجت کی نہیں اور نہ اس پر عمل کرنا درست ہوا اور جو کہ یہہ
حدیث وائل بن حجر کی ابو داؤد میں ساتھہ روایت علی بن صالح کے
آئی ہی وہ بہی مضطرب اور ضعیف ہی کیونکہ علی بن صالح غیر معروف ہے
اور ابو داؤد میں جو کہ حدیث بروایت مخلد بن خالد آئی ہی اوس میں
عبد اللہ بن نمیر نی علی بن صالح سی اور اوسنی سلمہ سی روایت کی ہی اور
ترمذی میں جو یہہ حدیث آئی ہی اوس میں بجای علی بن صالح کے
العلاء بن صالح ہی یعنی عبد اللہ بن نمیر نی العلاء بن صالح سی اور اوسنی
سلمہ سی روایت کی پس معلوم نہیں کہ العلاء بن صالح صحیح ہے یا علی بن صالح
اور العلاء بن صالح وہمی ہی جیسا کہ کما تقریب میں علاء بن صالح الاسدی
کہ اوہام تسپ یہہ طریق حدیث کا بہی قابل حجت کی نہ ہا اور یہی حدیث
وائل بن حجر کی جو کہ ابو داؤد میں بروایت محمد بن کثیر آئی ہی وہ بہی
ضعیف اور مدلس ہی کیونکہ محمد بن کثیر راوی اس حدیث کا ضعیف ہے
جیسا کہ کہا تقریب میں محمد بن کثیر ضعیف اور سفیان راوی اس حدیث کا
مدلس ہی کما فی التقریب پس یہہ بہی سند قابل حجت کی نہیں کیونکہ
یہہ سب قسمیں مردود میں سی ہیں ثابت رہی وہ سند حدیث وائل بن حجر کی

کہ مخالف عقل صریح کی ہو وہ بھی موضوع ہوتی ہی جیسا کہ نخبۃ الفکر مین کہا ہے
درباب اقسام موضوع او صریح العقل حیث لا یقبل شی من ذلک التاویل نخبۃ الفکر
اور دوسری یہہ کہ حدیث ہذا مدرج ہے کہ قول فرتج بہا المسجد کا حدیث ابی ہریرہ
سی نہین ہی بلکہ یحیی کی راوی نی اسکو زیادہ کیا ہی کیونکہ ایک ہی حدیث ہی کہ
ابو داؤد کی روایت مین کلمہ فیرتج نہین ہی اور ابن ماجہ مین یہہ کلمہ زیادہ آیا کہ مخالف
عقل صریح کی ہی اور دیگر احادیث کی بھی مخالف ہی اور تیسری یہہ کہ حدیث مین
اضطراب واقع ہی جو کہ یہہ حدیث ابو داؤد مین بروایت نصر بن علی آئی ہی اوسمین یہہ
کلمہ ہی حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول اور ابن ماجہ مین جو بروایۃ محمد بن بشار
آئی ہی اوس مین کلمہ من یلیہا نہین بجای اوسکی اخیر مین فیرتج بہا المسجد لاحق
کیا ہی جو کہ عقلا او نقلا باطل ہی غرض کہ اس حدیث ابی ہریرہ پر باعث ضعیف
ہونی سندکے او بجہت وجوہ بالا کسی طور پر عمل درست نہین ہی باقی رہی ایک حدیث
وائل بن حجر کی وہ بھی قابل سند او عمل کی نہین ہی کیونکہ وہ اسناد حدیث وائل
بن حجر کی جو کہ ابن ماجہ مین آئی ہی منقطع ہے کیونکہ عبد الجبار اپنی باپ سی مرسل
بیان کرتا ہی عبد الجبار بن وائل ثقۃ لکنہ ارسل عن ابیہ تقریب اور یہہ حدیث
مدلس بھی ہی کیونکہ جب سماعت عبد الجبار کی اپنی باپ سی ثابت نہوئی اور سماع
جن کی روایت کی ہی نہیں یہی امر موجب تدلیس کا ہی شاید کہ عبد الجبار نے
اپنی شیخ کو بباعث کسی جرح کی چہوڑ دیا اور اپنی باپ کی طرف نسبت حدیث
کی کی المدلس ما اخفی علیہ اما فی الاسناد وہو ان یروی من لقیہ او عاصرہ
ما لم یسمعہ منہ علی سبیل یوہم انہ سمعہ منہ فمن حقہ ان لا یقول حدثنا

بل یقول قال فلان وعن فلان ونحوہ السید الشریف اور یہہ قسم مردود سی ہی پس
عمل کرنا اس پر جائز نہیں اور ماسوا اسکی ابو بکر بن عیاش راوی اس حدیث کو یاد داشت
حدیث کی خوب نہین ہی ابو بکر بن عیاش ساء حفظہ تقریب پس
بلحاظ وجوہات مذکورہ بالا حدیث وائل بن حجر کی ساتہہ اس اسناد کی
قابل حجت کی نہی اور نہ اس پر عمل کرنا درست ہوا اور جو کہ یہہ
حدیث وائل بن حجر کی ابو داؤد مین ساتہہ بروایت علی بن صالح کے
آئی ہی وہ بہی مضطرب اور ضعیف ہی کیونکہ علی بن صالح غیر معروف ہے
اور ابو داؤد مین جو کہ حدیث بروایت مخلد بن خالد آئی ہی اوس مین
عبد اللہ بن نمیر نے علی بن صالح سی اور اونسی سلمہ سی روایت کی ہی اور
ترمذی مین جو یہہ حدیث آئی ہی اوس مین بجای علی بن صالح کے
العلاء بن صالح ہی یعنی عبد اللہ بن نمیر نے العلاء بن صالح سی اور اونسی
سلمہ سی روایت کی پس معلوم نہین کہ العلاء بن صالح صحیح ہے یا علی بن صالح
اور العلاء بن صالح وہمی ہی جیسا کہ کہا تقریب مین علاء بن صالح الاسدی
کہ اوہام پس یہہ طریق حدیث کا بہی قابل حجت کی نہ ہوا اور نہی حدیث
وائل بن حجر کی جو کہ ابو داؤد مین بروایت محمد بن کثیر آئی ہی وہ بہی
ضعیف اور مدلس ہی کیونکہ محمد بن کثیر راوی اس حدیث کا ضعیف ہے
جیسا کہ کہا تقریب مین محمد بن کثیر ضعیف اور سفیان راوی اس حدیث کا
مدلس ہی کما فی التقریب پس یہہ بہی سند قابل حجت کی نہی کیونکہ
یہہ سب قسمین مردود مین سی ہین آپ رہی وہ سند حدیث وائل بن حجر کی

جو کہ ترمذی میں ساتھ روایت سفیان کی آئی ہی اور اوس میں کلمہ مدبہا
صوتہ کا ہی وہ ہی مدلس اور منقطع ہی کیونکہ سفیان مدلس ہی جیسا کہ کہا تقریب
میں پس سفیان نی بجای خفض بہا صوتہ کی مد بہا صوتہ کہا اور منقطع اسواسطے
ہی کہ سفیان کو سلمہ سی اس حدیث کی سماعت نہیں پہونچی کیونکہ سفیان نی سلمہ
سی ساتھ عن کی روایت کی ہی اگرچہ حدیث عنعنہ کی ہم معاصرین محمول
اوپر سماع کی ہوتی ہی مگر مدلس جو حدیث ساتھ عن کی روایت کری وہ سماعت
پر حمل نہیں کی جاتی ہی وعنعنة المعاصر محمول علی السماع الا من مدلس فانہا
لیست محمولة علی السماع نخبۃ الفکر پس یہہ بہی سند حدیث وایل بن حجر کے
قابل حجت کی نہی کیونکہ حدیث مدلس قابل حجۃ کی نہیں جس میں خفض بہا صوتہ
مذکور ہی کہ پہلی اسکی گذر ہی کیونکہ شعبہ سفیان سی اعلی درجہ کا ہی شعبۃ
ثقۃ حافظ متقن کان ثوری یقول ہو امیر المومنین فی الحدیث وکان عابدا
تقریب سفیان ثقۃ حافظ فقیہ امام حجۃ وکان ربما دلس تقریب اور ما سوا
اسکی یہہ حدیث اول ہی کیونکہ معنی مد بہا صوتہ کی یہہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی واسطی تعلیم صحابہ کے ہمزہ آمین کو مد سی کہا تاکہ معلوم ہو صحابہ
کو کہ آمین میں مد ہی نہ کہ قصر جیسا کہ آمین بقصر ہمزہ سی بہی آیا ہی پس ثابت
ہوا کہ جمیع طرق حدیث جہر بالآمین کی مجروح اور معلل ہیں کہ اون پر عمل کرنا
درست نہیں ہی کیونکہ اقسام مردودین سی ہیں چنانچہ بر ماہران اصول احادیث
مخفی اور محجب نہیں پس جبکہ کوئی حدیث جہر بآمین کی صحت کو نہ پہونچی تو باقی
رہا عمل آیت کریمہ کا کہ اخفا ہی پس ثابت ہوا کہ آمین کو آہستہ سے کہنا چاہئے

اور اگر بالفرض والتقدیر کسی حدیث کو ان میں سے صحیح بھی مانا جاوے تو بھی آیت
کی ہوتی خبر واحد پر عمل کرنا درست نہیں ہے کیونکہ آیت کریمہ وادعوا ربکم تضرعا
وخفیہ الخ مثبت ہے اس امر کو کہ آمین آہستہ سے کہنی چاہیے اور خبر واحد
مظہر ہوے اس کو کہ آمین جہر سے کہنی چاہیے اور کتب اصول فقہ سے ظاہر اور باہر ہے
کہ خبر واحد ناسخ آیہ قرآنی قطعی الدلالۃ کی نہیں ہو سکتی پس اس خبر واحد سے
کہ مظہر جہر کی ہے مدلول آیت کا کہ اخفا آمین ہے باطل نہیں ہو سکتا اور نہ اس
آیت اور حدیث میں تعارض ہو سکتا ہے کیونکہ تعارض مساوی دلائل میں کہ
ایک کو دوسری پر ترجیح نہ ہو ہوتا ہے فکن المعارضۃ تقابل الحجتین علی السواء لا
مزیۃ لاحدہما علی الاخر فی الذات والصفۃ نور الانوار اور آیۃ کریمہ کو ترجیح ہے اوپر
احادیث کی تاوقتیکہ آیت پر عمل ہو سکی حدیث پر عمل کرنا بایں طور کہ مخالف حکم آیت ٥٩
کی ہو ممنوع ہے کما فی کتب الاصول اور زیادتی یعنی یہی حکم خبر واحد کی اوپر حکم
آیت کی نسخ ہے اور خبر واحد مخصص عموم آیت قرآنی کو بھی نہیں ہوتی جیسا کہ کتب
اصول فقہ سے ثابت ہے پس اب ضرور ہوا تطبیق دینا حدیث اور آیت میں بایں طور
کہ حکم آیت کا باقی رہے اور باطل نہ ہو اور وہ اس طرح سے ہے کہ احادیث سکتہ سے
ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل شروع فاتحہ اور بعد ولا الضالین
کی سکوت فرماتی تھی پس واسطے اطلاع اور تعلیم صحابہ کی ایک دو بار آمین کو اس طرح
سے کہا تا کہ صحابہ کو معلوم ہو کہ بعد ولا الضالین کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حالت سکوت میں آمین کو کہتی ہیں جیسا کہ سیاق حدیث کا دلالت کرتا ہے
بایں وجہ کہ اہل صف اول کی سنتے تھے نہ کہ صف دوم والے جیسا کہ یحیی اسکی

آمین کو آہستہ کہنا ... سیاق حدیث کا صاف دلالت کرتا ہی کہ جب امام آہستہ
سی آمین کہے ... تو مقتدی بھی آہستہ سی آمین کہیں مثل کہنی
ملائکہ کی کیونکہ موافقت ملائکہ کی آمین میں اسوقت ہوسکتی ہی جبکہ مقتدی بھی آہستہ
سی کہیں جیسا کہ ملائکہ آہستہ سی آمین کہتی ہیں عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا امین فانہ من
وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ البخاری پس نزد فقیر کے ثابت
و تحقیق ہوا کہ واسطی جہر آمین کی کوئی دلیل صحاح ستہ اور آیۃ قرآنی سی نہیں پائی جاتی
اور واسطی آہستہ کہنی آمین کی آیۃ قرآنی صاف دال ہی پس آمین کو آہستہ کہنا نمازی
امام اور مقتدی کو اولی اور انسب اوفق سنت اور حکم الٰہی کی ہی فافہم ولا تجادل
... المعتدین وما علینا الا البلاغ المبین وھو الموفق و
... اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ والباطل باطلا
... شیخ رحیم بخش دہلوی الملقب بہ محمد سعید شاہ نقشبندی

رحیم بخش محمد سعید شاه

سنہ ۱۳۰۸ ہجری

لقد اصاب من اجاب جزاہ اللہ خیر الجزاء فی الدارین

محمد قطب الدین عبدہ

فقیر خواجہ ضیاء الدین احمد

اصاب من اجاب واجاب من اصاب

محمد عبد القادر

والجواب صحیح والمجیب نجیح واللہ اعلم وعلمہ احکم

محمد شاه

محمد منصور علی ...

تمت

محمد کریم اللہ

الکتاب

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی صبح و شام یہ آیات سات سات
بار پڑہے کفایت کرتا ہے اللہ تعالی غم دنیا اور آخرت اوسکی کو حسبی اللہ
لا الٰہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
جو کوئی صبح و شام کو تین تین بار پڑہنا کفایت کرتا ہے ہر چیز سے یعنی دفع کرتا
ہے ہر برائی کو اور ایسی ہی صبح و شام کو اس اعوذ کا پڑہنا محفوظ رکھتا ہے ہر موذی
جانور سے اور ایسی ہی جو کوئی منزل پر اوترکے یہہ پڑہے تو نہین ضرر کریگا کوئی
چیز جب تک کہ کوچ کرے وہ یہہ ہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر
ما خلق اور فرمایا کہ جو کوئی منزل پر اس اعوذ کو تین بار پڑہے ان تین آیتون اخیر سورہ
حشر کے ایکبار پڑہتا ہی صبح کو متعین کرتا ہے اللہ تعالی اوسپر ستر ہزار فرشتے ٦٢
کہ دعا بخشش کرتے ہین شام تلک اور اگر اوس دن مر جاتا ہی شہید مرتا ہے اور جو
کوئی شام کو پڑہتا ہے یہی درجہ پاتا ہے وہ اعوذ یہہ ہے اعوذ باللہ السمیع العلیم من
الشیطان الرجیم اور آیتین یہ ہین هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ
الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ
عَمَّا يُشْرِكُونَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ
لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اور فرمایا ہے کہ جو کوئی
آیۃ الکرسی اور آیۃ ابتدا سورہ غافر کی پڑہتا ہے صبح کو محفوظ رہتا ہے یعنی سب بلاؤن
اور شیطانون سی بسبب برکت انکی کے شام تلک اور جو شام کو پڑہتا ہی صبح تلک
محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے آیۃ الکرسی مشہور ہے اور آیۃ ابتدا غافر
کی یہہ ہے حم تنزیل الکتب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل

وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الٰہ الا ہو الیہ المصیر اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑھیگا اوسکو
ثواب مانند سو حج کرنیوالی کی اور جو کوئی صبح و شام کو سو سو بار الحمد للہ پڑھے ہوگا اوسی ثواب مانند
ثواب اوس شخص کی کہ سو گھوڑی جہاد کے لیئے دیوے یا فرمایا اس مضمون کی جگہہ یہہ کہ سو جہاد کیئے اور
جو لا الٰہ الا اللہ پڑھے صبح و شام سو سو بار ہوگا ثواب مانند ثواب سو غلام آزاد کرنیوالے کی کہ
وہ غلام اولاد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کیسی ہون اور جو اللہ اکبر سو سو بار صبح و شام کو پڑھے نہین ہوگا
کوئی بہتر عمل مین اوس دن اوس شخص سی لیکن وہ کہ مثل اسکے پڑھے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ
اس سے پڑھے یعنی وہ افضل اس سی ہوگا اور فرمایا کہ جو شخص یہہ کلمہ پڑھے بعد نماز صبح کے اور مغرب کے
ہیئت نماز پر بیٹھے ہوئی پہلی کلام کرنیکے او پہرنیکے نماز سے دس دس بار لکھی جاتی ہین اوس کے
لیئے بدلے ہر کلمہ دس نیکیان اور مٹا جاتی ہین دس برائیان اور بلند کیئے جاتی ہین اوسکے
لیے دس درجے اور اوس دن اور رات مین پناہ مین رہتا ہی ہر امر بری سی اور محفوظ رہتا ہی شیطان سے کے
اور نہین پہنچتا ہے کسی گناہ کو کہ لاحق ہوا او کہیرے اور ہلاک اور فضول کرتے اوسکو اوس دن
رات مین یعنی بسبب توفیق استغفار کے یا عفو کردیگا رب سوای شرک کے یعنی اگر شرک کیا تو ہلاک
کردیگا اور ہوتا ہی سب لوگون بہتر اعمل مین مگر جو کوئی زیادہ اوس سے پڑھے اور نسائی کی
ایک روایت مین آیا ہے اسکے عوض ہر کلمہ کے ثواب آزاد کرنے ایک غلام کا ہوتا ہے کلمہ یہہ ہی لا الٰہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر یحیی و یمیت وھو علی کل شیء
قدیر اور دس بار درود صبح و شام پڑھے کہ یہہ فضیلت آئی ہی اوسکی اور سات بار صبح و شام کو
اللھم اجرنی من النار پڑھے تو پناہ مین رہتا ہی آگ جہنم سی بعد مرنیکے اور صبح و شام آیۃ الکرسی پڑھے اور الحمد
سورۂ فتح سورہ سجدہ سورہ ملک سورہ دخان اور آیتین آخر بقرہ کی بہت فضیلتین انکی آئی ہے اور یہ بین
دنیا کی حاجتون کے لیئے مفید ہے جو چاہے ظفر جلیل مین سے دیکھ لے اور اسکی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱		متنازفی	متنازع فیہ
۳	۱۸	پس واسطی	پس بمعہ واسطی
۵	۵	من سواد	من السواد
ایضاً	۷	اربعہ کی مصلحت	اربعہ پر مصلحت
ایضاً	۱۰	مخالف اہل	مخالف ہے اجماع اہل
ایضاً	۱۴	وتقد تابعوھم	وتقدم تابعوھم
۶	۳	احمد حنبل	احمد بن حنبل
ایضاً	۱۰	ہوتی وہ	ہوتی ہی وہ
ایضاً	۱۶	سیلروا	سبیلروا
ایضاً	۱۹	تقلید	تقلیئد
۷	۱	منہاج اصول	منہاج الاصول
ایضاً	۷	استنباط کرے	استنباط کے
ایضاً	۱۱	تقلید مطلق	تقلید مطلق
ایضاً	۱۵	البعض	بعض
۸	۳	جمع کیا	جمع کئے
ایضاً	۹	تقلید بغیر ان غیر	تقلید غیر
۹	۱۵	کیونکہ امام	کیونکہ کوئی امام
۱۰	۲	بہ مواطن	بہ فی مواطن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۱۹	قال رسول	قال جمع رسول
۱۱	۲	لایخرج	لایحرج
ایضاً	۸	غیرہ خوف	غیر خوف
ایضاً	۱۲	بعد ازان چھپ	بعد ازان تکسیر جاری ہو چھپ
ایضاً	۱۳	مذہب صحیحہ کے نسخ	احادیث صحیحہ کے آخر
ایضاً	۱۴	لیوم	لیوم تم یستنطرون
۱۲	۱	عائشہ قال	عائشہ قالت
ایضاً	۱۶	احمد حنبل	احمد بن حنبل
۱۳	۱۹	پس عمل نماز	پس ایسہ نماز
۱۴	۷	ائمہ ثلثہ	ائمہ ثلثہ
ایضاً	۱۸	اربعہ کا کل	اربعہ کی کل
۱۵	۶	مذہب ائمہ	مذاہب ائمہ
ایضاً	۹	گذارا	گذراد
ایضاً	۱۰	دفقلا ثقات	فضلا ثقات
ایضاً	۱۱	روایات روایات آئندہ	روایات آئندہ
ایضاً	۱۳	کل کی ائمہ اربعہ	کل ائمہ اربعہ کے
ایضاً	۱۷	مقتدیہ کی مقتضی	مقتدیہ یکسی مقتضی
۱۶	۱۱	مقتدی مذہب	مقتدی مذہب

صفحه	سطر	غلط	صحیح
١٧	١٢	وترالجر	وترالبحر
ایضا	ایضا	جحثوا	جنحوا
ایضا	١٣	قواعدالمذہب	قواعدالمذاہب
ایضا	١٤	ھذاالمعتمد	ھذاھوالمعتمد
ایضا	ایضا	جحنوا	جنحوا
ایضا	١٨	رای تعتدی	رای المقتدے
١٨	٧	اوہ سوقت	اوس وقت
ایضا	٩	یزعم فیہ	یزعم منہ
ایضا	١١	من الخارج	من الخارج
ایضا	١٢	الامام القبلۃ	الامام الی القبلۃ
ایضا	ایضا	ولایتجوالحرافا	ولایحرف انحرافا
ایضا	١٣	لفوک	لفرک
ایضا	١٤	یراعی التوتیب	یراعی الترتیب
١٨	١٧	بآن طور	باین طور
ایضا	١٩	کھڑاہوا	کھڑاہو
[illegible]	٩	منی	من المنی
ایضا	١٠	الاوقعد اکوان	الاوقعد راکبۃ
٢١	٤	الکافی باب	الکافی فی باب
٢٢	٢	شرح الکنز	شرح الکنز

صفحه	سطر	غلط	صحیح
٢٣	١	بجدہ	یحب
ایضا	٨	الاعتقاد	لاعتقاد
ایضا	١٥	الشافعی	شافعی
٢٤	١٠	اورجان الکرمد	صحیح فقط یکجا
ایضا	١٢	اقتد آکیا	اقتدا کیا
٢٦	٧	کہ متحقق	کرنہ متحقق
٢٨	٨	جحنوا	جنحوا
٣١	٩	فلاودلا	فلاویصلح ولا
ایضا	ایضا	بل الصاقی	بل الصلوۃ
٣٢	١٨	لوح آمدے	لوح افتدے
ایضا	١٩	الحلاوف المداد	الخلاف المال
٣٣	١	اتفاق	اتفاقا
ایضا	٩	مین ہید	مین ہو
٣٤	١٨	فی شرح الکنز مکرر	فی شرح الکنز یکجا
٣٥	٧	الی فرد	الی الفرد
٣٦	٥	اولی ہی ساتھ	اولی ہی اوسی ساتھ
ایضا	١٠	اربعہ مین ممنوع	اربعہ مین سی کیونکہ خروج انکا اربعہ سی ممنوع
٣٧	١٣	افضل	بفضل
ایضا	١٥	پیزکو	پسنیرکو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸	۶	قبیل الاشربه	قبیل کتاب الاشربه
ایضا	۹	اعتق دکونه	اعتقد کونه
ایضا	۱۰	مذاهب	مذهب
ایضا	۱۶	مبا ثات	مباحات
ایضا	۱۷	کرنا مذہب	کرنے مذہب
۳۹	۱۷	اقوال	احوال
۴۰	۷	اور جبکه	اور جگه دوسرے
۴۱	۳	مجتهدین	متبعین
ایضا	۹	مجتهدین	مجتهد متبعین
ایضا	۱۵	حرافا	خوفا
ایضا	۱۶	لبعض الکتب	لبعض کتب
۴۲	۱	تداهب	کی مذاهب
ایضا	ایضا	فی عبارات	فی ان عبارات
ایضا	۵	الطحاوے	الطحطاوے
ایضا	۶	الطحاوی	الطحطاوی
ایضا	۱۵	وجب	واجب
۴۴	۶	واجب	واجبه
ایضا	۱۴	واجب	واجبه
۴۶	۸	ربین دو	یمین تحیه دو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	۱۲	شفق علیه	متفق علیه
ایضا	برحاشیه	والی سکے	واحد سکے
۴۶	۱۲	تجرذیوے	جزادیوے
۵۰	۱	عباد الدین	بهاؤ الدین
ایضا	۱۱	فی بیان کی الخ	تعالی فی دعا کر کرین کیا ہی فدا جیلت
ایضا	۱۷	لفلیبی	لقیف
ایضا	۱۸	الفاتحة	فاتحة
۵۱	۲	والتابلین	فالتابعین
ایضا	۴	اور ایسی	اور اسی
ایضا	۸	تضلیرعا	تضرعا
ایضا	۱۴	سخفا	احفا م
۵۲	۴	الضالین آمین	الضالین قال آمین
ایضا	۱۲	للخازرمی	للخوارزمی
ایضا	۱۵	لم یکن له عمر	لم یکن عمر
۵۳	۱	عمرو بن حصیا	عمران بن حصین
ایضا	۲	اسکتنان	السکتتات
ایضا	۴	بین اس	بس اس
ایضا	۶	والاطهر	والاظهر
۵۵	۴	ده ضعف	وجوه ضعف

صحيفه	سطر	خطا	صحيح
[illegible]	[illegible]	روك	رك
[illegible]	١	قوره	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	٦	تجيه الفكر	نخبة الفكر
[illegible]	٣	[illegible]	[illegible]
	١٠	[illegible]	الموفق
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] رساله تحفة العروس [illegible]

[illegible]

[illegible] طبع [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]